عمران سیریز

بلیو کوڈ بک

حصہ اول، دوم

مظہر کلیم ایم اے

سکین شدہ: محمد طارق اقبال بھائی

یوسف برادرز پاک گیٹ
ملتان

عمران اپنے فلیٹ کے سٹنگ روم میں بیٹھا ایک رسالے کے مطالعہ میں مصروف تھا جبکہ سلیمان بازار شاپنگ کے لئے گیا ہوا تھا عمران کے پاس چونکہ کوئی کام نہ تھا اس لئے وہ ناشتے کے بعد ایک سائنسی رسالہ پڑھنے میں مصروف ہو گیا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔ البتہ اس کی نظریں رسالے پر جمی ہوئی تھیں۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس"..... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"یس ۔ کوئی خاص بات"..... عمران نے رسالے سے نظریں ہٹائے بغیر سپاٹ لہجے میں کہا۔

"باس ۔ روزی راسکل کے بارے میں اطلاع ملی ہے کہ وہ مستقل طور پر کافرستان شفٹ ہو رہی ہے" ...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"پھر فون کرنے کی وجہ" ...... عمران نے کہا۔

"باس ۔ وہ ہمارے ساتھ کام کرتی رہی ہے ۔ ایسا نہ ہو کہ وہ کافرستان میں ہمارے بارے میں مخبری کر دے اس لئے اگر آپ اجازت دیں تو اسے گولی مار دی جائے تاکہ یہ خدشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے" ...... ٹائیگر نے کہا۔

"تو تم چاہتے ہو کہ وہ کافرستان نہ جائے ۔ مگر کیوں" ...... عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے رسالہ بند کر کے میز پر رکھ دیا تھا ۔ وہ شاید اب باتیں کرنے کے موڈ میں آ گیا تھا۔

"باس ۔ میرے ذہن میں یہ خدشہ ہے کہ وہ ہمارے لئے وہاں خطرناک ثابت ہو سکتی ہے" ...... ٹائیگر نے کہا۔

"کافرستان والے تو ہم سب کو اچھی طرح جانتے ہیں پھر روزی راسکل ایسا کیا انکشاف کرے گی جس سے تمہیں اس قدر خدشہ پیدا ہو گیا ہے کہ تم اسے گولی مارنے پر آمادہ ہو گئے ہو" ...... عمران نے کہا۔

"باس ۔ میرا مطلب پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کے بارے میں اطلاع کا تھا ۔ وہ مس جولیا، صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل

کے بارے میں جانتی ہے اور ان کی رہائش گاہ کے بارے میں بھی" ...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ معمولی باتیں ہیں ۔ یہ سب لوگ اپنی رہائش گاہیں تبدیل کرتے رہتے ہیں ۔ روزی راسکل تو انتہائی محب الوطن خاتون ہے ۔ پھر وہ پاکیشیا چھوڑ کر کافرستان کیوں جا رہی ہے ۔ اس کا پس منظر کیا ہے" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو نہیں معلوم باس کیونکہ میرا تو اس سے کوئی رابطہ نہیں ہے ۔ میں نے تو ایک آدمی سے یہ بات سنی تو مجھے خیال آ گیا" ۔ ٹائیگر نے کہا۔

"تمہیں اتنا تو معلوم ہو گا کہ وہ کہاں رہتی ہے اور کیا کرتی ہے" ...... عمران نے کہا۔

"اس نے جب سے ریڈ سی کلب خریدا ہے وہ اب اس تک محدود ہو کر رہ گئی ہے" ...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تم اصل بات معلوم کرو کہ وہ کیوں اس فیصلے پر پہنچی ہے ۔ پھر مجھے بتاؤ" ...... عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ریڈ سی کلب کا نمبر دیں" ...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور ٹون آنے

پراس نے انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کر دیئے۔

"ریڈ سی کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"روزی راسکل سے بات کراؤ۔ میں علی عمران بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ میں روزی راسکل بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد روزی راسکل کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ آپ ٹائیگر کے استاد بول رہے ہیں۔ فرمایئے"...... روزی راسکل نے چونک کر کہا۔

"کیا یہ ضروری ہے کہ ٹائیگر کا نام ضرور لیا جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم بھی تو اس نانسنس کے استاد ہو۔ اب بتاؤ میں کیا کروں"۔ روزی راسکل نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

"وہ میرے فلیٹ پر بیٹھا آنسو بہاتا رہا تھا۔ پتہ ہے کیوں"۔ عمران نے کہا۔

"روتا رہا تھا۔ کون ٹائیگر"...... روزی راسکل نے چونک کر کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا۔

"اگر وہ مرد ہو کر رو رہا تھا تو پھر وہ مرد نہیں ہے۔ بزدل بکری ہے۔ میں اسے اپنے ہاتھوں سے گولی مار دوں گی"...... روزی راسکل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ پہلے پوچھ تو لو کہ وہ کیوں روتا رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"جس وجہ سے بھی روتا رہا ہے مجھے اس سے کیا تعلق۔ وہ رویا ہے کیوں۔ وہ مرد جو عورتوں کی طرح روتے ہیں میں انہیں مرد ہی تسلیم نہیں کرتی"...... روزی راسکل نے جواب دیا۔

"وہ مردوں کی طرح روتا رہا ہے۔ عورتوں کی طرح نہیں"۔ عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیا بات ہوئی"...... روزی راسکل نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مردوں کا رونا اور طرح کا ہوتا ہے۔ وہ عورتوں کی طرح آنسو نہیں بہاتے بلکہ عورتوں کی بے وفائی کا رونا روتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"عورتوں کی بے وفائی۔ کیا مطلب۔ کون سی عورتیں"۔ روزی راسکل نے چونک کر کہا۔

"تم اکیلی دس عورتوں پر بھاری ہو"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تمہارا مطلب ہے کہ ٹائیگر میری خاطر روتا رہا ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ تو انتہائی کٹھور، سنگ دل اور بے درد ہے۔ وہ تو میرے مرنے پر بھی آنسو نہیں بہا سکتا"...... روزی راسکل نے تیز لہجے میں کہا۔

"وہ تمہاری بے وفائی کی وجہ سے روتا رہا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"بے وفائی۔ کیا مطلب۔ یہ بے وفائی اور وفا کہاں سے آ گئی"...... روزی راسکل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیونکہ تم بے وفائی کرتے ہوئے کافرستان جا رہی ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ لیکن میں تو اس کی خاطر جا رہی تھی کیونکہ یہاں رہ کر نتیجہ یہی نکلتا کہ وہ کسی روز میرے ہاتھوں مارا جاتا اور اس کی زندگی بچانے کے لئے میں کافرستان شفٹ ہو رہی ہوں۔ میں تو اس پر احسان کر رہی ہوں"...... روزی راسکل نے کہا۔

"مارا تو اب بھی وہ جائے گا۔ ظاہر ہے جس کا دل کوئی لے جائے تو اسے زندہ کیسے کہا جا سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ یہ تم سب اپنی طرف سے کہہ رہے ہو اور یہ سن لو اور اپنے شاگرد کو بھی بتا دینا کہ اب اگر وہ رویا تو میں یقیناً اسے گولی مار دوں گی اور اب میں کافرستان شفٹ نہیں ہو رہی۔ یہ بھی اسے بتا

دینا"...... دوسری طرف سے تیز لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اب ان دونوں کا کوئی مستقل بندوبست کرنا پڑے گا"۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر رسالہ اٹھا لیا۔ تھوڑی دیر بعد اسے بیرونی دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تو وہ سمجھ گیا کہ سلیمان شاپنگ کر کے واپس آیا ہے۔

"سلیمان"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"آ رہا ہوں صاحب"...... سلیمان نے دروازے کے سامنے سے گزرتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ کمرے میں داخل ہوا۔

"جی صاحب"...... سلیمان نے کہا۔

"ٹائیگر کے بارے میں تم سے مشورہ کرنا تھا کیونکہ سنا ہے کہ تم اس پورے علاقے کو مشورے مفت دیتے رہتے ہو"...... عمران نے رسالے سے نظریں ہٹاتے ہوئے کہا۔

"ادھار مشورے دیئے جائیں تو پھر مشورہ لینے والے چھپتے پھرتے ہیں اس لئے مفت مشورہ دینا ہی غنیمت ہے"...... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر کا ابھی فون آیا تھا کہ روزی راسکل مستقل طور پر کافرستان شفٹ ہو رہی ہے اور چونکہ ٹائیگر کو خطرہ تھا کہ وہ کافرستان جا کر سیکرٹ سروس کے بارے میں مخبری نہ کر دے اس لئے کیوں نہ اسے گولی مار دی جائے۔ پھر میں نے روزی راسکل سے

فون پر بات کی تو اس نے بتایا کہ وہ ٹائیگر کے کٹھور پن اور سنگ دلی کے باعث ملک چھوڑ رہی ہے کیونکہ اگر وہ یہاں رہی تو لازماً ایک روز ٹائیگر کو گولی مار دے گی ۔ بہرحال اس نے کہہ دیا ہے کہ اب وہ کافرستان شفٹ نہیں ہو گی ۔ یہ تو ہے اس مسئلے کا پس منظر اور اب اصل مسئلہ یہ ہے کہ ان دونوں کا مستقل بندوبست کیا کیا جائے ۔ تم مشورہ دو"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ ٹائیگر کو اپنی شاگردی کے منصب سے ہٹا دیں ۔ مسئلہ حل ہو جائے گا"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا ۔ کیا مطلب ۔ یہ کیسا مشورہ ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹائیگر چونکہ بدقسمتی سے آپ کا شاگرد ہے اس لئے استاد کے خیالات کے مطابق اسے چلنا پڑتا ہے ۔ اسے معلوم ہے کہ اس کا استاد کس ٹائپ کا ہے اور اگر اس نے خود مسئلے کا حل تلاش کرنے کی کوشش کی تو روزی راسکل تو اسے گولی مارے گی ہی آپ خود بھی اسے گولی مار دیں گے اس لئے اگر آپ اسے شاگردی سے فارغ کر دیں تو نہ صرف اس کا بلکہ دونوں کا بھلا ہو جائے گا"...... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ وہ صرف میری وجہ سے روزی راسکل سے ایسا برتاؤ کرتا ہے کہ وہ اسے گولی مارنے پر تیار ہو گئی ہے" ۔ عمران نے کہا۔

"اس کے ساتھ ساتھ ٹائیگر بھی آپ سے اسے گولی مارنے کی اجازت طلب کر رہا تھا"...... سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ مگر"...... عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہی تو مسئلہ ہے کہ آپ اتفاق سے استاد تو بن بیٹھے ہیں لیکن استادی شاگردی سے آپ سرے سے واقف ہی نہیں ہیں ۔ گولی مارنے کا مطلب وہ نہیں جو آپ سمجھ رہے ہیں کہ پسٹل اٹھایا اور ٹریگر دبا دیا"...... سلیمان نے اس طرح منہ بناتے ہوئے کہا جیسے اسے عمران کی کم علمی پر کوفت ہو رہی ہو ۔

"تو اور کیا مطلب ہوتا ہے"...... عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"پیغامات کا تبادلہ اس طرح ہوتا ہے کہ کاغذ پر پیغام لکھا اور گولی بنا کر مار دی ۔ اسی طرح جواب بھی مل جاتا ہے ۔ اب آپ خود سمجھیں کہ وہ آپ سے ایک دوسرے کو پیغامات پہنچانے کی اجازت طلب کر رہے ہیں اور آپ سمجھ ہی نہیں رہے ۔ اب آپ خود سوچ لیں کہ آپ کیسے استاد ہیں ۔ جب بات سمجھ میں آجائے تو مجھے بھی بتا دینا تاکہ میں بھی کسی کو گولی مار سکوں"...... سلیمان نے کہا اور تیزی سے کمرے سے باہر چلا گیا اور عمران کافی دیر تک اس کے جواب پر ہنستا اور لطف لیتا رہا ۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی ۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں" ۔

عمران نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"واقعی دور بدل گیا ہے کہ استاد کو گولی مارنے کے طریقے نہیں آتے اور سر سلطان اب حکم دینے کی بجائے بولنے پر مجبور ہو گئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"گولی مارنے کے طریقے۔ کیا مطلب۔ یہ کیا کہہ رہے ہو"۔ سر سلطان نے چونک کر کہا۔ انہوں نے اس کے فقرے کا دوسرے حصہ نظر انداز کر دیا تھا۔

"یہ استاد شاگرد میرا مطلب ہے میرا اور ٹائیگر کا معاملہ ہے۔ آپ سمجھ نہ سکیں گے"...... عمران نے ٹالتے ہوئے کہا کیونکہ اسے اچانک خیال آ گیا تھا کہ وہ سر سلطان کو ٹائیگر اور روزی راسکل کے درمیان معاملے کے وضاحت نہیں کر سکتا ورنہ سر سلطان نے ضرور پرانے زمانے کے بزرگوں کی طرح کہہ دینا ہے کہ ٹائیگر کا کردار خراب ہے۔

"بہرحال میں نے تمہیں اس لئے فون کیا ہے کہ تمہارے ڈیڈی نے اچانک ریٹائرمنٹ لینے کی درخواست بھجوائی ہے۔ انہوں نے درخواست میں لکھا ہے کہ وہ اب کام سے تھک گئے ہیں اس لئے وہ اب ریٹائر لائف گزارنا چاہتے ہیں"...... سر سلطان نے کہا۔

"تو پھر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارے ڈیڈی کی درخواست نامنظور کر دی گئی ہے کیونکہ ان کی وجہ سے ان کا محکمہ بہت بہتر انداز میں کام کر رہا ہے اس لئے حکومت نہیں چاہتی کہ وہ اس طرح ریٹائرمنٹ لیں۔ لیکن تمہارے ڈیڈی کا مزاج ایسا ہے کہ اگر انہیں بتایا گیا کہ ان کی درخواست نامنظور کر دی گئی ہے تو انہوں نے ویسے ہی احتجاجاً کام نہیں کرنا اس لئے اب ملک کی بہتری کی خاطر تمہیں خود انہیں درخواست واپس لینے پر مجبور کرنا ہو گا"...... سر سلطان نے کہا۔

"یہ کام تو اماں بی ہی کر سکتی ہیں۔ میری بات وہ رد کر سکتے ہیں آپ اماں بی سے بات کر لیں"...... عمران نے کہا۔

"میں نے بھی سوچا تھا کہ بھابی سے بات کروں لیکن پھر اس لئے رک گیا کہ بھابی تو خود ان کی نوکری سے تنگ ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ تمہارے ڈیڈی نے تمہاری اماں بی کے مشورے سے درخواست دی ہو اور تمہارے علاوہ اور کوئی آدمی ایسا نہیں ہے جو یہ کام کر سکے اور ایسا کرنا بھی ضروری ہے"...... سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے سلیمان چائے کی پیالی اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"ایک اور مفت مشورہ لینا ضروری ہو گیا ہے سلیمان"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"وہ کیا"...... سلیمان نے چائے کی پیالی عمران کے سامنے رکھتے

ہوئے کہا تو عمران نے سر سلطان کے فون کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"یہ تو بڑی آسان سی بات ہے"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"کیا مطلب۔ آسان کیسے۔ تمہیں ڈیڈی کے مزاج کا تو علم ہے۔ پھر جب اماں بی بھی ساتھ شامل ہو جائیں تو پھر کون ہے جو ان کا فیصلہ تبدیل کرا سکے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ بڑے صاحب تک یہ بات پہنچا دیں کہ ان کے استعفیٰ کے بعد حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ آپ کو ان کی سیٹ دے دی جائے آپ دیکھ لیجئے وہ درخواست واپس لینے پر ایک لمحہ کے لئے بھی نہ ہچکچائیں گے"...... سلیمان نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم واقعی اب شیطان کے بھی کان کاٹنے لگے ہو"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ابھی تک تو سلامت ہیں بے شک آئینے میں جا کر دیکھ لیں"...... سلیمان نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور واپس مڑ گیا اور عمران ایک بار پھر اپنی عادت کے خلاف کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... دوسری طرف سے سر سلطان کے پی اے کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بغیر کسی پی اے کے براہ راست بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ عمران صاحب آپ۔ میں بات کراتا ہوں"...... دوسری طرف سے پی اے نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہیلو۔ سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"آپ کے مسئلے کا حل سلیمان نے نکال دیا ہے اور ایسا حل نکالا ہے کہ آپ بھی اس کی عقل مندی پر عش عش کر اٹھیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"کس مسئلے کا حل"...... سر سلطان نے چونک کر پوچھا۔

"وہی ڈیڈی کی درخواست والا مسئلہ"...... عمران نے کہا۔

"سلیمان نے حل نکالا ہے۔ کیا مطلب"...... سر سلطان کے لہجے میں حیرت تھی۔

"وہ آج کل پورے علاقے کے لوگوں کو مفت مشورے دیتا ہے اس لئے آپ کے فون کے بعد میں نے بھی اس سے مفت مشورہ طلب کر لیا اور اس نے کہا یہ تو بڑی آسان سی بات ہے اور واقعی انتہائی آسان سی بات ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ کس طرح"...... سر سلطان نے اس بار قدرے جھلائے لہجے میں کہا۔

"اس نے کہا ہے کہ ڈیڈی تک یہ بات پہنچا دی جائے کہ حکومت ان کی جگہ مجھے یعنی من کہ مسمی علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کو دے رہی ہے تو وہ فوراً درخواست واپس لے لیں

گے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سرسلطان بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"کمال ہے۔ یہ سلیمان تو واقعی جینئیس ہے۔ ویری گڈ"۔ سرسلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ بھی نہیں چاہتے کہ میں یہ سیٹ حاصل کر سکوں۔ میں تو سمجھا تھا کہ آپ الٹا خوش ہوں گے کہ چلو باپ کی جگہ بیٹا لے لے گا"...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا تو سرسلطان اپنی عادت کے خلاف ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"تمہیں یہ سیٹ دے کر حکومت نے اپنے پیروں پر خود کلہاڑی نہیں مارنی۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ میں بات کرتا ہوں تمہارے ڈیڈی سے"...... سرسلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔ انہیں بھی یقیناً سلیمان کا مشورہ بے حد پسند آیا تھا۔

"اور اگر ڈیڈی نے پھر بھی درخواست واپس نہ لی تب"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ وہ تمہارے بارے میں جو رائے رکھتے ہیں اس کے بعد یقیناً اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ میں انہیں کہہ دوں گا کہ تمہارے چیف نے حکومت پر دباؤ ڈالا ہے۔ گڈ شو۔ سلیمان نے تو واقعی سارا مسئلہ حل کر دیا ہے"...... سرسلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا اور سامنے پڑی

چائے کی پیالی اٹھا کر منہ سے لگالی۔ ابھی اس نے چائے ختم کی ہی تھی کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنی عادت کے مطابق اپنا پورا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"کارمن سے جونیئر بول رہا ہوں عمران صاحب"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ جونیئر اس کا بہت گہرا دوست تھا اور وہ کارمن سیکرٹ سروس میں کام کرتا تھا اور ان کا تیز ترین ایجنٹ سمجھا جاتا تھا جبکہ وہ بھی ٹائیگر کی طرح اپنے آپ کو عمران کا شاگرد کہتا تھا۔

"ارے۔ ارے۔ ابھی تک جونیئر ہی ہو۔ لگتا ہے کہ کارمن کے تمام سینئرز نے آب حیات پی رکھا ہے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے جونیئر بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کے ہوتے ہوئے میں سینئر کیسے بن سکتا ہوں۔ میں نے اس لئے فون کیا تھا کہ کیا پاکیشیا کے دارالحکومت میں کوئی روزی راسکل بھی رہتی ہے"...... جونیئر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"ارے۔ یہ نام تم تک کیسے پہنچ گیا"...... عمران نے حقیقی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ اسے جانتے ہیں۔ اس کا حدود اربعہ کیا

ہے"...... جونیئر نے کہا۔

"اس کے شمال میں سڑک ہے جنوب میں ایک کلب ہے اور"...... عمران نے باقاعدہ حدود اربعہ بتانا شروع کر دیا۔

"میرا مطلب تھا کہ یہ کس ٹائپ کی خاتون ہیں"...... جونیئر نے ہنستے ہوئے عمران کی بات کاٹ کر کہا۔

"راسکل کا لفظ سننے کے باوجود ٹائپ پوچھ رہے ہو۔ اب مجھے پتہ چل گیا ہے کہ تم کیوں سینئر نہیں بن رہے"...... عمران نے کہا تو جونیئر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"مجھے بھی یہ نام سن کر حیرت ہوئی تھی کیونکہ کوئی عورت اپنے نام کے ساتھ راسکل کیسے لگا سکتی ہے لیکن اطلاع دینے والا اس نام پر کنفرم تھا اور چونکہ یہ نام عجیب تھا اس لئے میں نے سوچا کہ آپ سے معلوم کیا جائے"...... جونیئر نے کہا۔

"لیکن اصل مسئلہ کیا ہے۔ تم تک یہ نام کس حوالے سے پہنچا ہے اور کیوں"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ کارمن میں ایک کافرستانی ایجنٹ شنکر کافرستان کے مفادات کے لئے کام کرتا ہے۔ اس کی روٹین میں نگرانی کی جا رہی تھی کیونکہ کارمن اور کافرستان کے درمیان براہ راست کوئی گڑبڑ نہیں ہے لیکن پھر یہ شنکر اچانک پاکیشیا روانہ ہو گیا ہمارے یونٹ نے جو اس کی نگرانی کر رہا تھا پاکیشیا میں اپنے ایجنٹ کو اطلاع دے دی تاکہ نگرانی جاری رہ سکے۔ شنکر وہاں ریڈ سن کلب

میں جا کر اس کی مالک اور مینجر روزی راسکل سے ملا۔ اس کے بعد وہ چارٹرڈ طیارے پر کافرستان روانہ ہو گیا۔ یہ روزی راسکل اسے ایئر پورٹ پر سی آف کرنے آئی اس لئے ہمارے ایجنٹ نے ہمیں شنکر کی کافرستان روانگی کی اطلاع دینے کے ساتھ ساتھ اس روزی راسکل کو چیک کرنا شروع کر دیا تاکہ معلوم ہو سکے کہ شنکر نے اس سے کیوں ملاقات کی تھی۔ لیکن پھر اچانک ہمیں اطلاع ملی کہ ہمارے ایجنٹ جس کا نام جاکن ہے کی لاش ایک ویران پارک میں پڑی ملی ہے۔ اس پر اس انداز میں تشدد کیا گیا ہے جیسے کئی درندے مل کر اسے بھنبھوڑتے رہے ہوں۔ یہاں ہمارے یونٹ نے اس بارے میں اطلاع بھجوائی تو میں یہ نام سن کر چونک پڑا اس لئے میں نے سوچا کہ آپ سے کنفرم کر لوں۔ پھر اس سلسلے میں مزید کوئی پیش رفت کی جائے"...... جونیئر نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس شنکر کا کیا ہوا"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ شنکر کے بارے میں بھی عجیب بات سامنے آئی ہے۔ وہ چارٹرڈ طیارے سے کافرستان پہنچا اور پھر جیسے ہی وہ ایئر پورٹ سے باہر آیا اس پر اچانک فائر کھول دیا گیا اور وہ ہلاک ہو گیا۔ ہمارے آدمی وہاں شنکر کی نگرانی کرنے کے لئے موجود تھے۔ انہوں نے شنکر کو ہلاک کرنے والے ایک آدمی کو چیک کر لیا۔ یہ آدمی کافرستان کے بدنام کلب جرشن میں پہنچا اور اس نے کاؤنٹر پر موجود آدمی سے کہا کہ باس کو پیغام دے دیا جائے کہ ان کا مطلوبہ کام کر دیا گیا

وہ بے شک پاکیشیا اطلاع دے دیں۔ اس کے بعد وہ واپس چلا گیا اور اب وہ اپنی روٹین کے مطابق کام کر رہا ہے"...... جونیئر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ اس شنگر کو روزی راسکل نے ہلاک کروایا ہے۔ لیکن وہ اس کا خاتمہ یہاں بھی تو کرا سکتی تھی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا تھا"...... جونیئر نے کہا۔

"تم نے معلوم کیا کہ شنگر اچانک کیوں گیا اور کیوں وہ براہ راست کافرستان جانے کی بجائے پہلے پاکیشیا پہنچا"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں نے معلوم کر لیا ہے۔ لیکن صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ شنگر نے اچانک جانے سے پہلے رات کو یہاں کے ایک کلب میں کسی یورپی آدمی سے ملاقات کی تھی۔ لیکن اس یورپی آدمی کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا اس لئے اب جو کچھ ہوا ہے اس بارے میں اس روزی راسکل سے ہی معلوم ہو سکتا ہے"...... جونیئر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں معلوم کر کے تمہیں اطلاع دے دوں گا"۔ عمران نے کہا۔

"شکریہ عمران صاحب"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھا اور اٹھ کر

الماری سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"ٹائیگر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران فرام دس اینڈ۔ اوور"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم نے روزی راسکل کے بارے میں کوئی رپورٹ نہیں دی۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ میں نے اس سے فون پر بات کی تھی۔ اس نے بتایا کہ آپ نے خود اسے فون کیا تھا اور اس نے آپ کو بتا دیا ہے کہ اب وہ کافرستان نہیں جا رہی اس لئے میں خاموش ہو گیا۔ اوور"۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اس وقت کہاں ہو۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"راڈش کلب میں۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم روزی راسکل کے کلب ریڈ سی کے سامنے پہنچو میں وہیں آ رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے واپس الماری میں رکھا اور پھر اٹھ کر ڈریسنگ روم کی طرف

بڑھ گیا۔ کچھ دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے جسم پر کشمشی رنگ سوٹ تھا۔ اس نے سلیمان کو اپنے جانے کے بارے میں بتایا او فلیٹ سے باہر آگیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار ریڈ سی کلب کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ وہ کئی سال پہلے ایک بار ریڈ سی کلب گیا تھا۔ یہ دو منزلہ عمارت تھی اس لئے اسے یاد تھا کہ یہ کلب کہاں ہے۔ کچھ تقریباً نصف گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد اس کی کار ریڈ سی کلب کے سامنے جا کر رک گئی تو ایک طرف سے ٹائیگر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا قریب آگیا۔

"میں نے معلوم کر لیا ہے باس کہ روزی راسکل اپنے آفس میں ہی ہے"...... ٹائیگر نے قریب آکر کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں نے روزی راسکل سے ملنا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ اس کا اندازہ تو آسانی سے لگایا جا سکتا ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران نے کار موڑی اور پھر اسے کلب کی سائیڈ پر بنی ہوئی پارکنگ میں لے گیا۔ وہاں ٹائیگر کی کار پہلے سے موجود تھی۔ عمران نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر پارکنگ بوائے سے کارڈ لے کر وہ کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا جہاں ایک طرف ٹائیگر موجود تھا۔

"کیا کلب میں تمہیں کوئی نہیں جانتا"...... عمران نے اس کے قریب پہنچتے ہوئے کہا۔

"سب جانتے ہیں باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تو کیا تم اکثر یہاں آتے رہتے ہو"...... عمران نے رک کر کہا۔ اس کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا تھا۔

"نہیں باس۔ صرف ایک بار آیا تھا۔ لیکن اس کلب میں کام کرنے والے چونکہ مختلف کلبوں میں کام کرتے رہتے ہیں اس لئے وہ مجھے جانتے ہیں"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران کے چہرے کے کھنچ جانے والے اعصاب نارمل ہو گئے۔ عمران آگے بڑھ کر ہال میں داخل ہوا تو وہاں کا ماحول بتا رہا تھا کہ اس کلب میں امراء کا آنا جانا ہے۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا جس پر ایک مرد اور دو عورتیں موجود تھیں۔ مرد اور ایک عورت ویٹر کو سروس دینے میں مصروف تھے جبکہ ایک عورت سامنے فون رکھے سٹول پر بیٹھی ہوئی تھی۔

"روزی راسکل کو بتاؤ کہ علی عمران اور ٹائیگر اس سے ملنے آئے ہیں"...... عمران نے کاؤنٹر کے قریب پہنچ کر کہا۔

"یس سر"...... لڑکی نے جواب دیا اور رسیور اٹھا لیا۔

"آئیے باس۔ ادھر"...... ٹائیگر نے دائیں ہاتھ کے آخر میں موجود راہداری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا۔ اس راہداری میں ایک مسلح آدمی موجود تھا لیکن اس نے ٹائیگر کو دیکھ کر بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا تو ٹائیگر نے سر کے اشارے سے جواب دیا۔ راہداری کے آخر میں ایک بند دروازہ تھا۔ ٹائیگر نے آگے بڑھ کر دروازے کو دھکیلا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور

ٹائیگر ایک طرف ہٹ گیا اور عمران اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا وسیع کمرہ تھا جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا لیکن اس کی سجاوٹ میں نسوانی انداز نمایاں تھا۔ بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے روزی راسکل موجود تھی۔ وہ عمران اور اس کے پیچھے ٹائیگر کو اندر آتے دیکھ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"آج استاد شاگرد اکٹھے نظر آ رہے ہیں"...... روزی راسکل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ بیٹھو۔ مجھے چونکہ تم سے بے حد ڈر لگتا ہے اس لیے ٹائیگر کو ساتھ لے آیا ہوں"...... عمران نے کہا تو روزی راسکل بے اختیار ہنس پڑی۔

"دانت نکالنے کی ضرورت نہیں ہے۔ باس بغیر کسی خاص وجہ کے یہاں نہیں آ سکتے اس لیے میرا مشورہ ہے کہ دانت نکالنے کی بجائے جو کچھ باس معلوم کرنا چاہیں سچ سچ بتا دینا ورنہ تمہارے یہ دانت واپس تمہارے منہ میں نہ جا سکیں گے"...... ٹائیگر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم مجھے اور میرے ہی دفتر میں آ کر یہ سب کہہ رہے ہو۔ تمہاری یہ جرأت"...... روزی راسکل نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ بگڑ سا گیا تھا۔

"ارے۔ ارے۔ تم نے لڑنا شروع کر دیا۔ میں تو روزی

راسکل کو اس کلب کی مالکہ بننے پر مبارک باد دینے آیا ہوں"۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر ہونٹ بھینچ کر ایک سائیڈ پر کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ روزی راسکل جو ٹائیگر کی بات سن کر ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئی۔

"کیا پینا پسند کرو گے"...... روزی راسکل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے ابھی وہ اپنے غصے پر پوری طرح قابو نہ پا سکی تھی۔

"فی الحال کچھ نہیں۔ ویسے مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی ہے کہ تم نے اپنے کلب کا ماحول شریفانہ رکھا ہے اس لئے اب تم راسکل کا لاحقہ اپنے نام سے ہٹا دو تو زیادہ اچھا رہے گا"...... عمران نے کہا۔

"یہ ٹائیگر جیسے احمقوں کے لئے ضروری ہے"...... روزی راسکل نے جھٹکے دار لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویسے ایک اور مبارک باد بھی تمہیں دینا چاہتا ہوں کہ تمہارا نام کارمن سیکرٹ سروس تک بھی پہنچ چکا ہے"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا اور یہی حالت روزی راسکل کی بھی ہوئی۔

"کارمن سیکرٹ سروس۔ کیا مطلب۔ میں تو کارمن کبھی گئی ہی نہیں"...... روزی راسکل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"گئی ہو گی لیکن تمہارا نام وہاں پہنچ چکا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن کس حوالے سے ۔ میرا کارمن سے کیا تعلق"...... روزی راسکل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اچھے نام کے لئے حوالے کی ضرورت نہیں ہوتی ۔ بس کسی اور اچھے نام سے ملاقات کی ضرورت ہوتی ہے جیسے کافرستان میں شکر نام بے حد اچھا سمجھا جاتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے ٹائیگر کا چہرہ یکلخت کھنچ سا گیا ۔ وہ چونکہ عمران کا خاصا مزاج شناس تھا اس لئے عمران کے کارمن سیکرٹ سروس کے ساتھ کافرستان کے شکر کا نام سن کر ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ معاملات خاصے گڑبڑ ہیں ۔ ویسے اسے خدشہ تو پہلے سے ہی تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران صرف ملاقات کے لئے خصوصی طور پر کلب میں نہیں آسکتا۔

"شکر ۔ کافرستان ۔ تو یہ اطلاع تم تک پہنچ گئی ہے"...... روزی راسکل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میں نے پہلے ہی کہا ہے کہ اس کے لئے حوالے کی ضرورت نہیں ہوتی ۔ ویسے تم نے خواہ مخواہ شکر کی ہلاکت کے لئے کافرستان ایئر پورٹ کا انتخاب کیا ۔ تم اسے یہاں بھی ختم کرا سکتی تھی ۔ جیسے تم نے کارمن ایجنٹ جاکن کو ختم کرایا"...... عمران نے پہلے کی طرح مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے ۔ وہ اب ایسی نظروں سے روزی راسکل کو دیکھنے لگا جیسے اسے یقین ہو گیا ہو کہ اب روزی راسکل موت سے نہیں بچ سکے گی۔

"تم کھل کر بات کرو ٹائیگر کے استاد ۔ میں ایسی پہیلیوں کی عادی نہیں ہوں ۔ سیدھی اور کھری بات کرو ورنہ میں تمہیں اپنے آفس سے گیٹ آؤٹ بھی کہہ سکتی ہوں"...... روزی راسکل نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہوش میں رہ کر بات کیا کرو اور اب اگر باس کے بارے میں ایسے گھٹیا الفاظ استعمال کئے تو گردن توڑ دوں گا"...... ٹائیگر نے یکلخت غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم ۔ تم ۔ مجھے میرے آفس میں دھمکیاں دے رہے ہو ۔ مجھے ۔ روزی راسکل کو ۔ تمہاری یہ جرأت"...... روزی راسکل نے یکلخت ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"بیٹھ جاؤ"...... عمران نے یکلخت انتہائی سرد لہجے میں کہا تو روزی راسکل بالکل اسی طرح جھٹکے سے بیٹھ گئی جیسے وہ اٹھی تھی۔

"اسے ۔ اسے سمجھا لو ۔ ورنہ ۔ ورنہ یہ میرے ہاتھوں واقعی مارا جائے گا"...... روزی راسکل نے بیٹھتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"سنو روزی راسکل ۔ میں اب تک تمہارا اس لئے لحاظ کرتا رہا ہوں کہ تم نے کئی بار پاکیشیا کے مفاد میں کام کیا ہے لیکن جو اطلاعات ملی ہیں ان سے خدشہ ظاہر ہوتا ہے کہ اب تمہاری سرگرمیاں پاکیشیا کے مفاد کے خلاف ہو چکی ہیں اور اگر واقعی ایسا ہوا تو پھر تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ ادھیڑ دیا جائے گا" ۔ عمران

نے کہا۔ اس کے لہجے میں غراہٹ کا عنصر مزید بڑھ گیا تھا۔

"مم ۔ مم ۔ میں نے تو کبھی ایسا سوچا بھی نہیں"...... روزی راسکل نے کہا ۔ اس کے لہجے میں نمایاں کپکپاہٹ ابھر آئی تھی ۔ روزی راسکل تو ایک طرف عمران کا لہجہ ایسا تھا کہ ساتھ بیٹھے ہوئے ٹائیگر کے جسم میں بھی سردی کی لہریں دوڑنے لگ گئی تھیں۔

"شنکر کارمن میں کافرستان کا ایجنٹ تھا۔ اس نے ایک یورپی ملک کے آدمی سے ملاقات کی اور دوسرے روز وہ کارمن سے پاکیشیا پہنچا ۔ یہاں پہنچتے ہی وہ سیدھا تمہارے کلب میں آیا اور تمہارے ساتھ اس کی تفصیلی ملاقات ہوئی ۔ اس کے بعد تم اسے ایئرپورٹ ڈراپ کرنے گئی جہاں سے وہ چارٹرڈ طیارے پر کافرستان پہنچا لیکن ایئرپورٹ پر ہی اسے ہلاک کر دیا گیا اور ہلاک کرنے والے نے وہاں کے ایک کلب میں جا کر کاؤنٹر پر پیغام دیا کہ باس کو بتا دیا جائے کہ کام ہو گیا ہے ۔ وہ بے شک پاکیشیا اطلاع دے دے ۔ دوسری طرف یہاں موجود کارمن ایجنٹ جاکن نے تمہاری اور شنکر کی ملاقات کی تفصیل معلوم کرنے کی کوشش کی لیکن جاکن کی لاش ایک ویران پارک سے ملی ۔ اس پر انتہائی بے رحمانہ انداز میں تشدد کیا گیا تھا اور تم جانتی ہو کہ کافرستان پاکیشیا کا نمبر ایک دشمن ملک ہے اس لئے شنکر کی تم سے ملاقات، پھر اس کا ایئرپورٹ پر خاتمہ، تمہاری نگرانی کرنے والے کارمن ایجنٹ کا خاتمہ اور اس پر تشدد اس کے ساتھ ساتھ ٹائیگر کی طرف سے یہ اطلاع کہ تم مستقل طور پر کافرستان

شفٹ ہونے والی ہو ۔ یہ سب کچھ بتا رہا ہے کہ تم نے پاکیشیا کے مفادات کے خلاف کام کرنا شروع کر دیا ہے ۔ پھر بھی میں اس لئے تمہارے ساتھ نرم لہجے میں بات کر رہا ہوں کہ ابھی معاملات واضح نہیں ہیں ورنہ مجھے یہاں آنے کی ضرورت نہیں تھی ۔ تم خود اغوا ہو کر ٹائیگر کے ذریعے مجھ تک پہنچ جاتیں اور پھر تمہارے جسم کا ریشہ ریشہ ادھیڑ کر رکھ دیا جاتا ۔ اس لئے جو کچھ ہو رہا ہے سب کچھ تفصیل سے بتا دو"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں مسلسل بات کرتے ہوئے کہا۔

"یہ سب غلط ہے ۔ میں تمہیں سب کچھ بتا دیتی ہوں ۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ میں پاکیشیا کے مفادات کے خلاف کوئی سازش کروں یا غداری کروں ۔ تم نے ایسا سوچا ہی کیوں ۔ بولو ۔ کیوں ایسا سوچا"...... روزی راسکل بات کرتے کرتے یکلخت غصے میں آ گئی۔

"کیوں کا جواب میں بعد میں دوں گا پہلے اصل بات بتاؤ اور سنو۔ اب اگر دوبارہ اس لہجے میں بات کی تو تمہاری زبان نکال کر تمہاری ہتھیلی پر بھی رکھی جا سکتی ہے"...... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا تو روزی راسکل نے ایک لمحے کے لئے ہونٹ بھینچ لئے۔

"مجھے دھمکیاں مت دو ۔ میرا نام روزی راسکل ہے ۔ آئندہ مجھے دھمکی نہ دینا ۔ میں سب کچھ بتا دیتی ہوں ۔ شنکر کو میں پہلے نہیں جانتی تھی ۔ مجھے اس کلب کے سابقہ مالک کارلس کا کارمن سے فون آیا کیونکہ کارلس کارمن کا ہی رہنے والا تھا اور میں نے اس سے یہ

کلب خریدا تھا اور کارلس کلب فروخت کر کے واپس کارمن چلا گیا تھا
وہ کبھی کبھار یہاں آجاتا ہے اور جب بھی آتا ہے اپنے کلب ضرور آتا
ہے۔ میں بھی اس کی عزت کرتی ہوں کیونکہ بہر حال یہ کلب اس نے
تعمیر کروایا تھا اور وہ طویل عرصہ یہاں رہا تھا۔ ویسے بھی وہ ادھیڑ عمر
شریف آدمی ہے۔ اس نے مجھے فون کیا کہ کارمن سے ایک کافرستانی
نژاد آدمی شنکر کو وہ میرے پاس بھیج رہا ہے۔ اس نے کافرستان میں
کلب بنانے کا فیصلہ کیا ہے اور شنکر اس کلب کو کنٹرول کرے گا اور
وہ چاہتا ہے کہ ریڈ سی کلب کی طرح کافرستان میں کلب کھولے اس
لئے وہ شنکر کو میرے پاس بھیج رہا ہے تاکہ میں اسے اس کلب کا نقشہ
بھی دکھا دوں اور اسے پورے کلب کی تعمیراتی تفصیل بھی بتا دوں
اور اسے وہ البم بھی دے دوں جو اس کارلس نے کلب کی تعمیر اور
سجاوٹ کے لئے تیار کیا تھا۔ چونکہ یہ البم میرے لئے بے کار تھا اس
لئے میں نے حامی بھر لی۔ پھر شنکر یہاں آگیا۔ میں نے نہ صرف اسے
نقشہ دکھایا بلکہ البم بھی اسے دے دی۔ اس نے خصوصی طور پر
کلب کے تہہ خانوں کی طرز تعمیر خود دیکھنے کی خواہش ظاہر کی تو میں
نے ایک آدمی کو بلوا کر اس کے ساتھ بھیج دیا۔ وہ جب تہہ خانوں کو
دیکھ کر واپس آیا تو اس نے بتایا کہ وہ چارٹرڈ طیارے سے فوری طور
پر کافرستان جانا چاہتا ہے کیونکہ دراصل وہ وہاں سے کسی ماہر تعمیر کو
اسی چارٹرڈ طیارے سے واپس لا کر یہ کلب اسے دکھانا چاہتا ہے اور
وہ البم بھی اس کے حوالے کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ اس کے کہنے پر میں

نے طیارہ کافرستان جانے اور واپس آنے کے لئے بک کرا دیا اور میں
خود اسے ایئرپورٹ چھوڑنے اس لئے گئی کہ طیارہ میں نے بک کرایا
تھا اس لئے وہاں میں نے ضروری کاغذات پر دستخط کرنے تھے۔ ویسے
میں نے پہلے کمپنی کو شنکر کے نام طیارہ بک کرنے کا کہا تھا لیکن کمپنی
نے انکار کر دیا کہ وہ کسی کافرستانی کے لئے طیارہ یہاں سے چارٹرڈ
نہیں کر سکتے اس کے لئے اسے کافرستانی کمپنی سے رجوع کرنا پڑے گا۔
جس پر میں نے خود اپنے نام پر طیارہ بک کروا لیا۔ میں ایئرپورٹ گئی
اور کاغذات پر دستخط کئے اور شنکر کو طیارے پر سوار کرا کر واپس آگئی
اس چارٹرڈ طیارے نے اسی رات واپس آنا تھا لیکن جب شنکر نہ آیا تو
میں نے کمپنی کو فون کیا تو مجھے بتایا گیا کہ شنکر واپس نہیں آیا اس
لئے مقررہ وقت پر طیارہ خالی واپس آگیا۔ اس پر میں خاموش ہو گئی
کیونکہ مجھے تو شنکر کے بارے میں کچھ علم نہیں تھا۔ پھر میں نے
کارلس سے رابطہ کرنے کی کوشش کی تو مجھے بتایا گیا کہ کارلس
کافرستان گیا ہوا ہے اس لئے میں خاموش ہو گئی۔ باقی مجھے کسی
جاکن کی ہلاکت کا کچھ علم نہیں ہے اور جہاں تک میرے مستقل
کافرستان شفٹ ہونے کی بات تھی تو یہ بات میں نے ٹائیگر کو
جھنجھوڑنے کے لئے کی تھی تاکہ یہ مجھے یہاں روکنے کی کوشش کرے
گا لیکن پھر تمہارا فون آگیا اور تم نے کہا کہ ٹائیگر میرے ملک
چھوڑنے کا سن کر بیٹھا روتا رہا ہے تو میں نے تمہیں بتا دیا کہ میں اب
کافرستان نہیں جا رہی۔ یہ ہے اصل بات"...... روزی راسکل نے

تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"وہ آدمی کون ہے جس کو تم نے شنکر کے ساتھ بھجوایا تھا تہہ خانہ دکھانے کے لئے"...... عمران نے کہا۔

"اس کا نام سلامت ہے۔ وہ ہیڈ ویٹر ہے اور یہاں کا سب سے پرانا ویٹر بھی وہی ہے۔ وہ اس کلب کے چپے چپے کے بارے میں جانتا ہے"...... روزی راسکل نے جواب دیا۔

"اسے بلاؤ یہاں"...... عمران نے کہا تو روزی راسکل نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے تین نمبر پریس کر دیئے۔

"ہیڈ ویٹر سلامت کو میرے آفس میں بھیجو"...... روزی راسکل نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی جس نے سوٹ پہنا ہوا تھا اندر داخل ہوا۔ اس کے سینے پر ہیڈ ویٹر کا بیج نمایاں طور پر لگا ہوا تھا جس پر سلامت کا نام بھی درج تھا۔

"یس میڈم"...... آنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ جو کچھ پوچھیں سچ سچ بتا دو"...... روزی راسکل نے عمران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ویٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... سلامت نے عمران کی طرف سر کو موڑتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر البتہ حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم کافرستان نژاد شنکر کو میڈم کے کہنے پر کلب کے تہہ خانے دکھانے کے لئے لے گئے تھے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... سلامت نے مختصر سا جواب دیا۔

"ٹائیگر۔ تم سلامت کے ساتھ جاؤ اور دیکھو کہ وہاں شنکر نے کیا دیکھا اور کیوں دیکھا۔ جہاں تک میرا خیال ہے کہ اس تہہ خانے میں کوئی خاص چیز موجود تھی جو وہ شنکر لے گیا۔ تم نے یہ سب کچھ معلوم کرنا ہے۔ جاؤ"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"آؤ"...... ٹائیگر نے کہا تو سلامت نے بغور روزی راسکل کی طرف دیکھا تو اس نے اسے ساتھ جانے کا کہہ دیا اور پھر وہ ٹائیگر کے ساتھ کمرے سے باہر چلا گیا۔

"کارلس سے تم نے کس نمبر پر رابطہ کیا تھا"...... عمران نے روزی راسکل سے پوچھا۔

"کارمن دارالحکومت میں ایک کلب ہے جس کا نام گرانڈ کلب ہے۔ کارلس اس کا مینجر ہے"...... روزی راسکل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسے فون کرو اور معلوم کرو کہ وہ کافرستان سے واپس آیا ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا تو روزی راسکل نے میز کی دراز کھول کر اس میں سے ایک ڈائری نکال کر اسے کھولا اور اس کے صفحے پلٹنا شروع کر دیئے۔ پھر ایک صفحے پر اس کی نظریں جم گئیں۔ اس نے چند لمحے غور سے دیکھنے کے بعد نظریں ہٹائیں اور فون کا رسیور اٹھا کر اس نے اس کے نیچے موجود ایک بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا

اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
"لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دو"...... عمران نے کہا تو روزی راسکل نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے بٹن پریس کر دیا تو دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔
"گرانڈ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔
"میں پاکیشیا سے ریڈ نی کلب سے روزی راسکل بول رہی ہوں کارلس سے بات کراؤ"...... روزی راسکل نے کہا۔
"میڈم۔ باس کارلس کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ انہیں ان کی رہائش گاہ پر گولی مار دی گئی ہے۔ اب پولیس انکوائری کر رہی ہے"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔
"اوہ۔ کب ایسا ہوا ہے"...... روزی راسکل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"کل رات کو میڈم"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"اوہ سوری بیڈ"...... روزی راسکل نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
"مجھے بھی یہی توقع تھی"...... عمران نے کہا۔
"یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ میری سمجھ میں تو کوئی بات نہیں آتی"...... روزی راسکل نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔
"تم اس لئے زندہ نظر آ رہی ہو کہ تم نے خود شکر کے ساتھ جانے کی بجائے ہیڈ ویٹر سلامت کو بھیج دیا تھا ورنہ تم بھی اب تک

ہلاک ہو چکی ہوتیں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔
"کیوں۔ میں نے کیا کیا ہے۔ یہ کیسا کھیل شروع ہو گیا ہے"...... روزی راسکل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"ابھی ٹائیگر واپس آئے گا تو پتہ چلے گا"...... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد ٹائیگر اکیلا واپس آ گیا۔
"باس۔ ایک تہہ خانے میں شکر اکیلا گیا تھا۔ اس نے ہیڈ ویٹر کو باہر روک دیا تھا۔ میں نے اس تہہ خانے کو چیک کیا ہے۔ اس کی ایک دیوار میں خفیہ سیف موجود ہے لیکن یہ سیف خالی ہے"...... ٹائیگر نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ جو کچھ اس سیف میں موجود تھا وہ شکر نکال کر لے گیا۔ بہرحال اب معاملات چیک ہو جائیں گے اور سنو روزی راسکل۔ تم نے احتیاط کرنی ہے۔ وہ کسی بھی لمحے تمہیں بھی ہلاک کر سکتے ہیں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔
"مجھے۔ کس میں یہ جرأت ہے"...... روزی راسکل نے کہا لیکن عمران بغیر کوئی جواب دیئے تیزی سے مڑا اور آفس سے باہر آ گیا۔
"اس بار بچ گئی ہو۔ شکرانے کے نفل ادا کرو"...... ٹائیگر نے دروازے میں رک کر اندر منہ کر کے کہا اور تیزی سے باہر آ گیا۔
"یہ سارا کھیل پاکیشیا کے کسی گروپ کی طرف سے کھیلا گیا ہے کیونکہ شکر کو جب کافرستانی ایئر پورٹ پر ہلاک کیا گیا تو یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کی اطلاع پاکیشیا بھجوا دی جائے اس لئے تم چیک کرو کہ

کون سا گروپ ایسا کر سکتا ہے"...... عمران نے ٹائیگر سے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس اپنے فلیٹ پر پہنچ گیا۔ اس نے سٹنگ روم میں بیٹھ کر فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ جونیئر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جونیئر کی آواز سنائی دی۔ چونکہ یہ نمبر جونیئر کا ذاتی تھا اس لئے فون بھی جونیئر نے خود اٹنڈ کیا تھا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص شگفتہ لہجے میں کہا۔

"اوہ آپ۔ ویسے آپ کا لہجہ بتا رہا ہے کہ آپ نے معاملات کو حل کر دیا ہے"...... دوسری طرف سے جونیئر نے کہا۔

"سینئرز کا کام پالیسی بنانا ہوتا ہے۔ فائل ورک جونیئر کرتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو جونیئر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"میں سمجھ گیا کہ آپ نے بنیادی معلومات حاصل کر لی ہیں اور اب اسے فنش ہم نے کرنا ہے۔ ٹھیک ہے بتائیں کیا پالیسی ہے"...... جونیئر نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اصل آدمی کارلس تھا۔ لیکن اسے بھی ہلاک کر دیا گیا ہے تو پھر یقیناً یہ کھیل اونچے پیمانے پر کھیلا جا رہا

ہے"...... جونیئر نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"بظاہر تو ایسا ہی لگتا ہے لیکن اگر کارلس بنیادی آدمی تھا تو یقیناً وہ اس قدر اہم چیز سیف میں چھوڑ کر نہ جاتا۔ اس کا مطلب ہے کہ اصل آدمی کوئی اور ہے۔ اس کارلس کو صرف استعمال کیا گیا ہے اور پھر اسے ہلاک کر دیا گیا۔ ویسے میں نے احکامات دے دیئے ہیں کہ یہاں پاکیشیا میں جو گروپ اس سلسلے میں کام کر رہا ہے اسے ٹریس کیا جائے۔ تم وہاں کارلس کو ہلاک کرنے والے کے بارے میں معلومات حاصل کرو اور خاص طور پر اس یورپی کو ہر قیمت پر ٹریس کراؤ جس نے شگر سے ملاقات کی تھی۔ مجھے وہی اصل آدمی لگ رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آپ کو رپورٹ کر دوں گا"...... جونیئر نے کہا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

یورپ کے ملک اسٹارزم کے دارالحکومت گینا کے کلب پلومو کا مالک جوڈش اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جوڈش نے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ جوڈش بول رہا ہوں" ...... جوڈش نے فائل سے نگاہیں ہٹاتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا سے ماسٹر میک کی کال ہے باس" ...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ماسٹر میک کی کال ۔ کراؤ بات" ...... جوڈش نے چونک کر کہا اس کے ساتھ ہی اس نے فائل بند کر دی۔

"ماسٹر میک بول رہا ہوں پاکیشیا سے" ...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"جوڈش بول رہا ہوں ۔ کیوں کال کی ہے" ...... جوڈش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو کام آپ نے ہم سے کرایا تھا کیا وہ اس حیثیت کا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس میں دلچسپی لے" ...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جوڈش بے اختیار اچھل پڑا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس ۔ کیا مطلب ۔ سیکرٹ سروس کا اس کام سے کیا تعلق ۔ وہ تو غیر ممالک میں ملکی سلامتی کے سلسلے میں کام کرتی ہے اور پھر اس کام کا کوئی تعلق براہ راست پاکیشیا سے تو نہیں تھا ۔ لیکن کیا ہوا ہے ۔ کیوں تم نے کال کر کے یہ بات پوچھی ہے" ...... جوڈش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب ۔ یہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے سب سے خطرناک ایجنٹ علی عمران نے ریڈ سی کلب کی مالکہ روزی راسکل سے ایک دوسرے خطرناک آدمی ٹائیگر کے ساتھ ملاقات کی ہے اور یہ وہی روزی راسکل ہے جس سے جا کر شنکر ملا تھا اور پھر شنکر نے اس کے کلب کے تہہ خانے سے جو کچھ حاصل کیا تھا وہ لے کر وہ کافرستان گیا جہاں ہم نے پہلے ہی اس کے خاتمے کا بندوبست کر رکھا تھا ۔ پلاننگ کے مطابق وہ فلم شنکر نے راستے میں ہی طیارے کے پائلٹ کے حوالے کر دی تھی ۔ پھر شنکر کو ہلاک کر دیا گیا اور طیارہ خالی واپس آ گیا اور اس پائلٹ سے وہ فلم لے کر ہم نے آپ کے حوالے کر دی تھی اور اس روزی راسکل کی نگرانی کرنے والے آدمی

کو ہم نے پکڑ لیا اور جب اس پر تشدد کیا گیا تو اس نے بتایا کہ اس کا تعلق کارمن سیکرٹ سروس سے ہے۔ پھر اسے بھی ہلاک کر دیا گیا اور آپ کو اطلاع دے دی گئی"...... ماسٹر میک نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اس میں ایسی کیا بات ہو گئی ہے کہ تم اس قدر پریشان ہو"...... جوڈش نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ یہ عمران اور اس کا ساتھی ٹائیگر بے حد خطرناک لوگ ہیں۔ انہوں نے اس معاملے میں دلچسپی لی ہے تو ہو سکتا ہے کہ وہ اس معاملے کی تہہ تک پہنچ جائیں اس لئے میں نے فون کیا ہے کہ آخر اس فلم میں کیا بات تھی جس کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس حرکت میں آ گئی ہے جبکہ آپ نے بتایا تھا کہ یہ فلم کارمن کی کسی خفیہ لیبارٹری کے بارے میں ہے"...... ماسٹر میک نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے درست بتایا تھا۔ اس کا کوئی تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نہیں ہے اس لئے تم بے فکر رہو۔ ویسے اگر تم چاہو تو ہمارے چیف باس سے ٹرانسمیٹر پر بات کر کے انہیں تفصیل بتا دو"...... جوڈش نے کہا۔

"کیا فریکوئنسی ہے آپ کے چیف باس کی"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جوڈش نے فریکوئنسی بتا دی۔

"تم ان سے میرے حوالے سے بات کر سکتے ہو۔ اس طرح تمہاری رپورٹ مکمل طور پر سن لی جائے گی"...... جوڈش نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کرتا ہوں بات۔ مجھے بے حد تشویش ہو رہی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جوڈش بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر ایک سائیڈ پر موجود الماری کی طرف بڑھا اور اس نے الماری کھول کر اس کے نچلے خانے میں پڑے ہوئے ایک جدید ساخت کے ٹرانسمیٹر کو اٹھایا اور لا کر میز پر رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی تو جوڈش نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر کا ایک اور بٹن بھی دبا دیا۔ اس بٹن کے دبانے سے اسے معلوم تھا کہ اب جب وہ بولے گا تو دوسری طرف اس کی آواز اس انداز میں سنائی دے گی جیسے کوئی روبوٹ بول رہا ہو۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ماسٹر میک کالنگ فرام پاکیشیا۔ اوور"...... ماسٹر میک کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ چیف باس اٹنڈنگ یو۔ کون ہو تم اور کہاں سے تم نے یہ فریکوئنسی حاصل کی ہے۔ اوور"...... جوڈش نے بڑے سخت لہجے میں کہا۔

"یہ فریکوئنسی آپ کے آدمی جوڈش نے مجھے دی ہے اور میں اس کے حوالے سے بات کر رہا ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جوڈش نے اس سے کہا کہ بتائے کہ اس نے کیوں کال کی ہے تو ماسٹر میک نے ساری تفصیل دوہرا دی۔ اس پر جوڈش نے اسے تسلی دی کہ اس فلم کا کوئی تعلق پاکیشیا سے نہیں تھا اس لئے وہ

مطمئن رہے تو ماسٹر میک نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر رابطہ ختم ہو گیا تو جوڈش نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے اٹھا کر واپس الماری میں رکھا اور پھر واپس کرسی پر آ کر بیٹھ گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھا لیا اور فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جوزف بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"گینا سے جوڈش بول رہا ہوں جوزف"...... جوڈش نے کہا۔

"اوہ آپ۔ فرمائیے"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"ماسٹر کلب کے ماسٹر میک کو جانتے ہو"...... جوڈش نے کہا۔

"ہاں۔ بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔ کیوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اسے فوری طور پر فنش کر دو۔ اس طرح کہ کسی کو تمہارے بارے میں علم نہ ہو سکے۔ معاوضہ دوگنا ملے گا۔ لیکن کام فوری ہونا چاہئے اور بے داغ"...... جوڈش نے کہا۔

"دوگنے معاوضے کے بعد کام کیسے نہیں ہو گا۔ کہاں اطلاع دوں"...... دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"میرے کلب کے فون پر اور جس قدر جلد ممکن ہو سکے"۔ جوڈش نے کہا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی

رابطہ ختم ہو گیا تو جوڈش نے بھی رسیور رکھ دیا اور پھر وہ اٹھا اور اس نے ایک طرف موجود ایک ریک سے شراب کی بوتل اور ایک گلاس اٹھایا اور پھر واپس کرسی پر بیٹھ کر اس نے بوتل سے شراب گلاس میں ڈالی اور پھر آہستہ آہستہ چسکیاں لے کر اسے پینے لگا۔ اس نے بوتل کو تقریباً دو گھنٹے میں ختم کیا۔ اس کا سرخ چہرہ اب پکے ہوئے ٹماٹر سے بھی زیادہ سرخ ہو گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ جوڈش بول رہا ہوں"...... جوڈش نے کہا۔

"جوزف بول رہا ہوں۔ پاکیشیا سے"...... دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... جوڈش نے چونک کر پوچھا۔

"کام ہو گیا ہے۔ ماسٹر میک کو اس کے آفس میں گولی مار دی گئی ہے اور گولی مارنے والا خفیہ راستے سے اندر گیا اور کام کر کے باہر نکل گیا۔ اسے کسی نے نہیں دیکھا"...... جوزف نے جواب دیا۔

"گڈ۔ معاوضہ پہنچ جائے گا"...... جوڈش نے کہا اور رسیور رکھ کر ساتھ پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"روکی۔ پاکیشیا میں جوزف کو جانتے ہو"...... جوڈش نے کہا۔

"یس باس ۔ ٹارم کلب کا جوزف"...... روکی نے جواب دیا۔

"اس کے بینک اکاؤنٹ میں پچاس لاکھ ڈالر ٹرانسفر کر دو ۔ ابھی اسی وقت"...... جوڈش نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جوڈش نے رسیور رکھا اور ایک بار پھر اٹھ کر وہ الماری کی طرف بڑھ گیا ۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں سے ایک سرخ رنگ کا فون اٹھایا اور اس کا لنک اس نے بجلی کی ساکٹ سے کیا ۔ لنک ہوتے ہی اس کے کونے پر سرخ رنگ کی لائٹ جل اٹھی ۔ اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی ۔

"جوڈش بول رہا ہوں ۔ گینا سے چیف"...... جوڈش نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیوں کال کی ہے ۔ کوئی خاص بات"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جوڈش نے ماسٹر بینک کے فون آنے سے لے کر جوزف کی طرف سے ہونے والی کارروائی کی تفصیل بتا دی ۔

"لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس مشن سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے اور تم نے اس ریڈ سی کلب کی مالکہ عورت کو ہلاک کیوں نہیں کیا"...... چیف نے کہا۔

"چونکہ یہ رپورٹ دی گئی تھی کہ وہ عورت شکر کے ساتھ تہہ خانے میں نہیں گئی اس لئے ہم نے اسے نہیں چھیڑا کیونکہ زیادہ قتل

وغارت سے پولیس کے ساتھ ساتھ انٹیلی جنس بھی حرکت میں آ سکتی تھی"...... جوڈش نے جواب دیا۔

"بہرحال یہ خبر تشویش ناک ہے ۔ لیکن تم نے جو کیا ہے اچھا کیا ہے ۔ اب باقی میں خود سنبھال لوں گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جوڈش نے رسیور رکھا اور پھر اٹھ کر اس نے بجلی کی ساکٹ سے فون کا سلسلہ ختم کیا اور فون اٹھا کر اس نے الماری کے ایک خفیہ خانے میں رکھ کر الماری بند کر دی ۔

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا ایک سائنسی رسالہ پڑھنے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"کوئی خاص بات"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"باس۔ آپ نے اس گروپ کی تلاش کے لئے کہا تھا جس نے روزی راسکل والی کارروائی کرائی تھی۔ میں نے اس گروپ کو ٹریس کر لیا ہے۔ یہ گروپ ماسٹر میک گروپ ہے۔ اس کے سربراہ کا نام ماسٹر میک ہے۔ یہ ماسٹر کلب کا مالک ہے اور کارمن نژاد ہے۔ اس

نے کارمن نژاد آدمی جاکن کو ہلاک کرایا لیکن جب میرے علم میں یہ بات آئی تو پتہ چلا کہ ایک روز پہلے ماسٹر میک کو اس کے آفس میں انتہائی پراسرار طور پر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ میں نے اس کے قاتل کو ٹریس کرنے کی کوشش کی اور ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ ٹارم کلب کے جوزف نے یہ کام کرایا ہے۔ یہ جوزف بھی کارمن نژاد ہے اور اس نے پیشہ ور قاتلوں کا باقاعدہ گروپ بنایا ہوا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"جوزف کے بارے میں کیسے معلوم ہوا ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"باس۔ یہ بات اتفاق سے معلوم ہوئی ہے ورنہ کسی کو معلوم نہ تھا کہ ماسٹر کلب کے خفیہ راستے سے کس نے جا کر ماسٹر میک کو ہلاک کیا ہے۔ میں آج اپنے ذاتی کام سے بینک گیا تو وہاں مینجر کے پاس جوزف کی کال آئی۔ اس نے مینجر سے پوچھا کہ اسٹارم سے اس کے اکاؤنٹ میں کوئی رقم ٹرانسفر ہوئی ہے یا نہیں تو مینجر نے معلوم کر کے اسے بتایا کہ اس کے اکاؤنٹ میں پچاس لاکھ ڈالرز کارمن سے ٹرانسفر ہوئے ہیں تو میں چونک پڑا کیونکہ یہ بہت بڑی رقم تھی اور جوزف کو میں جانتا تھا کہ وہ پیشہ ور قاتلوں کا سربراہ ضرور ہے لیکن اتنی بڑی رقم بہرحال عام حالات میں اسے کوئی نہیں دے سکتا۔ چنانچہ میں نے بینک سے آ کر اپنے طور پر چھان بین کی تو مجھے اطلاع مل گئی کہ جوزف کے گروپ کے ایک پیشہ ور قاتل کراؤن نے یہ

کام کیا کیونکہ کراؤن بھی عام پیشہ ور قاتلوں کی طرح واردات کرنے کے بعد کئی روز تک عیش و عشرت میں گزارتا ہے۔ میں نے کراؤن کو پکڑا تو اس نے اعتراف کر لیا کہ اس نے جوزف کے حکم پر ماسٹر میک کو خفیہ راستے سے جا کر گولی ماری تھی۔ میں نے کراؤن کو ہلاک کر دیا اور آپ کو کال اس لئے کر رہا ہوں کہ کیا جوزف سے پوچھ گچھ آپ کریں گے یا میں خود کروں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا پوچھ گچھ کرو گے"...... عمران نے پوچھا۔

"یہ کہ کس پارٹی نے اسے ماسٹر میک کو ہلاک کرنے کا مشن دیا تھا"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"گڈ۔ ٹھیک ہے۔ معلوم کرو لیکن وہاں کے بارے میں تفصیل معلوم کرنا"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا اور رابطہ ختم ہوتے پر عمران نے رسیور رکھ دیا۔ ابھی اسے رسیور رکھے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور اس نے ہاتھ بڑھا کر دوبارہ رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے رسیور اٹھا کر اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جونیئر بول رہا ہوں۔ کارمن سے"...... دوسری طرف سے جونیئر کی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ کیا ہوا۔ کچھ پتہ چلا اس یورپی آدمی کے بارے میں جس نے شکر سے ملاقات کی تھی"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ اس کے بارے میں معلومات مل گئی ہیں۔ اس آدمی کا تعلق اسٹارم کی ایک خفیہ تنظیم بلیو کاز سے تھا۔ یہ بلیو کاز نامی تنظیم انتہائی اہم سرکاری راز چرا کر دوسرے ممالک کو فروخت کرتی ہے۔ اس کا یہ دھندہ بین الاقوامی سطح پر پھیلا ہوا ہے۔ جس آدمی نے شکر سے ملاقات کی تھی اس کا نام پارسن بتایا گیا ہے لیکن پارسن ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو چکا ہے"...... جونیئر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر بلیو کاز سے معلوم کیا کہ اصل میں واردات کیا ہوئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں نے جو کوشش کی ہے اس کے نتیجے میں یہ اطلاع دی گئی ہے کہ کارلس بھی اصل میں بلیو کاز کا ہی ایجنٹ تھا۔ کارلس نے پاکیشیا کے کسی خفیہ منصوبے کے بارے میں معلومات حاصل کیں لیکن ملٹری انٹیلی جنس کو اس کے بارے میں اطلاع مل گئی۔ چنانچہ کارلس فوری طور پر اپنا کلب فروخت کر کے پاکیشیا سے نکل گیا۔ البتہ اس نے وہ فلم اپنے کلب میں ہی چھپا دی تھی کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ ایئر پورٹ پر اگر اس کی تفصیلی تلاشی لی گئی اور فلم اس سے برآمد ہو گئی تو اسے گولی مار دی جائے گی۔ پھر اس نے اس بارے میں بلیو کاز کو اطلاع دی تو بلیو کاز نے فلم حاصل کرنے سے پہلے اس

کا سودا کافرستان سے کرنے کی کوشش کی اور اس سلسلے میں شکر کے
ذریعے حکومت کافرستان سے بات چیت ہوئی تھی ۔ البتہ شکر کو بتا
دیا گیا تھا کہ فلم پاکیشیا کے ایک کلب کے خفیہ سیف میں موجود ہے
اور جب تک نصف رقم نہیں ملے گی فلم اسے نہیں دی جائے گی
لیکن شکر نے اپنے طور پر کارروائی کی اور وہ کافرستان جانے کی بجائے
پاکیشیا پہنچ گیا اور وہاں سے فلم اس نے حاصل کر لی لیکن اسے
محسوس ہو گیا کہ اسے چیک کر لیا گیا ہے ۔ اس نے وہ فلم راستے میں
سیکنڈ پائلٹ کو دے دی تاکہ وہاں کافرستان میں اگر بلیو کاز کے
لوگ اسے چیک کریں تو اس سے فلم برآمد نہ ہو ۔ پارسن نے اس
نے بات کر لی تھی کہ وہ اسے پورا معاوضہ دے کر دو گھنٹوں میں
فلم لے لے گا جبکہ اس کی واپسی دوسرے روز تھی ۔ بلیو کاز کو بھی
کسی طرح اطلاع مل گئی ۔ اس کے پاکیشیا کے گروپ نے دوران
فلائیٹ ہی پائلٹ سے رابطہ کیا ۔ پائلٹ ان کے گروپ سے متعلق
تھا ۔ اس نے جب فلم کے بارے میں بتایا کہ وہ پہلے ہی اس کے
پاس ہے تو اس شکر کو کافرستان ایئر پورٹ پر اس پاکیشیائی گروپ
نے وہاں کے کسی گروپ کے ذریعے گولی مروا دی اور فلم اس پائلٹ
سے لے لی گئی "...... جونیئر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔
" پھر کیا یہ فلم کافرستان کو فروخت کر دی گئی ہے یا نہیں " ۔
عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا ۔
" اس بارے میں معلوم نہیں ہو سکا "...... جونیئر نے جواب دیا ۔

" اس بلیو کاز کا کوئی خاص آدمی "...... عمران نے کہا ۔
" یہ انتہائی خفیہ تنظیم ہے ۔ البتہ ایک آدمی کے بارے میں
معلوم ہوا ہے کہ وہ بلیو کاز کا خاصا فعال آدمی ہے ۔ اس کا نام جوڈش
ہے اور وہ گیبنا کے معروف پلومو نامی کلب کا مالک اور جنرل مینجر
ہے "...... جونیئر نے جواب دیا ۔
" او کے ۔ مزید معلومات بھی اگر مل سکیں تو خیال رکھنا " ۔ عمران
نے کہا اور رسیور رکھ دیا ۔ گو جو کچھ جونیئر نے بتایا تھا اس میں کئی
جھول تھے ۔ خاص طور پر پائلٹ کے بارے میں کیونکہ عمران جانتا تھا
کہ پاکیشیا سے کافرستان کے درمیان اتنا ہوائی سفر نہیں ہے کہ ایسا
سب کچھ ہو سکتا لیکن بنیادی بات بہرحال توجہ طلب تھی کہ ریڈ سی
کلب کے خفیہ سیف سے شکر نے کوئی چیز حاصل کی ہے ۔ اب مسئلہ
یہ تھا کہ یہ فلم کیسی تھی اور اس وقت کہاں ہے اور وہ بیٹھا اسی
بارے میں سوچ رہا تھا کہ اس نے دانش منزل جا کر ناٹران سے بات
کرنے کا فیصلہ کیا اور اٹھ کر وہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا ۔
ڈریسنگ روم سے جیسے ہی وہ باہر آیا فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے
ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا ۔
" علی عمران ایم ایس سی ۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں " ۔
عمران نے کہا ۔
" ٹائیگر بول رہا ہوں باس "...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز
سنائی دی ۔

"کیا ہوا۔ کیا جوزف نہیں ملا"...... عمران نے کہا۔

"مل گیا ہے باس اور میں نے اس سے ساری بات معلوم کر لی ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ارے اتنی جلدی۔ کیا وہ تمہیں بتانے کے لئے تیار بیٹھا تھا"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں اس سے اکثر ملتا رہتا تھا اس لئے مجھے اس کے آفس کے خفیہ راستے کا بخوبی علم تھا اس لئے میں اس خفیہ راستے سے اس کے آفس پہنچ گیا اور پھر اس نے سب کچھ بتا دیا۔ میں نے اسے ہلاک کر دیا ہے اور اب باہر آ کر آپ کو کال کر رہا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ویری گڈ۔ تو تم مجھ سے بھی دو جوتے بلکہ اڑھائی جوتے آگے جا رہے ہو۔ کیا بتایا ہے اس نے"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ اس نے بتایا کہ اسے یہ کام گینا کے پلومو کلب کے مالک جوڈش نے دیا تھا۔ جوڈش پہلے بھی اس سے کام لیتا رہتا ہے اور باس اس نے بتایا کہ ماسٹر میک بھی جوڈش کا ہی ایجنٹ تھا اور جوڈش کا تعلق کسی خفیہ بین الاقوامی تنظیم سے ہے جس کا نام بلیو کاز بتایا گیا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے بھی یہی معلوم ہوا ہے۔ اب تم ایک کام اور کرو۔ جس چارٹرڈ طیارے سے شنکر کافرستان گیا تھا اس کے سیکنڈ پائلٹ کو تلاش کرو۔ اس شنکر نے ریڈ سی کلب کے تہہ خانے میں

موجود خفیہ سیف سے ایک مائیکرو فلم حاصل کی تھی۔ یہ مائیکرو فلم راستے میں شنکر نے اس سیکنڈ پائلٹ کو دے دی تھی لیکن پھر شنکر مارا گیا۔ تم نے معلوم کرنا ہے کہ اس سیکنڈ پائلٹ سے شنکر کی کیا بات ہوئی اور اس سے فلم کس نے حاصل کی ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا تو عمران نے رسیور رکھا اور سلیمان کو اپنے دانش منزل جانے کا کہہ کر وہ تیزی سے باہر آگیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار دانش منزل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"عمران صاحب۔ جب تک کوئی کیس نہ ہو آپ یہاں آتے ہی نہیں"...... سلام دعا کے بعد بلیک زیرو نے شکایت بھرے لہجے میں کہا۔

"کہا تو یہی جاتا ہے کہ روز کا آنا جانا قدر کھو دیتا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ وہ جو تھوڑی بہت قدر ہے جس کی وجہ سے چلو چھوٹی مالیت کا ہی سہی چیک تو مل جاتا ہے وہ بھی کھو بیٹھوں"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور فون کا رخ اپنی طرف کر کے اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ناٹران بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"چیف فرام دس اینڈ"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... ناٹران کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"کافرستان کا ایک فارن ایجنٹ جس کا نام شنکر تھا اور جو کارمن میں کافرستانی مفادات کی نگرانی کرتا ہے اس کے ذریعے اسٹارم کی ایک خفیہ تنظیم بلیو کاز نے پاکیشیا کے کسی دفاعی پلان کی فلم حاصل کی اور اسے کافرستان فروخت کرنے کے لئے بات چیت کی لیکن شنکر کو کافرستانی ایئرپورٹ پر ہی ہلاک کر دیا گیا۔ تم معلومات حاصل کرو کہ اس فلم کی حقیقت میں کیا حیثیت ہے اور اس وقت کیا پوزیشن ہے"...... عمران نے چیف کے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"کیا کوئی کیس شروع ہو گیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ابھی شروع تو نہیں ہوا لیکن لگتا ہے کہ شروع ہو جائے گا"۔ عمران نے جواب دیا اور پھر ٹائیگر کے روزی راسکل کے بارے میں فون کرنے سے لے کر اب تک ہونے والی تمام کارروائی اس نے مختصر طور پر بتا دی۔

"لیکن اس کارروائی میں کارمن کے شنکر کو کیوں استعمال کیا گیا ہے"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے خیال میں اس لئے کہ پاکیشیا کو اس بارے میں معلوم نہ ہو سکے لیکن شنکر نے جرأت کی کہ اس نے بلیو کاز کو بائی پاس

کرنے کی کوشش کی اور خود روزی راسکل کے کلب سے فلم لے کر کافرستان پہنچانے کا پلان بنا لیا"...... عمران نے جواب دیا۔

"پہلے یہ تو معلوم ہو کہ فلم میں ہے کیا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اسی لئے تو ناٹران کو کال کیا ہے۔ وہ معلومات حاصل کر لے گا"...... عمران نے کہا۔

"ویسے یہ حیرت انگیز بات ہے کہ اس قدر اہم فلم وہ کارلس یہاں کلب میں چھوڑ کر چلا گیا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ ملٹری انٹیلی جنس کے آپریشن سے خوفزدہ تھا۔ اس کا خیال تھا کہ ایئرپورٹ پر چیکنگ ہو سکتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ کوریئر سروسز کو بھی چیک کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر اپنی طرف کر کے اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"اس سیکنڈ پائلٹ کو ٹریس کیا ہے تم نے یا نہیں۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"یس باس۔ یہ سیکنڈ پائلٹ روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو چکا ہے

یا کرا دیا گیا ہے۔ جس روز چارٹرڈ طیارہ کافرستان سے واپس پاکیشیا پہنچا اس سے اگلے روز یہ سیکنڈ پائلٹ جس کا نام البرٹ تھا ماسٹر میک کے کلب گیا۔ وہاں سے واپسی پر کار کا ایکسیڈنٹ ہو گیا اور اس کی لاش کے ساتھ دس لاکھ روپے کے کرنسی نوٹ بھی پولیس کو ملے تھے۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"پھر تم نے اب تک رپورٹ کیوں نہیں دی تھی۔ اوور"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں ماسٹر میک کے کلب سے واپس آ رہا تھا۔ ابھی راستے میں ہی ہوں کہ آپ کی کال آ گئی ورنہ میں خود کال کرتا۔ اوور"۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اس کا مطلب ہے عمران صاحب کہ یہ فلم اسٹارم پہنچ گئی ہے اور اب اسے واپس حاصل کرنا ہو گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"فی الحال اصل مسئلہ اس بات کا ہے کہ اس فلم میں ہے کیا۔ کارلس زندہ ہوتا تو اس سے معلوم ہو جاتا۔ جب تک یہ طے نہ ہو جائے کہ اس فلم میں کوئی ایسی دستاویز ہے جو ہمارے ملک کے لئے نقصان دہ ہو سکتی ہے تب تک اس کے پیچھے جانا حماقت ہے"۔ عمران نے کہا۔ پھر تقریباً دو گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ناٹران بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں کہا۔

"چیف۔ شنکر کا تعلق کافرستان کی فارن سروسز سے تھا۔ وہاں سے جو معلومات ملی ہیں اس کے مطابق شنکر نے حکومت کافرستان کو اطلاع دی تھی کہ اسٹارم کی ایک خفیہ بین الاقوامی تنظیم بلیو کاز کا ایک آدمی پارسن اس سے ملا ہے اور اس پارسن نے بتایا ہے کہ اس نے پاکیشیا میں رہتے ہوئے پاکیشیا کے کافرستان کے خلاف بننے والے خفیہ سپیشل میزائل سنٹر کے بیرونی اور اندرونی محل وقوع کی فلم تیار کر لی ہے۔ اس فلم کو چیک کرنے کے بعد کافرستان کے ایجنٹ انتہائی آسانی سے اس خفیہ میزائل سنٹر جس کو پاکیشیا میں ڈبل ایم کوڈ دیا گیا ہے کو تباہ کر سکتے ہیں لیکن اس نے بتایا کہ اس فلم کی تیاری کا علم پاکیشیا ملٹری انٹیلی جنس کو ہو گیا جس کی وجہ سے پارسن فلم کو وہیں پاکیشیا میں چھوڑ کر کارمن واپس آ گیا اور یہ فلم ابھی تک پاکیشیا میں محفوظ ہے۔ جس پر حکومت کافرستان نے فوری طور پر بلیو کاز سے رابطہ کیا۔ یہ رابطہ بھی شنکر کے ذریعے ہوا اور اس سلسلے میں بلیو کاز نے ایک کروڑ ڈالر حکومت کافرستان سے منظور کرائے لیکن پھر شنکر کو ہلاک کر دیا گیا۔ لیکن حکومت کافرستان نے کسی اور ذریعے سے بلیو کاز سے رابطہ کیا تو انہوں نے حکومت

کافرستان کو بتایا کہ ان کے آدمی شکر نے چونکہ بلیو کازے سے دھوکہ کیا اور خود فلم حاصل کر کے کافرستان پہنچانے کی کوشش کی اس لئے اب معاوضہ دوگنا ہو گا لیکن حکومت کافرستان اتنا معاوضہ نہیں دینا چاہتی اس لئے ابھی تک گفت و شنید ہو رہی ہے اور حکومت کافرستان کے وزارت دفاع کا ایک خصوصی سیکرٹری ان دنوں اسٹارم گیا ہوا ہے اور ابھی تک اس کی واپسی نہیں ہوئی۔ چیف یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حکومت کافرستان نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس فلم کو وہیں اسٹارم میں ہی چیک کر کے ضائع کر دیا جائے گا اور وہ سیکرٹری اس کے خاص پوائنٹس کاغذ پر نوٹ کر کے لے آئے گا۔ یہ فیصلہ اس لئے کیا گیا ہے تاکہ پاکیشیا کو اس بارے میں علم نہ ہو سکے"...... ناٹران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا نام ہے اس سیکرٹری کا اور کتنی رقم اس کو دی گئی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"اس کا نام ہوریش رائے ہیں۔ وہ اسٹارم کے دارالحکومت گینا کے فائیو سٹار ہوٹل روپرڈ میں ٹھہرا ہوا ہے اور ابھی رقم ادا نہیں کی گئی"...... ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اتنی تفصیل سے ان سب باتوں کا علم کیسے ہوا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"سر وزارت دفاع کی ریکارڈ کیپر سروجنا ہماری ایجنٹ ہے۔ ہم نے اسے انتہائی بھاری معاوضہ دے کر اس مشن کا جسے کافرستان

والوں نے مشن ایم کا نام دیا ہے کی فائل ہے یہ سب معلوم کر لیا ہے کیونکہ وہاں فائل ورک باقاعدگی سے ہوتا رہتا ہے"...... ناٹران نے جواب دیا۔

"اوکے۔ تم خیال رکھنا کہ جب رقم کا تصفیہ ہو جائے تو فوراً اطلاع دینا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"وہ سرخ ڈائری مجھے دو جلدی"...... بلیک زیرو کے بولنے سے پہلے ہی عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے میز کی دراز سے سرخ جلد والی ضخیم ڈائری نکال کر عمران کے ہاتھ میں دے دی۔ عمران نے اسے کھول کر تیزی سے اس کے صفحے پلٹنے شروع کر دیئے۔ پھر ایک صفحے پر اس کی نظریں جم گئیں۔ وہ کچھ دیر تک اسے دیکھتا رہا پھر اس نے ڈائری بند کر کے میز پر رکھی اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں سے اسٹارم کا رابطہ نمبر اور اس کے دارالحکومت گینا کا رابطہ نمبر بتائیں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر"...... تھوڑی دیر بعد وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے کہا تو آپریٹر نے دونوں نمبر بتا دیئے۔

عمران نے کریڈل دبایا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ہلٹن کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ کرخت تھا۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ کرافٹ سے بات کراؤ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سے۔ اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ کرافٹ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے پرنس علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ آپ۔ بڑے طویل عرصے بعد آپ نے رابطہ کیا ہے جبکہ میں نے کئی بار سوچا کہ آپ سے رابطہ کروں۔ لیکن"۔ دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"میں نے دانستہ تمہیں فون نہیں کیا تھا کیونکہ مجھے ڈر لگتا تھا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ڈر لگتا تھا اور آپ کو۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ آپ جو اکیلے آٹھ مسلح افراد سے صرف میری جان بچانے کے لئے لڑ پڑے تھے۔ آپ کو ڈر لگتا ہے۔ یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ"...... دوسری طرف سے

انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے خود ہی تو بتایا تھا کہ تم نہ صرف خود پیشہ ور قاتل ہو بلکہ تم نے باقاعدہ پیشہ ور قاتلوں کا گروپ بنایا ہوا ہے اور میں بہرحال سیدھا سادہ سا آدمی ہوں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے کرافٹ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"جب سے آپ سے ٹکراؤ ہوا ہے میں نے یہ دھندہ ہی چھوڑ دیا ہے اس لئے آپ کو اپنے احسان مند سے ڈرنے کی ضرورت نہیں"۔ کرافٹ نے کہا۔

"ارے۔ میں نے تو اس لئے تمہیں کال کیا تھا کہ چلو کچھ کمیشن کما لوں گا لیکن تم کہہ رہے ہو کہ تم نے یہ دھندہ ہی چھوڑ دیا ہے۔ پھر"...... عمران نے کہا۔

"کمیشن۔ کیا مطلب۔ پرنس میں موٹے دماغ کا آدمی ہوں اس لئے صاف صاف بات کیا کریں"...... کرافٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہاں حکومت نے ایک آدمی کو آف کرانا تھا۔ میں نے بکنگ کر لی تاکہ کچھ کمیشن کما سکوں۔ اب تم بتاؤ کہ میں کیا کروں"۔ عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"آپ کو کمیشن ملے گا۔ میں نے دھندہ چھوڑا ہے دوسرے لوگوں نے تو نہیں چھوڑا۔ آپ بتائیں۔ کون ہے ٹارگٹ"...... کرافٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کام بے داغ انداز میں اور فوری کرنا ہے"...... عمران نے اس

بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہو جائے گا۔ آپ بے فکر رہیں"...... کرافٹ نے جواب دیا۔

"گینا میں روبرڈ ہوٹل ہے"...... عمران نے سوالیہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ فائیو سٹار ہوٹل ہے"...... کرافٹ نے کہا۔

"اس میں ایک کافرستانی ٹھہرا ہوا ہے جس کا نام سوریش رائے ہے۔ اسے فوری طور پر اور بے داغ انداز میں فنش کرانا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہو جائے گا آپ کا کام ایک گھنٹے کے اندر۔ آپ مجھے اپنا نمبر بتا دیں۔ میں فون کر دوں گا"...... کرافٹ نے کہا۔

"میں خود ایک گھنٹے بعد فون کر لوں گا۔ لیکن معاوضہ کتنا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"آپ نے اپنی حکومت سے جو معاوضہ طے کیا ہے وہ خود کمیشن میں رکھ لیں۔ معاوضہ میں خود ادا کروں گا تاکہ آپ کا کچھ احسان تو اتار سکوں۔ آپ کا کام ہو جائے گا"...... کرافٹ نے کہا۔

"ارے۔ میں نے کب تم پر احسان کیا ہے۔ تم معاوضہ بتاؤ اور اپنا بینک اکاؤنٹ بھی"...... عمران نے کہا۔

"آپ ایک گھنٹے بعد فون کر لیں پھر بتا دوں گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"دیکھیے آج پتہ چلا ہے کہ یہ سب سے منافع بخش کام ہے کیوں

نہ جوانا کو دوبارہ اس کام پر لگا دیا جائے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ نے اسے فوری فنش کرا کر ٹھیک کیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"فوری طور پر اس کا یہی حل تھا۔ اب سودے بازی میں کچھ مزید وقت لگ جائے گا۔ اس دوران ہم اس فلم کو واپس حاصل کرنے کا مشن مکمل کریں گے"...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سر داور کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص اور اصل لہجے میں کہا۔

"جی فرمائیے جناب۔ کیا حکم ہے"...... دوسری طرف سے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا تو عمران کے ساتھ سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"میں نے بھوک سے نجات کے لئے ایک اکیڈمی کھولی ہے جس میں وہ سائنس پڑھائی جائے گی جو ان دنوں ہمارے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں پڑھائی جا رہی ہے۔ مطلب ہے وہی جو صدیوں سے مسلسل پڑھائی جا رہی ہے۔ لیکن باوجود کوشش کے اب تک کوئی شاگرد پڑھنے کے لئے ہی نہیں آیا اس لئے میں نے سوچا کہ آپ

کی منت کروں کہ آپ اس اکیڈمی میں سائنس پڑھ لیں ۔۔ عمران نے بڑے مسمسے سے لہجے میں کہا تو دوسری طرف سرداور بے اختیار ہنس پڑے ۔

"وہاں پر سائنس پڑھائے گا کون" ...... سرداور نے بھی شاید لطف لیتے ہوئے کہا۔

"فی الحال تو ککنگ سائنس پر ایک بین الاقوامی اتھارٹی کی خدمات ادھار پر حاصل کی گئی ہیں" ...... عمران نے جواب دیا۔

"ککنگ سائنس پر بین الاقوامی اتھارٹی ۔ کیا مطلب ۔ یہ ککنگ سائنس کون سی سائنس ہے" ...... سرداور نے چونک کر پوچھا۔

"پوری دنیا میں سب سے اہم سائنس ہی ککنگ سائنس ہے ۔ آپ سوچیں اگر کھانا پکنا بند ہو جائے تو کیا ہو گا ۔ کچی سبزیاں، کچا گوشت اور کچی دالیں کھا کھا کر پوری انسانیت کا کیا حشر ہو گا ۔ پھر یہ سائنس ایسی ہے جو دن میں تین بار کام آتی ہے ۔ دوسری سائنس تو نجانے کتنے سالوں بعد کوئی کارنامہ سرانجام دیتی ہے لیکن اس سائنس کے بغیر تو ایک دن بھی نہیں گزرتا" ...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"اوہ ۔ تمہارا مطلب ہے کھانا پکانے کی سائنس ۔ بہت خوب ۔ واقعی بے حد اہم سائنس ہے لیکن بین الاقوامی اتھارٹی کون ہے" ۔ سرداور نے کھلکھلا کر ہنستے ہوئے کہا۔

"جناب آغا سلیمان پاشا" ...... عمران نے جواب دیا تو سرداور

ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑے ۔

"تم نے بتایا ہے کہ اس نے ادھار پڑھانے پر رضامندی ظاہر کر دی ہے ۔ کیا اس کا پہلا ادھار تم نے بے باق کر دیا ہے" ۔ سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ادھار وصول کرنے والے اگر عقل مند ہوں تو وہ سابقہ ادھار کی وصولی کے لئے مزید ادھار دے دیا کرتے ہیں ورنہ پھر سابقہ ادھار سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں" ...... عمران نے جواب دیا تو سرداور ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"ٹھیک ہے ۔ پھر میں ککنگ سائنس پڑھنے کب اور کہاں حاضر ہو جایا کروں" ...... سرداور نے کہا۔

"آپ فی الحال اکیڈمی کی فیس پیشگی بھجوا دیں تاکہ آپ کے بیٹھنے کے لئے کرسی کا بندوبست کیا جا سکے" ...... عمران نے کہا تو سرداور کافی دیر تک ہنستے رہے۔

"تمہاری باتیں سن کر واقعی آدمی کا ذہن فریش ہو جاتا ہے" ۔ سرداور نے کہا۔

"تو پھر فریش مائینڈ سائنس پڑھانے کے لئے آپ کا نام میں پریس میں دے دوں ۔ اجازت ہے" ...... عمران نے کہا۔

"اس میں تو بین الاقوامی اتھارٹی تم خود ہو ۔ بہرحال اب میرے پاس مزید وقت نہیں ہے ۔ میں نے ایک میٹنگ کال کی ہوئی ہے ۔ پھر میں چار گھنٹوں بعد فارغ ہوں گا" ...... سرداور نے کہا۔

"کتنی فیس ملے گی آپ کو چار گھنٹوں کی"۔۔۔۔ عمران نے بڑے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا تو سرداور ہنس پڑے۔

"چائے کی ایک پیالی"۔۔۔۔ سرداور نے کہا۔

"ارے۔ پھر تو آپ کو اکیڈمی کا طالب علم نہیں بنایا جا سکتا۔ آپ تو خود چائے کی پیالی طلب کر لیں گے۔ بہرحال یہ بتائیں کہ ڈبل ایم نامی کوئی خفیہ میزائل سیکشن ہے پاکیشیا میں یا نہیں"۔ عمران نے آخرکار اصل موضوع پر آتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہے۔ ٹاپ سیکرٹ لیول پر لیکن تم تک یہ نام کیسے پہنچ گیا ہے"۔۔۔۔ سرداور نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اس ٹاپ سیکرٹ میزائل سیکشن کے اندرونی اور بیرونی محل وقوع کی باقاعدہ فلم تیار کی گئی ہے اور اب یہ فلم کافرستان کو فروخت کی جا رہی ہے اور آپ پوچھ رہے ہیں کہ نام مجھ تک کیسے پہنچ گیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ اوہ نہیں۔ سوائے چند افراد کے اور تو اس بارے میں کسی کو بھی معلوم نہیں ہے۔ یہ ٹاپ سیکرٹ میزائل سیکشن ہے اور ہمارے دفاعی نظام کا انتہائی اہم ترین حصہ ہے۔ اگر یہ اوپن ہو گیا تو پھر پاکیشیا کو اس قدر زبردست نقصان پہنچے گا کہ اس کا پورا دفاعی نظام تتر بتر ہو کر رہ جائے گا"۔۔۔۔ سرداور نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"چیف تک اطلاع پہنچی تھی کہ اسٹارم کی ایک خفیہ مجرم بین

الاقوامی تنظیم جس کا نام بلیو کاز ہے کافرستان سے اس فلم کا سودا کر رہی ہے جس پر چیف نے فوری طور پر ایسے انتظامات کئے کہ یہ سودا چند روز کے لئے رک جائے۔ اس کے بعد انہوں نے مجھے حکم دیا کہ آپ سے معلوم کیا جائے کہ ایسا سیکشن ہے بھی سہی یا نہیں"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ ویری بیڈ۔ یہ تو انتہائی تشویش ناک خبر ہے۔ ویری بیڈ۔ اب کیا ہو گا"۔۔۔۔ سرداور نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"آپ وہاں فوری طور پر ریڈ الرٹ کرا دیں اور ہو سکے تو اس کا سیکورٹی نظام بھی تبدیل کرا دیں۔ میں چیف کو رپورٹ کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مہربانی کرے گا اور ہم وہ فلم واپس حاصل کر لیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن اندرونی سیکورٹی نظام تو تبدیل ہو سکتا ہے۔ بیرونی محل وقوع کیسے تبدیل ہو سکے گا اور پھر اس فلم کی کئی کاپیاں بھی تو کی جا سکتی ہیں"۔۔۔۔ سرداور نے کہا۔

"آپ ملٹری انٹیلی جنس کے سربراہ کو بھی بتا دیں کہ وہ الرٹ رہیں اور اس آدمی کو ٹریس کرنے کی کوشش کریں جس نے پہلے یہ فلم بنائی ہے۔ اطلاع یہی ملی ہے کہ ملٹری انٹیلی جنس اس سلسلے میں پہلے بھی کام کرتی رہی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ میرے علم میں تو یہ بات نہیں لائی گئی حالانکہ ڈبل ایم سیکشن میرے ہی اوور آل چارج میں ہے۔ میں معلوم کرتا ہوں۔

ویسے عمران بیٹے۔ اگر یہ فلم اور اس کی کاپیاں نہ ملیں تو واقعی پاکیشیا کا دفاعی نظام کسی بھی وقت بریک کیا جا سکتا ہے"...... سرداور نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ چیف پہلے ہی اس سلسلے میں کام کا آغاز کر چکے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اللہ تعالیٰ تمہارے چیف کو زندگی دے۔ ایسی شخصیت کسی بھی ملک کا سب سے قابل افتخار سرمایہ ہوتی ہے"...... سرداور نے کہا۔

"میں نے کتنی بار چیف سے کہا ہے کہ وہ میری اکیڈمی کا طالب علم بن جائے تاکہ یہ منجمد اور خفیہ سرمایہ کسی کام آسکے لیکن وہ مانتے ہی نہیں"...... عمران نے جواب دیا تو سرداور ہنس پڑے۔

"یہ ان کی متحمل مزاجی ہے کہ وہ تم جیسے کو مسلسل برداشت کر رہے ہیں۔ اللہ حافظ"...... سرداور نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"آپ نے سرداور کی میٹنگ بچالی ہے ورنہ جس طرح وہ پریشان ہو گئے تھے مجھے تو لگتا تھا کہ اب وہ کئی دنوں تک نارمل نہ ہو سکیں گے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب کیا کیا جائے۔ ان بوڑھوں کو دلاسہ تو دینا پڑتا ہے"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔ پھر تقریباً دو گھنٹوں

بعد عمران نے کرافٹ سے فون پر رابطہ کیا۔

"یس۔ کرافٹ بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی کرافٹ کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں پاکیشیا سے۔ کیا رپورٹ ہے"۔ عمران نے کہا۔

"مشن مکمل ہو گیا ہے عمران صاحب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کوئی پرابلم"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ یہ تو بڑا آسان مشن رہا ہے۔ میں نے یہاں کی ایک خفیہ پارٹی سے بات کی اور انہوں نے اپنا آدمی ہوٹل بھیج دیا۔ ٹارگٹ کمرے میں اکیلا تھا اس لئے ایک ہی گولی کافی رہی اور کسی کو شاید ابھی تک معلوم نہ ہو سکا ہو گا کہ کیا ہوا ہے اور کس نے کیا ہے"...... کرافٹ نے جواب دیا۔

"ٹارگٹ اسٹارم کی ایک خفیہ تنظیم بلیو کاز کا مہمان تھا اور وہ بلیو کاز لازماً حالات کو چیک کرے گی"...... عمران نے کہا۔

"میں تو اس تنظیم کا نام ہی آپ سے سن رہا ہوں۔ ویسے بے فکر رہیں۔ وہ کچھ بھی کر لیں مشن مکمل کرنے والے تک نہیں پہنچ سکتے یہ میری گارنٹی ہے"...... کرافٹ نے کہا۔

"اوکے۔ اب اپنا بینک اکاؤنٹ اور بینک کے بارے میں بتا دو"...... عمران نے کہا۔

"یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے عمران صاحب۔ یہ مشن معمولی سی بات تھی پھر کبھی سہی۔ گڈ بائی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... جولیا کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا۔

"اسٹارم میں ایک مشن سامنے آیا ہے جسے فوری طور پر مکمل کرنا ہے۔ اسٹارم میں ایک خفیہ بین الاقوامی تنظیم ہے جس کا نام بلیو کاز بتایا جاتا ہے۔ اس بلیو کاز نے پاکیشیا کے ایک انتہائی اہم خفیہ میزائل سیکشن کے بیرونی محل وقوع اور اندرونی شناخت کے بارے میں ایک مائیکرو فلم تیار کروائی ہے جسے وہ کافرستانی حکومت کو فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ اس ڈیلنگ کی خبر مجھ تک پہنچی تو میں نے اس ڈیل کو فوری طور پر رکوانے کے لئے کافرستان کی طرف سے ڈیل کرنے والے آدمی کو ایک پیشہ ور قاتل تنظیم کے ذریعے ہلاک کرا دیا۔ اس طرح یہ ڈیل چند روز کے لئے رک گئی ہے لیکن ہم نے فوری طور پر اس تنظیم کا اسٹارم میں سراغ لگا کر اس سے فلم اور اس کی کاپیاں اگر کی گئی ہوں تو وہ واپس حاصل کرنی ہیں۔ جتنی جلد ممکن ہو سکے اس مشن کو مکمل کرنا ہو گا اس لئے اس بار میں عمران

کو لیڈر بنانے کی بجائے تمہیں لیڈر بنا کر بھیج رہا ہوں۔ تمہارے ساتھ تنویر، کیپٹن شکیل اور صفدر ہوں گے۔ تمہارا ٹارگٹ اس فلم کا فوری حصول ہو گا جبکہ عمران اپنے طور پر وہاں جائے گا اور وہ اس بلیو کاز کے خلاف کام کرے گا تاکہ وہ آئندہ پاکیشیا کے خلاف کوئی مزید کام نہ کر سکے۔ میں نے عمران کو حکم دے دیا ہے کہ وہ تمہیں رپورٹ دینے کا پابند ہو گا۔ وہ تمہاری ماتحتی میں کام کرے گا لیکن اپنے انداز میں۔ تمہیں اگر اس کی مدد کی ضرورت ہو گی تو وہ تمہاری مدد کرنے کا پابند ہو گا۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم اس کی مدد کے بغیر اپنے طور پر یہ فلم واپس حاصل کرو"...... عمران نے کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"یس چیف۔ آپ نے ہم پر جو اعتماد کیا ہے ہم اس پر پورا اتریں گے اور آپ بے شک عمران کو نہ بھیجیں۔ ہم اس تنظیم کا بھی خاتمہ کر دیں گے"...... جولیا نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ کام بعد میں ہوتا رہے گا۔ تم نے فوری طور پر فلم واپس حاصل کرنی ہے اور اپنے ساتھیوں کو بلا کر بریف کر دو۔ آج ہی تم نے اسٹارم روانہ ہونا ہے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب۔ آپ اس مشن کو سنجیدگی سے نہیں لے رہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"کیوں۔ اس سے زیادہ سنجیدگی اور کیا ہو سکتی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس مشن پر کام کرے گی"...... عمران نے کہا۔

"وہ آپ کی طرح کام نہیں کر سکیں گے اور جتنی دیر ہو گی اتنا ہی پاکیشیا کے لئے خطرات بڑھتے چلے جائیں گے۔ اس آدمی کی ہلاکت کے بعد کافرستان ڈیل کرنے میں اور زیادہ تیزی دکھا سکتا ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اسی لئے تو میں علیحدہ کام کروں گا تاکہ اگر فلم کافرستان پہنچے تو مجھے معلوم ہو جائے۔ ویسے تم فکر مت کرو۔ جولیا کے سر پر جب پڑے گی تو وہ سب انتہائی تیزی سے کام کریں گے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اسے اپنے سامنے رکھ کر اس پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اسے آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔۔۔ عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ ٹائیگر اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔۔۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر۔ اسٹارم میں ایک خفیہ مجرم تنظیم ہے بلیو کاز۔ اس نے پارسن کے ذریعے پاکیشیا کے انتہائی خفیہ میزائل سیکشن کی فلم تیار کرائی ہے اور اب وہ اس فلم کا سودا کافرستان سے کرنے والے تھے لیکن چیف نے کافرستان کی طرف سے ڈیل کرنے والے کو اسٹارم میں ہی ہلاک کرا دیا ہے۔ اس طرح یہ ڈیل کچھ روز کے لئے رک گئی ہے۔ چیف نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس فلم کے حصول کا ٹارگٹ دیا ہے جبکہ ہمیں چیف نے اس تنظیم کے خاتمے کا ٹاسک دیا

ہے۔ تم ایسا کرو کہ یہاں سے اپنے کسی گروپ کو ٹریس کرو جس کا تعلق اسٹارم سے ہو تاکہ اس سے اس بلیو کاز کے بارے میں بنیادی معلومات حاصل ہو سکیں اور ہم نے کل اسٹارم روانہ ہو جانا ہے۔ تم نے تیار رہنا اوور"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"۔۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں تم سے رابطہ کروں گا لیکن تم نے تیار رہنا ہے اور اپنا پاسپورٹ رانا ہاؤس پہنچا دینا تاکہ کاغذات تیار کرائے جا سکیں۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

جوڈش اپنے آفس میں موجود تھا کہ سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... جوڈش نے کہا۔

"روجر بول رہا ہوں باس۔ روپرڈ ہوٹل سے"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیا ہوا۔ کوئی خاص بات"...... جوڈش نے چونک کر کہا۔

"کافرستانی ایجنٹ کو اس کے کمرے میں پراسرار طور پر ہلاک کر دیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس سے تو ڈیل فائنل ہونی تھی۔ اس نے آج پیمنٹ کرنی تھی۔ ایسا کیوں ہوا اور کس نے کیا ہے"...... جوڈش نے چونک کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم نگرانی کر رہے تھے لیکن کافرستانی ایجنٹ چونکہ اپنے کمرے

تک ہی محدود رہنے کا عادی تھا اس لئے ہم نیچے موجود تھے لیکن جب کھانے کا وقت گزر گیا اور وہ کھانے کے لئے ڈائننگ ہال میں نہ آیا تو میں اس کے کمرے میں گیا۔ وہاں اس کی لاش پڑی تھی اور گولی اس کے عین دل میں ماری گئی تھی۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مارنے والا یقیناً کوئی پیشہ ور قاتل تھا ورنہ ایک ہی گولی اس طرح درست نشانے پر نہیں لگ سکتی"...... روجر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ تو سارا معاملہ ہی خراب ہو گیا۔ ٹھیک ہے اب فوری طور پر تو کچھ نہیں کیا جا سکتا۔ ویسے تم کوشش کرو کہ معلوم ہو سکے کہ یہ واردات کس نے کی ہے"...... جوڈش نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جوڈش نے فون رکھا اور اٹھ کر الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھول کر اس کے خفیہ خانے میں موجود سرخ رنگ کا فون نکال کر میز پر رکھا اور اس کی تار کو بجلی کی ساکٹ سے منسلک کر کے اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"جوڈش بول رہا ہوں گینا سے۔ چیف سے بات کرائیں"۔ جوڈش نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ چیف اٹنڈنگ یو۔ کیا ہوا۔ ڈیل مکمل ہو گئی ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ڈیل آج مکمل ہونی تھی باس لیکن ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ کافرستانی ایجنٹ کو ہوٹل کے کمرے میں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے اور لاش کی جو پوزیشن ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کام کسی پیشہ ور قاتل کا ہے"...... جوڈش نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"پیشہ ور قاتل کا۔ کیسے معلوم ہوا"...... چیف نے ایک لمحے کی خاموشی کے بعد کہا تو جوڈش نے زوجر کی بتائی ہوئی بات دوہرا دی۔

"ویری بیڈ۔ لیکن وہ تو یہاں اجنبی تھا اور پیشہ ور قاتل تو بغیر معاوضے کے ایسے کام نہیں کرتے۔ یہ کام کس نے کرایا ہو گا"۔ چیف نے کہا۔

"اس پیشہ ور قاتل کو تلاش کیا جا رہا ہے چیف"...... جوڈش نے کہا۔

"اس سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا کیونکہ پیشہ ور قاتل مر تو سکتے ہیں لیکن پارٹی کے بارے میں کچھ نہیں بتاتے۔ میرا خیال ہے کہ یہ کارروائی پاکیشیا سیکرٹ سروس نے کرائی ہو گی تاکہ ڈیل کو فوری طور پر روکا جا سکے"...... چیف نے کہا تو جوڈش بے اختیار اچھل پڑا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کیسے معلوم ہو سکتا ہے چیف"۔ جوڈش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم ان لوگوں کے کارناموں کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ یہ جس کام پر لگ جائیں اس کی جڑیں تحت الثریٰ سے بھی کھود نکالتے ہیں"...... چیف نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے چیف۔ ایسی صورت میں تو پھر وہ یہاں آ کر بھی وہ فلم واپس حاصل کرنے کی کوشش کریں گے"۔ جوڈش نے کہا۔

"ہاں۔ اگر اس قتل کے پیچھے وہ ہیں تو وہ لازماً یہاں پہنچیں گے اور چونکہ یہ ساری کارروائی تم نے کرائی ہے اس لئے تمہارا انڈر گراؤنڈ ہونا بے حد ضروری ہے۔ اس لئے میرا حکم ہے کہ جب تک یہ ڈیل مکمل نہ ہو جائے تم ایکریمیا شفٹ ہو جاؤ اور یہاں سے اپنے ہر قسم کے رابطے ختم کر دو"...... چیف نے کہا۔

"لیکن چیف۔ ڈیل تو میرے ذریعے ہی ہو رہی ہے۔ پھر"۔ جوڈش نے کہا۔

"یہ کام اور کوئی کر لے گا۔ اب یہ ضروری نہیں کہ ڈیل یہیں مکمل ہو۔ یہ کام اب کافرستان یا کسی بھی دوسرے ملک میں ہو سکتا ہے لیکن تمہیں سامنے نہیں رہنا چاہئے"...... چیف نے کہا۔

"چیف۔ میرا خیال ہے کہ وہ لوگ مجھ تک تو کسی صورت بھی نہیں پہنچ سکتے"...... جوڈش نے کہا۔

"جوڈش۔ تم تنظیم کے لئے ناگزیر نہیں ہو اس لئے تنظیم کو بچانے کے لئے تمہیں ہلاک بھی کیا جا سکتا ہے لیکن چونکہ تم اچھے کارکن ہو اس لئے میں تمہیں ایکریمیا سیٹل ہونے کا حکم دے رہا ہوں"...... چیف نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا تو جوڈش بے اختیار کانپ اٹھا۔

"یس چیف۔ تھینک یو چیف۔ آپ کے حکم کی فوری تعمیل ہو گی چیف"...... جوڈش نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جو حکم دیا گیا ہے فوری اس کی تعمیل کرو"...... دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جوڈش نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور فون کا لنک الیکٹرک ساکٹ سے علیحدہ کر کے اس نے فون کو دوبارہ الماری کے خفیہ خانے میں واپس رکھا اور واپس آکر کرسی پر بیٹھ کر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے تین بٹن پریس کر دیئے۔

"یس باس۔ آسکر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"آسکر۔ میں تین چار ہفتوں کے لئے ایک نجی کام کے سلسلے میں ایکریمیا جا رہا ہوں۔ میں کوشش کروں گا کہ تم سے فون پر رابطہ رہ سکے۔ لیکن اگر رابطہ نہ ہو سکے تو تم نے تمام انتظامات اپنے طور پر کرنے ہیں"...... جوڈش نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس"...... آسکر نے جواب دیا تو جوڈش نے انٹرکام کا رسیور رکھ دیا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ دوسرے لمحے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

بلیک زیرو دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بلیک زیرو نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ناٹران بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"باس۔ کافرستان کی طرف سے ڈیل کے لئے اسٹارم بھیجے جانے والے سرکاری آدمی کو ہوٹل میں قتل کر دیا گیا ہے"...... ناٹران نے کہا۔

"مجھ تک رپورٹ پہنچ چکی ہے اور کچھ"...... بلیک زیرو نے سرد لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں نے یہ اطلاع ملنے پر جب مزید معلومات حاصل کیں

تو مجھے بتایا گیا کہ اسٹارم کی وہ تنظیم جو یہ ڈیل کر رہی تھی اس نے حکومت کافرستان سے کہا ہے کہ اب یہ ڈیل اسٹارم کی بجائے کارسیکا جزیرے پر ہو گی۔ چنانچہ حکومت کافرستان فوری طور پر اپنا وفد کارسیکا بھجوانے والی ہے"...... ناٹران نے جواب دیا۔

"کیا تفصیل ہے اس وفد کی"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"سر۔ اب سے دو گھنٹے بعد پرائم منسٹر صاحب نے سپیشل میٹنگ کال کی ہے۔ اس میٹنگ میں وفد کا فیصلہ کیا جائے گا۔ میں نے اس بارے میں پیشگی انتظامات کر لئے ہیں۔ جیسے ہی اطلاع ملے گی میں آپ کو کال کر دوں گا"...... ناٹران نے کہا۔

"یہ بھی معلوم کرو کہ کارسیکا میں کہاں یہ ڈیل ہوتی ہے اور دوسری طرف سے وہاں کون پہنچ رہا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"لیکن سر۔ یہ ساری باتیں میٹنگ میں تفصیل سے ڈسکس ہوں گی اس لئے معلوم ہو جائے گا"...... ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے"...... بلیک زیرو نے کہا اور کریڈل دبا کر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"تمہارا کب پروگرام ہے اسٹارم جانے کا"...... بلیک زیرو نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ہم آج رات کی فلائٹ سے جا رہے ہیں چیف۔ صبح پہنچ جائیں گے"...... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ابھی سیٹیں کینسل کرا دو کیونکہ کافرستان سے اطلاعات مل رہی ہیں کہ اب اس فلم کی ڈیل اسٹارم کی بجائے کارسیکا جزیرے پر مکمل کی جا رہی ہے۔ لیکن ابھی مزید تفصیلات کا انتظار ہے اس لئے جب تفصیلات آ جائیں گی تو تمہیں بھی اطلاع دے دی جائے گی"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اوکے چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو بلیک زیرو نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سلیمان بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"طاہر بول رہا ہوں سلیمان۔ عمران صاحب کہاں ہیں"۔ بلیک زیرو نے اپنی اصل آواز میں کہا۔

"وہ یہاں سے رانا ہاؤس گئے تھے پھر معلوم نہیں"...... سلیمان نے کہا۔

"اوکے۔ اگر وہ آ جائیں تو انہیں کہنا کہ ملک سے باہر جانے سے پہلے مجھے فون کر لیں"...... طاہر نے کہا۔

"جی اچھا"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو بلیک زیرو نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس

کرنے شروع کر دیئے۔

"رانا ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

"طاہر بول رہا ہوں جوزف۔ عمران صاحب ہیں یہاں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"جی ہاں، ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر رسیور ایک طرف رکھے جانے کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو"...... تھوڑی دیر بعد عمران کی آواز سنائی دی۔

"طاہر بول رہا ہوں عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کوئی خاص بات"...... عمران نے پوچھا تو بلیک زیرو نے ناٹران کی طرف سے ملنے والی رپورٹ بتا دی۔

"اوہ۔ بڑی اہم رپورٹ ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اب مجھے ٹیم کے ساتھ جانا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں عمران صاحب۔ اگر یہ فلم کافرستان کے ہاتھ لگ گئی تو پاکیشیا کو سخت نقصان اٹھانا پڑے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تم جولیا کو بتا دو کہ اب چونکہ حالات تبدیل ہو گئے ہیں اس لئے عمران کو لیڈر بنا کر ساتھ بھیجا جائے گا۔ باقی بلیو کاز کے خاتمے کا کام بعد میں ہوتا رہے گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کہہ دیتا ہوں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"جیسے ہی ناٹران کا فون آئے تم مجھے رانا ہاؤس فون کر دینا۔ میں

یہیں موجود ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوکے"...... بلیک زیرو نے کہا اور پھر اس نے کریڈل دبا کر ٹون آنے پر جولیا کا نمبر پریس کر کے جولیا کو حالات کی تبدیلی کے ساتھ ہی حکم کی تبدیلی سے آگاہ کر کے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً چار گھنٹوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بلیک زیرو نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... رسیور اٹھاتے ہی بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ناٹران بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... بلیک زیرو نے سرد لہجے میں کہا۔

"باس۔ میٹنگ کینسل کر دی گئی ہے کیونکہ پرائم منسٹر نے ڈیل فون پر فائنل کر لی ہے اور معاوضہ بینک کے ذریعے ادا کر دیا ہے اور سفارت خانے کے سفارتی بیگ کے ذریعے یہ فلم کافرستان پہنچ گئی ہے جس کے نتیجے میں میٹنگ کینسل کر دی گئی ہے اور باس یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یہ میٹنگ صرف ڈاجنگ کے لئے رکھی گئی تھی تاکہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو ڈیل کے بارے میں معلوم نہ ہو سکے"...... ناٹران نے کہا۔

"اب وہ فلم کہاں ہے"...... بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"فلم پرائم منسٹر کے پاس پہنچی ہے اور پرائم منسٹر اس وقت کافرستان کے پریذیڈنٹ ہاؤس میں موجود ہیں ۔ پرائم منسٹر اور پریذیڈنٹ دونوں اس وقت پریذیڈنٹ ہاؤس کے سپیشل مشین روم میں موجود ہیں ۔ اس سپیشل روم میں ایسی مشینری حال ہی میں نصب کرائی گئی ہے جس کے ذریعے کسی بھی فلم یا دستاویز کو مشینوں کے ذریعے کسی بھی جگہ پہنچایا جا سکتا ہے اس لئے اب تک یہ فلم جہاں پہنچائی جانی ہو گی وہاں پہنچا دی گئی ہو گی"...... ناٹران نے جواب دیا۔

"یہ کسی فارمولے کی فلم نہیں ہے کہ کسی لیبارٹری میں بھجوائی جائے ۔ یہ فلم میزائل سیکشن کی ہے اس لئے لامحالہ اسے وہاں پہنچایا گیا ہو گا جہاں سے ٹیم اس پر کام کرے گی اور اس کے لئے باقاعدہ پلاننگ تیار کی جائے گی جس کی منظوری لازماً پرائم منسٹر دیں گے یا صدر ۔ تم فوری طور پر کافرستان کی تمام سرکاری ایجنسیوں، سپیشل ایجنسیوں اور ملٹری انٹیلی جنس وغیرہ میں اپنے آدمیوں کو الرٹ کر دو ۔ کہیں نہ کہیں سے اس کا سراغ مل جائے گا"...... بلیک زیرو نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جیسے ہی کوئی اطلاع ملے فوری رپورٹ دینا ۔ یہ معاملہ بے حد اہم ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو بلیک زیرو نے

کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے رانا ہاؤس میں عمران سے رابطہ کر کے اسے ناٹران کی رپورٹ بتا دی۔

"اوہ ۔ میں دانش منزل آ رہا ہوں ۔ یہ انتہائی اہم رپورٹ ہے"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو بلیک زیرو نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر بھی الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

کافرستان کی نئی ایجنسی بلیک ٹاور کا چیف کرنل کرشن سیاہ رنگ کی کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر گہرے نیلے رنگ کا سوٹ تھا۔ اس کا چہرہ بھاری اور آنکھیں قدرے سوجی ہوئی سی دکھائی دے رہی تھیں۔ آنکھوں میں تیز چمک تھی اور اس کی فراخ پیشانی اس کی ذہانت کو ظاہر کر رہی تھی۔ کرنل کرشن طویل عرصے تک کافرستان کی ملٹری انٹیلی جنس میں رہا تھا اور اس کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ وہ انتہائی ذہین اور تیز ایجنٹ ہے اور فائلیں اس کے کارناموں سے بھری ہوئی تھیں۔ کافرستان کے نئے پرائم منسٹر نے چارج سنبھالنے کے بعد صدر کافرستان سے مشورے کے بعد ایک نئی ایجنسی قائم کر دی اور اس ایجنسی کے چیف کے لئے انہوں نے کرنل کرشن کا انتخاب کیا اور اس کے ساتھ ہی مختلف ایجنسیوں میں سے دس افراد کا انتخاب کرنل کرشن کے مشورے سے کیا گیا اور پھر کرنل کرشن اور اس کی ٹیم کے تمام ممبرز کو خفیہ طور پر انتہائی سخت ٹریننگ کے لئے ایکریمیا بھجوا دیا گیا جہاں ایک سال تک وہ خفیہ طور پر انتہائی سخت ٹریننگ کرتے رہے۔ پھر اس ٹریننگ کے نتائج کو دیکھتے ہوئے دس میں سے چھ ممبران کو بلیک ٹاور کے لئے منتخب کیا گیا اور سرکاری طور پر یہ طے کیا گیا کہ بلیک ٹاور کو عام معاملات میں سامنے نہیں لایا جائے گا بلکہ انتہائی اہم ترین معاملات اس کے لئے رکھے جائیں گے۔ لیکن ابھی تک کوئی مشن بھی اس کے لئے تجویز نہیں کیا گیا تھا اور اب سے دو گھنٹے پہلے پرائم منسٹر نے فون کر کے کرنل کرشن کو جے ایس ہاؤس میں سپیشل میٹنگ کے لئے کال کیا تھا۔ جے ایس ہاؤس بظاہر ایک پرائیویٹ عمارت تھی جس میں امپورٹ ایکسپورٹ کرنے والی بڑی کمپنیوں کے آفس تھے۔ لیکن اس عمارت کے نیچے خفیہ تہہ خانے تھے جہاں حکومت کافرستان انتہائی خفیہ میٹنگ کرتی تھی اور ان تہہ خانوں کو انتہائی جدید ترین مشینری سے نہ صرف ناقابل تسخیر بنا دیا گیا تھا بلکہ وہاں ہونے والی کوئی بھی بات کسی بھی طرح لیک آؤٹ نہ ہو سکتی تھی۔ جے ایس ہاؤس کے تہہ خانوں میں جانے کا راستہ بھی ایک پرائیویٹ کوٹھی سے رکھا گیا تھا اور اس وقت کرنل کرشن پرائم منسٹر کی خصوصی کال کی بنا پر جے ایس ہاؤس جا رہا تھا۔ کار اس کا خصوصی ڈرائیور چلا رہا تھا جس نے وہیں کوٹھی میں رہ جانا تھا۔ کرنل کرشن کو معلوم تھا کہ کوٹھی سے جے ایس ہاؤس کے خصوصی تہہ خانے میں پہنچنے کے

لیئے اسے بے شمار مراحل طے کرنے پڑیں گے اور بے شمار جگہوں پر اس کی مشینی طور پر انتہائی سخت چیکنگ ہو گی لیکن چونکہ وہ کئی بار وہاں آ جا چکا تھا اس لیئے وہ مطمئن بیٹھا ہوا تھا۔ پرائم منسٹر بھی ان جے ایس ہاؤس کے تہہ خانوں میں آتے جاتے رہتے تھے لیکن ان کے لئے کوئی سپیشل راستہ بنایا گیا تھا جس کا علم کسی کو نہ تھا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد کرنل کرشن تمام مراحل طے کرنے کے بعد ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گیا جہاں پرائم منسٹر نے اس کے ساتھ سپیشل میٹنگ کرنی تھی اور پرائم منسٹر نے جس لہجے میں بات کی تھی اس سے کرنل کرشن کو توقع پیدا ہو گئی تھی کہ پرائم منسٹر بلیک تھاور کو کوئی مشن سونپنے والے ہیں اس لیئے وہ بھی خاصا پرجوش دکھائی دے رہا تھا۔ وہ کمرے میں میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر اکیلا بیٹھا یہ سب سوچ رہا تھا کہ دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی کرنل کرشن ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ دروازہ پرائم منسٹر کے آنے پر ہی کھل سکتا ہے۔ دوسرے لمحے پرائم منسٹر جن کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی قدم بڑھاتے آگے آئے تو کرنل کرشن نے انہیں فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

"بیٹھو کرنل"...... پرائم منسٹر نے سر ہلا کر سیلوٹ کا جواب دیتے ہوئے کہا اور خود بھی میز کے دوسری طرف اپنے لئے مخصوص اونچی پشت والی کرسی پر بیٹھ گئے۔ ان کے بیٹھنے کے بعد کرنل کرشن بھی

مؤدبانہ انداز میں کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تمہیں یہاں اس لئے کال کیا گیا ہے کرنل کرشن کہ حکومت نے ایک انتہائی اہم ترین مشن تمہارے سپرد کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور تم نے ہر صورت میں اس مشن کو مکمل کرنا ہے"...... پرائم منسٹر نے بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... کرنل کرشن نے مختصر سا جواب دیا۔

"پاکیشیا نے کافرستانی سرحد کے قریب پہاڑی علاقے میں ایک خفیہ میزائل سیکشن بنایا ہے جسے کوڈ میں ڈبل ایم کہا جاتا ہے۔ اس میزائل سیکشن کے بارے میں اڑتی ہوئی خبریں تو مل رہی ہیں لیکن ہماری ملٹری انٹیلی جنس اور دوسری ایجنسیاں اس سلسلے میں کوئی حتمی ثبوت تلاش نہیں کر سکی تھیں۔ پھر اچانک حکومت کے ایک ایجنٹ شنکر کو اطلاع ملی کہ اسٹارم کی کسی خفیہ بین الاقوامی مجرم تنظیم بلیو کار نے اس سیکشن کا بیرونی محل وقوع اور اندرونی نظام کی تفصیلی فلم تیار کرائی ہے لیکن تیار کرانے والا ایجنٹ وہاں کی ملٹری انٹیلی جنس کے خوف سے اسے پاکیشیا میں اپنے کلب کے ایک خفیہ سیف میں چھوڑ کر اسٹارم چلا گیا ہے۔ چنانچہ شنکر نے اس آدمی جس کا نام کارسن تھا سے رابطہ کیا اور اس فلم کو خریدنے میں دلچسپی ظاہر کی تو پارسن نے تنظیم کی طرف سے اس شنکر سے کارمن میں ملاقات کی شنکر اس سلسلے میں مزید بات چیت کے لئے کافرستان آ رہا تھا کہ اس نے ایک اور پلاننگ بنائی اور بجائے کارمن سے براہ راست

کافرستان آنے کے وہ پاکیشیا پہنچ گیا اور اس نے پاکیشیا کے اس کلب کے خفیہ سیف سے وہ فلم حاصل کر لی لیکن اسے خطرہ محسوس ہوا کہ اس کی نگرانی ہو رہی ہے تو اس نے فلم چارٹرڈ طیارے کے سیکنڈ پائلٹ کے حوالے کر دی کہ وہ ایئرپورٹ پے اس سے لے لے گا لیکن شنکر جیسے ہی کافرستان ایئرپورٹ پر اترا اس فلم والی تنظیم نے اسے ہلاک کرا دیا لیکن فلم اس سے نہ مل سکی تو انہوں نے پاکیشیا کے اس چارٹرڈ طیارے کو چیک کیا اور پھر اس کے سیکنڈ پائلٹ نے بھاری رقم لے کر فلم ان کے حوالے کر دینے کی بات کی تو اسے پاکیشیا کے ایک کلب میں بلوایا گیا اور اسے بھاری رقم دے کر فلم اس تنظیم نے اس سے واپس حاصل کر لی اور پھر اس سیکنڈ پائلٹ کو بھی روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک کرا دیا گیا اور فلم واپس اسٹارم پہنچ گئی اور چونکہ اس فلم کا خریدار صرف کافرستان ہی ہو سکتا تھا اس لئے اس تنظیم نے حکومت کافرستان سے رابطہ کیا تو یہاں سے ایک سرکاری آدمی کو اسٹارم بھیجا گیا تاکہ وہ حکومت کی طرف سے ڈیل کر کے فلم لے آئے لیکن اس آدمی کو ہوٹل میں ہلاک کر دیا گیا اور اس سلسلے میں یہ اطلاعات بھی ملیں کہ اس کے پیچھے پاکیشیا سیکرٹ سروس کام کر رہی ہے ۔ چنانچہ حکومت نے براہ راست اس تنظیم کے چیف سے بات کی اور فون پر ہی ڈیل فائنل کر کے بینک کے ذریعے معاوضہ ٹرانسفر کر دیا گیا اور فلم ایکریمیا میں کافرستانی سفارت خانے میں پہنچا دی گئی جہاں سے یہ سفارتی بیگ میں کافرستان بحفاظت پہنچ گئی اور

اس سلسلے میں صدر صاحب کی خصوصی ہدایت پر یہاں ایک میٹنگ کی بات کی گئی تاکہ یہاں موجود پاکیشیائی ایجنٹوں کو یہ تاثر دیا جا سکے کہ اس میٹنگ میں اس فلم کے حصول کا لائحہ عمل طے کیا جائے گا۔ جب فلم حکومت کے پاس پہنچ گئی تو میٹنگ کینسل کر دی گئی اور فلم پریذیڈنٹ ہاؤس پہنچا دی گئی اور وہاں کے سپیشل مشین روم سے اس فلم کو یہاں جے ایس ہاؤس میں مشینی طور پر منتقل کر دیا گیا اور اصل فلم کو میں واپس لے آیا ہوں"...... پرائم منسٹر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... کرنل کرشن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میرے اور صدر کے درمیان اس معاملے میں طویل گفتگو ہوئی ہے ۔ اب ہمارے سامنے دو صورتیں ہیں ۔ ایک تو یہ کہ ہم اس فلم کی مدد سے اس میزائل سیکشن کو تباہ کر دیں اور دوسری صورت یہ کہ ہم اس وقت تک خاموش رہیں جب تک اس بات کا اطمینان نہ ہو جائے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو فلم یہاں پہنچنے کا علم نہیں ہو سکا یا وہ فلم کی واپسی کے لئے اگر یہاں آئیں تو پہلے ان کا خاتمہ کیا جائے اور پھر یہ مشن مکمل کیا جائے ۔ لیکن طویل گفتگو کے بعد یہ طے پایا ہے کہ بلیک ٹاور کو اس میزائل سیکشن کو تباہ کرنے کا مشن سونپا جائے اور اس کا علم سوائے میرے اور صدر صاحب کی ذات کے اور کسی کو نہ ہو جبکہ ہم سرکاری طور پر فلم ملٹری انٹیلی جنس کو دیں کہ وہ اسے اپنے خصوصی سٹور میں خفیہ رکھے تاکہ پاکیشیائی ایجنٹ اسے وہاں

سے حاصل نہ کر سکیں اور اس طرح لامحالہ وہ یہ سمجھیں گے کہ اصل مشن ملٹری انٹیلی جنس کو سونپا گیا ہے اور فلم بھی لازماً ان کی تحویل میں ہو گی ۔ چنانچہ ان کی تمام تر توجہ اس طرف رہے گی ۔ ملٹری انٹیلی جنس اس فلم کی حفاظت بالکل اس طرح کرے گی جیسے کرنی چاہئے ۔ لیکن سوائے میرے، صدر صاحب اور تمہارے اور کسی کو یہ علم نہ ہو گا کہ اس میزائل سیکشن کے خلاف بلیک ٹاور کام کر رہی ہے اس لئے اس تمام سلسلے کو اب تک اس انداز میں خفیہ رکھا گیا ہے کہ کسی کو سوائے میرے اور صدر صاحب کے اس بارے میں معلوم نہیں ہے" ...... پرائم منسٹر نے ایک بار پھر مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"یس سر ۔ یہ زیادہ بہتر فیصلہ ہے" ...... کرنل کرشن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اب یہ مشن تمہارے سپرد کیا جا رہا ہے ۔ تم نے ہر قیمت پر اس مشن کو مکمل کرنا ہے کیونکہ اگر یہ میزائل سیکشن تباہ نہ ہو سکا تو کافرستان کا دفاع مسلسل خطرے میں رہے گا اور اگر میزائل سیکشن تباہ ہو گیا تو نہ صرف کافرستان کا دفاع مضبوط ہو جائے گا بلکہ پاکیشیا کا دفاع بھی بریک ہو جائے گا اور کافرستان جب چاہے آسانی سے حملہ کر کے پاکیشیا کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دے گا" ...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں سر ۔ بلیک ٹاور اپنا مشن ہر قیمت پر مکمل

کرے گا" ...... کرنل کرشن نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"اوکے ۔ آؤ میرے ساتھ تاکہ میں تمہیں یہاں پہنچنے والی فلم دکھا سکوں ۔ اس کے بعد تم نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مشن مکمل کرنے کا تمام لائحہ عمل خود طے کرنا ہے ۔ ہمیں بہرحال اس مشن میں کامیابی چاہئے" ...... پرائم منسٹر نے اٹھتے ہوئے کہا تو کرنل کرشن بھی سر ہلاتا ہوا اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھو"...... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔

"معاملات انتہائی تیزی سے تبدیل ہو رہے ہیں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں عمران صاحب۔ ہم اسٹارم جانے کے بارے میں سوچتے رہ گئے اور فلم کافرستان پہنچ بھی گئی۔ انہوں نے ہمیں ڈاج دینے کے لئے سپیشل میٹنگ کا ڈھونگ رچایا اور وہ کامیاب ہو گئے"...... بلیک زیرو نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اب جبکہ یہ معلوم ہو چکا ہے کہ پریذیڈنٹ ہاؤس میں اس فلم کو چیک کیا جا چکا ہے تو اب اس فلم کی کوئی اہمیت نہیں رہی۔ اب

مسئلہ اس میزائل سیکشن کو کافرستان سے بچانا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ ایک بار اگر بچا بھی لیا جائے تو دوسری بار بھی ایسا ہو سکتا ہے۔ تیسری بار بھی ہو سکتا ہے۔ اصل بات تو انہیں معلوم ہو چکی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ یہ انتہائی اہم پوائنٹ ہے"...... عمران نے کہا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ کیا ہوا۔ خیریت"...... سرداور نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

"آپ پریشان کیوں ہو گئے ہیں۔ کیا آپ فون سے نفسیاتی طور پر خوفزدہ ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تم اس قدر سنجیدہ کیوں ہو گئے ہو کہ تم نے ڈگریاں تک نہیں دوہرائیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ملک کے لئے کوئی انتہائی پریشان کن بات سامنے آ گئی ہے"...... سرداور نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں عجیب چکر میں پھنس گیا ہوں۔ اگر ڈگریاں دوہراتا ہوں

اور ہنسی مذاق کرتا ہوں تو آپ ناراض ہو جاتے ہیں اور اگر سنجیدہ ہو
جاتا ہوں تو آپ پریشان ہو جاتے ہیں اور یہی مسئلہ سر سلطان کے
ساتھ بھی ہے۔ اب آپ خود بتائیں کہ مجھے کیا کرنا چاہئے"۔ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن بغیر کسی خاص وجہ کے تم سنجیدہ کیسے ہو سکتے ہو"۔
سرداور نے اسی طرح پریشان لہجے میں کہا۔

"فی الحال تو پریشانی کی بات ابھی دور ہے لیکن معاملات کچھ اس
ڈھب پر پہنچ گئے ہیں کہ مجھے سنجیدہ ہونا پڑ رہا ہے"...... عمران نے
جواب دیا۔

"کیا ہوا ہے۔ کیا اس میزائل سیکشن ڈبل ایم کے بارے میں
پریشانی ہے"...... سرداور نے کہا۔

"ہاں۔ اس میزائل سیکشن کے بیرونی محل وقوع اور اندرونی
نظام کے بارے میں فلم کافرستان پہنچ چکی ہے اور اب انہوں نے
لامحالہ اس میزائل سیکشن کو تباہ کرنے کی کوشش کرنی ہے"۔
عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں واقعی۔ ویسے میں نے تمہاری کال کے بعد وہاں کا
اندرونی سیکورٹی نظام مکمل طور پر تبدیل کرنے کے احکامات دے
دیئے ہیں لیکن اسے تبدیل ہونے میں کم از کم دو ہفتے تو لگ جائیں
گے"...... سرداور نے کہا۔

"کیا ایسا ممکن ہے کہ اس سیکشن کو خالی کر کے وہاں موجود تمام

مشینری اور میزائل کو خفیہ طور پر کسی اور جگہ شفٹ کر دیا جائے"۔
عمران نے کہا۔

"حفاظتی نقطہ نظر سے ہمیشہ ایسے میزائل سیکشن ڈبل بنائے
جاتے ہیں۔ دونوں مقامات پر مشینری نصب کی جاتی ہے۔ البتہ
میزائل ایک جگہ نصب کئے جاتے ہیں اور اصل مسئلہ ان میزائلوں
کی شفٹنگ ہے۔ اس میں تو ایک دو ماہ بھی لگ سکتے ہیں"۔ سرداور
نے کہا۔

"اصل مسئلہ یہی ہے کہ ہم ایک بار اس پر ہونے والے حملے
کو ناکام بنا دیں گے۔ دو بار کر دیں گے لیکن کافرستان کے پاس نہ
ایجنٹوں کی کمی ہے اور نہ ایجنسیوں کی اس لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس
کب تک اس کی حفاظت کرتی رہے گی"...... عمران نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ اس کے مقابل ایک اور کام ہو سکتا
ہے"...... سرداور نے کہا۔

"وہ کیا"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"میزائل سیکشن صرف پاکیشیا نے ہی نہیں بنائے۔ ایسے خفیہ
میزائل سیکشن کافرستان نے بھی بنائے ہوئے ہیں۔ ملٹری انٹیلی
جنس کے چیف کرنل شہباز سے میری بات ہوئی ہے۔ انہوں نے
بتایا ہے کہ ملٹری انٹیلی جنس نے کافرستان کے ایک بہت بڑے اور
اہم میزائل سیکشن کا سراغ لگایا ہے جو کافرستان کی سرحد کے اندر
معروف پہاڑی علاقے کا سٹر میں بنایا گیا ہے اور اس میزائل سیکشن پر

کافرستان کے دفاع کا بنیادی انحصار ہے۔ اگر کافرستان کو یہ دھمکی دی جائے کہ اگر انہوں نے ہمارے میزائل سیکشن پر حملہ کیا تو پھر کاسٹر میں ان کے میزائل سیکشن کو بھی تباہ کیا جا سکتا ہے"۔ سرداور نے کہا۔

"صرف دھمکی دینے سے کافرستان باز نہیں آسکتا۔ اس کے لئے باقاعدہ مشن بھجوانا پڑے گا۔ اصل مسئلہ ہمارے میزائل سیکشن کی حفاظت کا ہے۔ اس کا کیا لائحہ عمل تیار کیا جائے کہ یہ ہمیشہ کے لئے کافرستان کے حملے سے محفوظ ہو سکے"...... عمران نے کہا۔

"پھر تو ایسا ہی ہو سکتا ہے کہ ہم میزائلوں کو فوری طور پر متبادل جگہوں پر شفٹ کرانا شروع کر دیں"...... سرداور نے کہا۔

"اس اڈے پر کتنے میزائل موجود ہیں اور کس ٹائپ کے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"آٹھ میزائل ایسے ہیں جو کافرستان کے اہم سپاٹس کو نشانہ بنا سکتے ہیں اور دو میزائل شکن میزائل ہیں"...... سرداور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کافرستان نے جو سیکشن بنایا ہے اس میں یقیناً ان سے زیادہ میزائل ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں"...... سرداور نے جواب دیا۔

"تو پھر کیوں نہ حکومت پاکیشیا کی طرف سے حکومت کافرستان کو باقاعدہ بتا دیا جائے کہ ہمارے میزائل سیکشن پر حملہ ان کی طرف

سے اعلان جنگ کے مترادف سمجھا جائے گا۔ اس طرح شاید وہ رک جائیں"...... عمران نے کہا۔

"انہوں نے اسے تسلیم ہی نہیں کرنا۔ ایسی کارروائی تو خفیہ طور پر کی جاتی ہے"...... سرداور نے کہا۔

"اس میزائل سیکشن کا انچارج کون ہے"...... عمران نے کہا۔

"ڈاکٹر سلیمان تو انتظامی انچارج ہیں البتہ سیکورٹی انچارج کرنل رضا ہیں"...... سرداور نے کہا۔

"آپ ڈاکٹر سلیمان اور کرنل رضا دونوں کو میرے بارے میں بتا دیں۔ میں چیف سے بات کر کے سیکرٹ سروس کی ایک ٹیم کو وہاں بھجوا دیتا ہوں تاکہ اگر کافرستانی ایجنٹ وہاں آئیں تو ان کا خاتمہ کیا جا سکے اور چیف سے کہہ کر خود ٹیم لے کر کاسٹر میں کافرستان کا میزائل سیکشن تباہ کرنے کی کوشش کرتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"جیسے تم کہو"...... سرداور نے کہا۔

"ہمارا میزائل سیکشن کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ کافرستان کی سرحد کے قریب واشک کے انتہائی دشوار گزار پہاڑی علاقے واشک میں ہے"...... سرداور نے کہا۔

"وہاں تو ہیلی کاپٹر کے ذریعے ہی پہنچا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ملٹری انٹیلی جنس کے ہیلی کاپٹر وہاں آتے جاتے رہتے

ہیں"...... سرداور نے کہا۔

"پھر میں کرنل شہباز سے خود بات کر لوں گا۔ آپ ڈاکٹر سلیمان اور کرنل رضا کو بریف کر دیں"...... عمران نے کہا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اللہ حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"واشک تو انتہائی دشوار گزار پہاڑی علاقہ ہے۔ وہاں کافرستانی ٹیم کا پہنچنا ہی خاصا مشکل ہو گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"جہاں ملکی مفادات سامنے ہوں وہاں دشواریاں نہیں دیکھی جاتیں"...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور دوبارہ اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سرسلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو۔ سرسلطان سے بات کرائیں"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"یس سر۔ میں سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سرسلطان کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"سرسلطان۔ واشک میں موجود پاکیشیا کے خفیہ میزائل سیکشن پر کافرستانی حملے کا اندیشہ سامنے آیا ہے۔ اس سلسلے میں حفاظتی

اقدامات کے لئے میں اپنے نمائندہ خصوصی علی عمران کو وہاں بھجوانا چاہتا ہوں تاکہ وہ وہاں کی صورت حال چیک کر کے وہاں کی مجھے رپورٹ دے سکے اور ہو سکتا ہے کہ میں سیکرٹ سروس کی ٹیم کے چند ارکان کو وہاں مستقل طور پر تعینات کر دوں۔ آپ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل شہباز سے کہہ دیں کہ وہ علی عمران سے مکمل تعاون کرے۔ علی عمران پندرہ منٹ بعد ان سے خود ہی رابطہ کر لے گا"...... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر"...... سرسلطان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو عمران نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔

"کیا یہ ضروری تھا کہ آپ سرسلطان کے ذریعے کرنل شہباز کو حکم دلواتے۔ کیا وہ آپ کی براہ راست بات نہیں مانتا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ میزائل سیکشن وغیرہ ملٹری انٹیلی جنس کے دائرہ کار میں آتے ہیں اور اگر میں خود بات کرتا تو کرنل شہباز کو نہ صرف پوری تفصیل بتانا پڑتی بلکہ ممکن تھا کہ وہ ہماری وہاں موجودگی کو پسند نہ کرتا اور بحیثیت ایکسٹو میں اس سے براہ راست بات نہیں کرنا چاہتا تھا اس لئے سرسلطان کو درمیان میں ڈالا ہے میں نے۔ اب معاملات ہماری مرضی کے مطابق طے ہو جائیں گے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ وہاں خود جائیں گے یا صرف ٹیم کو بھیجیں گے"۔ بلیک

زیرو نے کہا۔

"فی الحال تو میں خود وہاں جا کر تمام حالات دیکھ کر تمہیں رپورٹ کروں گا۔ پھر تمہاری مرضی کہ تم کیا احکامات دیتے ہو"۔

"ہمارا کام تو بہرحال تمہارے احکامات کی تعمیل ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔ پھر پندرہ منٹ بعد عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ کرنل شہباز بول رہا ہوں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کرنل شہباز کی آواز سنائی دی۔

"حقیر فقیر پر تقصیر بندہ نادان علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بذبان خود بلکہ بزبان خود بول رہا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ ابھی سر سلطان کی کال آئی تھی۔ انہوں نے انتہائی سختی سے حکم دیا ہے کہ ہم آپ کے ساتھ مکمل تعاون کریں۔ یہ بتائیں کہ ہم نے کب آپ سے تعاون نہیں کیا۔ ہم تو آپ کے مداح ہیں"۔۔۔۔ کرنل شہباز نے شکوہ کرتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے کرنل صاحب۔ یہ میری تو جرأت ہی نہیں کہ میں سر سلطان کو کہہ سکوں اور آپ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف ہیں اس لئے چیف صاحبان کی نفسیات سے اچھی طرح واقف ہوں گے۔ یہ کام سیکرٹ سروس کے چیف کا ہے۔ وہ پاکیشیا کے مفادات کو خطرے میں دیکھتے ہی اس قدر سنجیدہ ہو جاتے ہیں کہ مجھے بھی جھاڑنا

شروع کر دیتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے کرنل شہباز بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ اطلاع چیف صاحب تک کیسے پہنچ گئی"۔۔۔۔ کرنل شہباز نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف صاحب کا کہنا ہے کہ وہ پاکیشیا کے ہر معاملے سے باخبر رہتے ہیں۔ ویسے میرا خیال ہے کہ یہ اطلاع انہیں سرداور نے دی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ہاں۔ انہیں میں نے رپورٹ دی تھی۔ کیونکہ وہ پاکیشیا کے ایک میزائل سیکشن کے بارے میں بے حد پریشان تھے"۔۔۔۔ کرنل شہباز نے کہا۔

"ہاں۔ اسی سلسلے میں تو آپ سے بات ہوئی ہے۔ پاکیشیا کا میزائل سیکشن واشک میں ہے۔ اس کا بیرونی محل وقوع اور اندرونی نظام کے بارے میں اسٹارم کی ایک مجرم تنظیم بلیو کاز نے فلم تیار کرائی پھر یہ فلم کافرستانی حکومت کو فروخت کر دی گئی اور اب کسی بھی لمحے وہاں کافرستانی ایجنٹوں کے حملے کا خطرہ ہو سکتا ہے۔ اس سلسلے میں چیف نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں وہاں کا دورہ کروں اور انہیں رپورٹ دوں تاکہ وہ سیکرٹ سروس کی ٹیم کے چند ارکان کو وہاں تعینات کر سکیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن وہ لوگ کب تک وہاں رہیں گے"۔۔۔۔ کرنل شہباز نے کہا۔

"جب تک چیف کا موڈ بدل نہیں جاتا"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے کرنل شہباز بے اختیار ہنس پڑا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے وہ حکم دیں"...... کرنل شہباز نے کہا۔

"آپ وہ فائل لے کر ملٹری ایئر پورٹ پر پہنچ جائیں میں وہاں پہنچ رہا ہوں۔ آپ بھی میرے ساتھ جائیں گے تاکہ آپ کے مشورے سے رپورٹ تیار کی جاسکے"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ اس اعتماد کا شکریہ۔ میں آدھے گھنٹے میں ایئر پورٹ پہنچ جاؤں گا"...... اس بار کرنل شہباز نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے اللہ حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"آپ اسے ساتھ کیوں لے جارہے ہیں"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تاکہ اگر ہمارے ساتھی وہاں رہیں تو ان کے ساتھ اچھا سلوک ہو سکے"...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران اٹھ کر چلا گیا تو بلیک زیرو اٹھا اور کچن کی طرف بڑھ گیا تاکہ اپنے لئے چائے تیار کر سکے۔ لیکن ابھی وہ کچن میں گیا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بلیک زیرو کچن سے نکل کر واپس آیا اور اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ناٹران بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ناٹران کی آواز

سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... بلیک زیرو نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"چیف۔ میں نے معلوم کر لیا ہے کہ میزائل سیکشن کی فلم کافرستانی ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل جوگندر سنگھ کو بھجوائی گئی ہے اور اسے حکم دیا گیا ہے کہ وہ اس فلم کے پیش نظر ڈبل ایم میزائل سیکشن کو تباہ کرنے کا مشن ترتیب دے"...... ناٹران نے کہا۔

"کیسے معلوم ہوا یہ سب کچھ"۔ بلیک زیرو نے سرد لہجے میں کہا۔

"پرائم منسٹر اور صدر صاحب نے پریذیڈنٹ ہاؤس میں خصوصی میٹنگ کی جس میں یہ پلان فائنل ہوا۔ بہت سی ایجنسیوں کو مشن دینے کے سلسلے میں بات ہوئی لیکن پھر صدر صاحب نے کہا کہ ملٹری انٹیلی جنس کو یہ مشن دیا جائے تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس تک بات ہی نہ پہنچے ورنہ کسی بھی دوسری ایجنسی کو مشن دیا گیا تو پھر لازماً پاکیشیا سیکرٹ سروس میدان میں اتر آئے گی سو چنانچہ پھر فیصلہ ہو گیا اور فلم ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کو پریذیڈنٹ ہاؤس میں بلا کر دے دی گئی اور ساتھ ہی ہدایات بھی"...... ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا اس فلم کی کاپی حاصل کی جاسکتی ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"میں نے آپ کو کال کرنے سے پہلے اسے حاصل کر لیا ہے کیونکہ

ملٹری انٹیلی جنس میں ہمارے خاص آدمی موجود ہیں اور ان کے چیف نے یہ فلم ہمارے ہی آدمی کو سیف میں محفوظ کرنے کے لئے دی تھی میں نے وہ کاپی سپیشل کوریئر سروس کے ذریعے بھجوا دی ہے۔ رانا ہاؤس کے ایڈریس پر"...... ناٹران نے کہا۔

"اوکے۔ بہرحال تم نے اس مشن کے سلسلے میں ہوشیار رہنا ہے۔ ایک بات اور دوسری بات یہ کہ کافرستان کے سرحدی پہاڑی علاقے کاسٹر میں کافرستان نے خفیہ میزائل سٹیشن بنایا ہوا ہے۔ اس سلسلے میں بنیادی معلومات تم نے حاصل کرنی ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یس باس۔ میں آج ہی کام شروع کر دیتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو بلیک زیرو نے بغیر کچھ کہے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے رانا ہاؤس فون کر کے جوزف سے کہہ دیا کہ کافرستان سے سپیشل کوریئر سروس کے ذریعے ایک پیکٹ رانا ہاؤس پہنچے گا اسے فوراً اور انتہائی احتیاط سے اسے پہنچا دیا جائے۔ یہ ہدایات دینے کے بعد اس نے رسیور رکھا اور ایک بار پھر اٹھا اور کچن کی طرف بڑھ گیا۔ ویسے فلم کی کاپی کے حصول اور کافرستان کی طرف سے مشن ملٹری انٹیلی جنس کے حوالے کئے جانے کی اطلاعات نے اس کا ذہنی دباؤ ختم کر دیا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ملٹری انٹیلی جنس اس قابل نہیں ہے کہ مشن کو آسانی سے مکمل کر سکے۔

کرنل کرشن اپنے آفس میں کرسی پر بیٹھا سامنے میز پر موجود نقشے پر جھکا ہوا تھا۔ یہ نقشہ اس علاقے کا تھا جہاں پاکیشیا کا میزائل سٹیشن تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نقشے میں کافرستان کی سرحد اور اس کے ارد گرد کا علاقہ بھی دکھایا گیا تھا۔ کرنل کرشن بڑے غور سے اس نقشے کو دیکھنے میں مصروف تھا کہ آفس کا دروازہ کھلا اور لمبے قد اور ورزشی جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا تو کرنل کرشن نے چونک کر اسے دیکھا۔ آنے والے نے اسے انتہائی مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"آؤ شیکھر"...... کرنل کرشن نے کرسی کی پشت سے اپنی کمر لگاتے ہوئے قدرے نرم لہجے میں کہا کیونکہ شیکھر اس کا نمبر ٹو تھا اور کرنل کرشن کے مطابق وہ انتہائی ذہین، پھرتیلا اور فعال ایجنٹ تھا۔ ایکریمیا میں جو ٹریننگ دی گئی تھی اس میں شیکھر نے پہلی پوزیشن

حاصل کی تھی اور اس کی کارکردگی کی تعریف وہاں کے اساتذہ بھی کھلے عام کرتے تھے ۔ کرنل کرشن اسے بلیک ٹاور کی ناک کہا کرتا تھا ۔ ویسے شکر غیر شادی شدہ تھا اور طویل عرصے سے وہ کافرستان کی کمانڈو تنظیم میں خدمات سرانجام دے چکا تھا۔

"باس ۔ میں نے ایک ایسے آدمی کو تلاش کر لیا ہے جو واشک کے سارے علاقے سے بہت اچھی طرح واقف ہے"...... شکر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ کون ہے وہ ۔ کیا پاکیشیائی ہے"...... کرنل کرشن نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں باس ۔ کافرستانی ہے ۔ البتہ اس کا باپ واشک سے ہجرت کر کے کافرستان آیا تھا ۔ اس آدمی کا نام گوجو ہے ۔ گوجو انتہائی پھرتیلا اور ذہین آدمی ہے ۔ یہاں کافرستان میں وہ ایک فرم میں چوکیدار ہے واشک میں وہ پیدا ہوا اور وہیں جوان ہوا تو اس کا باپ کافرستان ہجرت کر آیا اور اب بھی چونکہ اس کے قبیلے کے بے شمار افراد واشک میں رہتے ہیں اس لئے وہ اکثر واشک جاتا رہتا ہے اور وہاں کے چپے چپے سے واقف ہے"...... شکر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا اسے معلوم ہے کہ میزائل سیکشن کہاں بنایا گیا ہے"۔ کرنل کرشن نے پوچھا۔

"نو سر ۔ یہ میزائل سیکشن آبادی سے ہٹ کر بنایا گیا ہے ۔ وہاں قریب ہی ایئر فورس کا ایک اڈا بھی ہے اس لئے وہاں ہیلی کاپٹر آتے

جاتے رہتے ہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ وہاں کسی کو اس اسٹیشن کے بارے میں معلوم نہ ہو سکا تھا ۔ البتہ گوجو اسے آسانی سے ٹریس کر سکتا ہے اور یقیناً ایسے راستے بھی تلاش کر سکتا ہے کہ جہاں سے ہم کسی کی نظروں میں آئے بغیر وہاں تک پہنچ سکیں"...... شکر نے کہا۔

"تم نے وہ فلم تو دیکھی ہے جو اسٹارزم سے منگوائی گئی ہے"۔ کرنل کرشن نے کہا۔

"یس باس"...... شکر نے جواب دیا۔

"تم ایسا کرو کہ گوجو کو ساتھ لے کر وہاں کا ایک راؤنڈ لگاؤ ۔ زیادہ آدمیوں کی نسبت دو آدمی آسانی سے وہاں چھپ سکتے ہیں ۔ وہاں کی تفصیل سے چیکنگ کرو اور آنے جانے کے راستے ان میں موجود رکاوٹیں اور وہاں کی صورت حال اور پھر اسے تباہ کرنے کا پلان یہ سب کچھ تم تیار کر کے لاؤ ۔ یہ فزیبلٹی رپورٹ تیار ہو گی تو پھر پورا مشن اس قدر آسان ہو جائے گا جیسے چھری سے مکھن کاٹا جاتا ہے"...... کرنل کرشن نے کہا۔

"لیکن اس میں تو کچھ دن لگ جائیں گے باس"...... شکر نے کہا۔

"تو کیا ہوا ۔ ہمیں کوئی جلدی نہیں ہے ۔ میزائل سیکشن کہیں بھاگا تو نہیں جا رہا لیکن یہ بلیک ٹاور کا پہلا مشن ہے اس لئے اسے ہر قیمت پر کامیاب ہونا چاہئے"...... کرنل کرشن نے کہا۔

"یس باس"...... شکر نے کہا۔

" تو جاؤ اور جا کر فزیبلٹی رپورٹ تیار کراؤ اور ہاں ۔ ایک بات کا خصوصی طور پر خیال رکھنا کہ ہو سکتا ہے کہ وہاں انہوں نے خصوصی نگرانی کرا رکھی ہو اور تم ان کی نظروں میں آ جاؤ ۔ کرنل کرشن نے کہا ۔

" میں وہاں گوجو کی طرح مقامی آدمی بن کر جاؤں گا باس ۔ آپ بے فکر رہیں ۔ ایسا کچھ نہیں ہو گا اور میں لازماً کامیاب ہو کر آؤں گا " ...... شیکھر نے بڑے جذباتی سے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا ۔ اس نے کرنل کرشن کو سلام کیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے سے باہر چلا گیا تو کرنل کرشن نے نقشہ تہہ کر کے اسے واپس میز کی دراز میں رکھا اور رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

" یس باس " ...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی ۔

" پاکیشیا سے کوئی خصوصی رپورٹ آئی عمران کے بارے میں " ۔ کرنل کرشن نے کہا ۔

" یس باس ۔ لیکن تفصیلی رپورٹ نہیں دی گئی بلکہ کہا گیا ہے کہ تفصیلی رپورٹ بعد میں دی جائے گی " ...... دوسری طرف سے کہا گیا ۔

" جیسے ہی تفصیلی رپورٹ آئے مجھے کال کر دینا " ...... کرنل کرشن نے کہا ۔

" یس باس " ...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل کرشن نے رسیور رکھ دیا اور میز کی دراز سے ایک فائل نکال کر اس نے سامنے رکھی اور پھر اسے کھول کر اس پر جھک گیا ۔ تقریباً دو گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا ۔

" یس ۔ کرنل کرشن بول رہا ہوں " ...... کرنل کرشن نے تیز لہجے میں کہا ۔

" پرائم منسٹر صاحب سے بات کیجئے باس " ...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل کرشن بے اختیار چونک پڑا ۔

" یس ۔ کراؤ بات " ...... کرنل کرشن نے کہا ۔

" ہیلو " ...... چند لمحوں بعد پرائم منسٹر کی آواز سنائی دی ۔

" کرنل کرشن بول رہا ہوں سر " ...... کرنل کرشن نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا ۔

" کیا رپورٹ ہے مشن کے بارے میں " ...... پرائم منسٹر نے کہا ۔

" جناب ۔ مشن کی تیاریاں ہو رہی ہیں ۔ میرا خاص آدمی واشک میں پہنچ چکا ہے ۔ وہ مجھے ایک دو دن میں وہاں کی تفصیلی رپورٹ دے گا ۔ اس کے بعد بلیک ٹاور جا کر مشن مکمل کر لے گا " ۔ کرنل کرشن نے کہا ۔

" لیکن اگر تمہارا آدمی وہاں چیک ہو گیا تو پھر " ...... دوسری طرف سے کہا گیا ۔

"وہ وہاں کے مقامی آدمی کے روپ میں جائے گا اور وہ انتہائی تہ
آدمی ہے اس لئے آپ بے فکر رہیں۔ وہ کسی صورت بھی چیک نہ ہو
سکے گا"...... کرنل کرشن نے کہا۔
"میں نے سرکاری طور پر اصل فلم ملٹری انٹیلی جنس کے چیف
کرنل جوگندر سنگھ کے حوالے کی ہے تاکہ سرکاری طور پر وہ مشن
مکمل کرنے کی تیاریاں کرتا رہے گا اور پاکیشیائی ایجنٹ یہ سمجھتے
رہیں گے کہ مشن ملٹری انٹیلی جنس کو دیا گیا ہے جبکہ مشن بلیک
ٹاور نے مکمل کرنا ہے۔ لیکن تم نے زیادہ دیر نہیں کرنی۔ ورنہ
تمہارے بارے میں اگر بات آؤٹ ہو گئی تو پاکیشیا سیکرٹ سروس
تمہارے خلاف بھی کارروائی کر سکتی ہے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔
"آپ نے بہت اچھا کیا ہے۔ ویسے میرے آدمی وہاں عمران کی
نگرانی کر رہے ہیں تاکہ اس کے بارے میں تازہ ترین رپورٹیں ملتی
رہیں۔ اس طرح ہمیں معلوم ہوتا رہے گا کہ وہ لوگ کیا کر رہے
ہیں"...... کرنل کرشن نے کہا۔
"بہرحال اس مشن میں مجھے کامیابی چاہئے ہر قیمت پر"۔
وزیراعظم نے کہا۔
"یس سر۔ ایسا ہی ہو گا سر"...... کرنل کرشن نے اعتماد بھرے
لہجے میں کہا۔
"اوکے۔ ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہو"...... وزیراعظم نے کہا
اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل کرشن نے فون کا

رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو کرنل
کرشن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
"یس"...... کرنل کرشن نے کہا۔
"باس۔ پاکیشیا سے تھری ون تفصیلی رپورٹ دینا چاہتا ہے"۔
دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔
"کراؤ بات"...... کرنل کرشن نے کہا۔
"ہیلو سر۔ میں پاکیشیا سے تھری ون بول رہا ہوں"...... چند
لمحوں بعد ایک اور مؤدبانہ آواز سنائی دی۔
"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... کرنل کرشن نے کہا۔
"باس۔ عمران کی نگرانی آر ایس ایس پے کی جا رہی ہے۔ عمران
اپنے فلیٹ سے ایک اور بڑی عمارت میں گیا اور وہاں کافی دیر رہا۔
اس عمارت کو اندر سے چیک نہیں کیا جا سکا۔ بہرحال پھر عمران
وہاں سے نکلا اور کار میں سوار ہو کر ملٹری ایئر پورٹ گیا تو وہاں ملٹری
انٹیلی جنس کا چیف پہلے سے موجود تھا۔ پھر عمران ملٹری انٹیلی جنس
کے چیف کے ساتھ ایئر فورس کے ایک ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر
واشک کے علاقے میں ایئر فورس کے اڈے پر اترا۔ وہاں تقریباً دو
گھنٹے رہنے کے بعد وہ دونوں ہیلی کاپٹر پر واپس ملٹری ایئر پورٹ پہنچے
اور وہاں سے عمران کار لے کر واپس اپنے فلیٹ پر چلا گیا"...... تھری
ون نے کہا۔
"ملٹری ایئر پورٹ اور واشک میں تم نے کیسے نگرانی کی ہے"۔

کرنل کرشن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ملٹری ایئرپورٹ پر ہمارا ایک آدمی موجود ہے۔ اس نے رپورٹ دی ہے اور اسی نے بتایا تھا کہ ہیلی کاپٹر نے واشک ایئر فورس کے اڈے پر جانا ہے اور اس نے وہاں موجود اپنے ایک آدمی سے بات کی اس نے یہ رپورٹ دی ہے"...... تھری ون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ عمران بذات خود وہاں انتظامات چیک کرنے گیا تھا"...... کرنل کرشن نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے مختصر جواب دیا گیا۔

"وہاں ایئر فورس کے اڈے پر جو آدمی ہے اس سے براہ راست رابطہ کرو۔ وہ بے حد اہم آدمی ہے۔ وہ ہمارے لئے کام کر سکتا ہے"...... کرنل کرشن نے کہا۔

"یس سر۔ میں نے بھی یہی سوچا ہے کہ اسے بھاری معاوضہ دے کر اپنے ساتھ مستقل اٹیچ کر لیا جائے"...... تھری ون نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ نگرانی جاری رکھو"...... کرنل کرشن نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا جیسے وہ اس سارے کام سے تھک سا گیا ہو۔ چند لمحے وہ ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا رہا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور فون کے نیچے لگے ہوئے سفید رنگ کے بٹن کو پریس کر کے اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"راکشی کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"جمنا دیوی سے بات کراؤ۔ میں کرنل کرشن بول رہا ہوں"...... کرنل کرشن نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ جمنا بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مترنم نسوانی آواز سنائی دی۔

"کرنل کرشن بول رہا ہوں جمنا۔ کیا تم فارغ ہو"...... کرنل کرشن نے کہا۔

"فارغ۔ کن معنوں میں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"میں نے چند روز میں ایک انتہائی اہم مشن مکمل کرنا ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ مشن پر جانے سے پہلے میرے اعصاب پر کوئی بوجھ نہ ہو اور ایسا اسی وقت ہو سکتا ہے جب مجھے تمہاری کمپنی میسر آ جائے"...... کرنل کرشن نے بڑے عاشقانہ لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے جمنا بے اختیار مترنم آواز میں ہنس پڑی۔

"اوکے۔ میں اپنی تمام مصروفیات منسوخ کر دیتی ہوں۔ تم آ جاؤ سپیشل فلیٹ پر"...... جمنا نے کہا۔

"ٹھیک ہے ڈیئر۔ میں پہنچ رہا ہوں"...... کرنل کرشن نے

مسرت بھرے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے فیصلہ کیا تھا کہ جب تک شکر واپس نہیں آتا وہ جمنا کے ساتھ ہی وقت گزارے گا کیونکہ اس مشن کی وجہ سے اس کے اعصاب پر واقعی بے حد بوجھ تھا اور چونکہ فی الحال ایکشن میں آنے کا کوئی سکوپ نہ تھا اس لیے وہ اس انداز میں وقت گزارنا چاہتا تھا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو"۔۔۔ سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"عمران صاحب۔ وہ ابشارم والی فلم کی کاپی ناٹران نے حاصل کر کے بھجوا دی ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے میز کی دراز کھول کر ایک مائیکرو فلم نکال کر عمران کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ اس کی تو بے حد ضرورت تھی۔ کیسے ملی یہ فلم؟"۔۔۔ عمران نے فلم اٹھاتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے ناٹران سے ہونے والی تمام گفتگو دوہرا دی اور ساتھ ہی بتا دیا کہ سپیشل کوریئر سروس کے ذریعے فلم رانا ہاؤس پہنچی جہاں سے جوزف اسے یہاں پہنچا گیا تھا۔

"تم نے دیکھی ہے یہ فلم"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں ۔ دیکھی ہے ۔ لیکن میرا خیال ہے کہ اس فلم کی بنیاد پر کافرستانی ایجنٹ اصل اسٹیشن تک نہیں پہنچ سکتے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"کیوں"...... عمران نے کہا۔

"اس لئے عمران صاحب کہ اس فلم میں اسٹیشن کا داخلی دروازہ دکھایا گیا ہے اور پھر اندرونی طور پر موجود تمام سیکورٹی نظام اور میزائلوں اور ان کی تنصیبات کی تفصیلی فلم تیار کی گئی ہے ۔ بیرونی محل وقوع میں صرف ایک پہاڑی اور اس پر موجود ایئر فورس کے اڈے کو دور سے دکھایا گیا ہے اس لئے یہ تو ہو سکتا ہے کہ اس پہاڑی کی خصوصی بناوٹ کی وجہ سے یہ تو معلوم ہو جائے کہ یہ اڈا واشک میں ہے لیکن واشک تو بے حد وسیع وعریض علاقہ ہے اور پھر بنجر علاقہ ہے ۔ وہاں دور دور تک کوئی آبادی نہیں ہے اس لئے کافرستانی ملٹری انٹیلی جنس کم از کم اس فلم کے ذریعے خصوصی سپاٹ کو چیک نہیں کر سکتی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میں پہلے فلم دیکھ لوں پھر بات ہو گی"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر لیبارٹری کی طرف بڑھ گیا اور پھر اس کی واپسی کچھ دیر بعد ہوئی۔

"کیا نتیجہ نکالا ہے آپ نے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"وہی جو تم نے نکالا ہے ۔ ویسے اس ایئر فورس کے اڈے کی وجہ

سے اس کو ٹریس کیا جا سکتا تھا اس لئے میں نے وہاں جا کر ساری چیکنگ کرنے کے بعد انہیں ہدایات دے دی ہیں اور اب اڈے کی طرف والے راستے کو مکمل طور پر اور مستقل طور پر بلاک کر دیا گیا ہے ۔ اس کی بجائے متبادل راستہ کھولا گیا ہے جو اڈے سے کافی دور جا کر نکلتا ہے ۔ اس طرح اگر اڈے کو پیش نظر رکھ کر وہ لوگ وہاں پہنچیں گے تو پھر وہ راستہ ٹریس نہ کر سکیں گے ۔ اس کے ساتھ ساتھ میں نے ایئر فورس چوکی پر نگرانی کرنے والی خصوصی مشینری نصب کرنے کے احکامات دے دیئے ہیں تاکہ بلندی سے ارد گرد کے تمام علاقے کی چوبیس گھنٹے چیکنگ کی جا سکے اور اندرونی سیکورٹی نظام بھی تبدیل کر دیا گیا ہے ۔ اب اگر وہ لوگ یہاں پہنچ جائیں تب بھی یہ فلم انہیں کوئی فائدہ نہ دے گی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب ۔ مشن ملٹری انٹیلی جنس کو دیا گیا ہے اور ملٹری انٹیلی جنس اس انداز میں کام نہیں کرتی جس انداز میں سیکرٹ سروس یا دوسری ایجنسیاں کرتی ہیں اس لئے لازماً وہ لوگ ایئر فورس کے اڈے پر موجود کسی آدمی کو ساتھ ملائیں گے اور پھر اس کے ذریعے وہ اس میزائل اسٹیشن کے کسی آدمی کو اپنے ساتھ شامل کریں گے اور اس کے بعد اس آدمی کے ذریعے وہاں ایسی مشینری بھجوائی جائے گی جس سے تمام حفاظتی نظام زیرو ہو جائے اور وہ آدمی راستہ بھی کھول دے ۔ اسی طرح وہ مشن مکمل کریں گے ۔ ایسی صورت

میں کچھ بھی ہو سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ مجھے ابھی تک اس بات پر یقین نہیں آیا کہ اس قدر اہم مشن کافرستان ملٹری انٹیلی جنس کے حوالے کیا گیا ہے۔ وہاں کئی ایجنسیاں ہیں جو ان سے بہتر انداز میں مشن مکمل کر سکتی ہیں۔ کافرستانی سیکرٹ سروس ہے، سپیشل ایجنسی ہے اور بہت سی ایجنسیاں ہیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن فلم باقاعدہ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کو دی گئی ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے بغیر کوئی جواب دیئے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"رین بو کلب کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"رین بو کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"شاکر علی سے بات کرائیں۔ میں پرنس بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ شاکر علی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں شاکر علی"...... عمران نے کہا۔

"اوہ آپ۔ فرمائیے۔ آج کیسے یاد کیا ہے"...... شاکر علی نے چونک کر کہا۔

"تم نے ایک بار بتایا تھا کہ کافرستان میں تمہارا کوئی مخبری کا سیٹ اپ ہے"...... عمران نے کہا۔

"میرا براہ راست تو نہیں البتہ وہاں کی ایک پارٹی کا ہے۔ اس کے ذریعے کام ہو سکتا ہے"...... شاکر علی نے جواب دیا۔

"کیا وہ اپنے ملک کی سرکاری ایجنسیوں کے خلاف کام کریں گے"...... عمران نے کہا۔

"وہ دولت کے پجاری ہیں عمران صاحب۔ دولت لے کر تو وہ اپنے سگے باپ کے خلاف بھی کام کرنے پر تیار ہو جائیں گے"۔ شاکر علی نے کہا۔

"کافرستان کے نو منتخب وزیراعظم کی سپیشل سیکرٹری کے ساتھ معاملات طے ہو سکتے ہیں یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"کس قسم کے معاملات"...... شاکر علی نے چونک کر پوچھا۔

"پاکیشیا کے خلاف ایک اہم مشن کافرستان کے نو منتخب وزیراعظم نے شروع کرایا ہوا ہے اور یہ مشن جس کا تعلق پاکیشیا کے میزائل اسٹیشن سے ہے۔ یہ مشن ملٹری انٹیلی جنس کو دیا گیا ہے

"جبکہ وہاں اس سے بہتر کام کرنے والی ایجنسیاں بھی موجود ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ایسا صرف ہمیں ڈاج دینے کے لئے کیا جا رہا ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اصل حالات سامنے آ سکیں اور ان باتوں کا علم صرف سپیشل سیکرٹری کو ہی ہو سکتا ہے کیونکہ وہ وزیراعظم کی ہر کال سنتی ہے اور ہر معاملے میں شامل رہتی ہے اس لئے ظاہر ہے ہر وزیراعظم اپنی انتہائی بااعتماد سیکرٹری کو ہی ساتھ رکھتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"آپ کس نمبر سے بات کر رہے ہیں"..... شاکر علی نے کہا۔

"میں تمہیں خود کال کروں گا"..... عمران نے کہا۔

"آپ کتنا معاوضہ دے سکتے ہیں۔ کوئی حد بتا دیں"..... شاکر علی نے کہا۔

"معاوضے کی بات چھوڑو۔ معلومات حتمی ہونی چاہئیں ورنہ معاوضے کی غرض سے غلط معلومات بھی مہیا کر دی جاتی ہیں جس سے معاملات مزید الجھ جاتے ہیں"..... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ پرائم منسٹر ہاؤس میں ایک آدمی ایسا ہے جو میرا خاص آدمی ہے۔ وہ اس پارٹی کا آدمی ہے جس پارٹی کے وزیراعظم ہیں۔ وہ وزیراعظم کی ناک کا بال سمجھا جاتا ہے اور مستقل طور پر پرائم منسٹر ہاؤس میں رہتا ہے۔ وہ بھی لمبی رقمیں کمانے کا عادی ہے اس لئے میں اس سے بات کرتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ بھاری معاوضے پر کام ہو جائے گا"..... شاکر علی نے کہا۔

"کتنی دیر لگے گی"..... عمران نے کہا۔

"آپ ایک گھنٹے بعد فون کر لیں"..... شاکر علی نے کہا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"یہ شاکر علی کون ہے۔ آپ نے پہلی بار اس سے رابطہ کیا ہے"..... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ یہ کافرستان سے یہاں دو سال پہلے شفٹ ہوا ہے۔ وہاں پر اس کا کلب تھا۔ یہ آدمی فطری طور پر کسی کے نیچے دب کر رہنے والا نہیں ہے اس لئے اس کا جھگڑا وہاں کے کسی سینڈیکیٹ سے ہو گیا۔ سینڈیکیٹ طاقتور تھا۔ ان نے اس کا کلب بموں سے اڑا دیا اور اس کے بچوں اور بیوی کو بھی ہلاک کر دیا جس پر یہ مستقل پاکیشیا شفٹ ہو گیا۔ یہاں اس نے رین بو کلب کھولا ہے۔ میری ایک بار سوپر فیاض کے ساتھ اس سے ملاقات ہوئی تو مجھے یہ آدمی بااعتماد لگا۔ میری اس سے بات چیت ہوئی تو اس نے کہا کہ اس کا سیٹ اپ اب بھی کافرستان میں ہے اس لئے مجھے اچانک ہی اس کا خیال آ گیا"..... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تو آپ اس بات پر مشکوک ہیں کہ یہ مشن ملٹری انٹیلی جنس کو صرف ظاہری طور پر دیا گیا ہے"..... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ یہ بات میرے حلق سے نہیں اترتی کہ انتہائی بھاری قیمت دے کر جو فلم انہوں نے بلیو کاز سے اس انداز میں خریدی ہے

اسے ملٹری انٹیلی جنس کے حوالے کر کے وہ اطمینان سے بیٹھ جائیں لازماً اس میں کہیں نہ کہیں کوئی مسئلہ ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے جواب دینے کی بجائے صرف ہونٹ بھینچ لئے۔ پھر ایک گھنٹہ گزرنے کے بعد عمران نے فون اٹھایا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"رین بو کلب"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"شاکر علی سے بات کرائیں۔ میں پرنس بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ شاکر علی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد شاکر علی کی آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے شاکر علی۔ میں علی عمران بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ اس آدمی سے بات ہو گئی ہے۔ اس کو خود تو اس بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے لیکن وزیراعظم کی سپیشل سیکرٹری ریتا اس کی دوست ہے اور اس نے ہی اس کی اپوائنٹمنٹ کرائی ہے۔ اس نے ریتا اور اپنے لئے پچاس لاکھ روپے طلب کئے ہیں"...... شاکر علی نے کہا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ معلومات حتمی ہوں گی"...... عمران نے کہا۔

"میں کوئی گارنٹی تو نہیں دے سکتا عمران صاحب۔ ویسے ایسے لوگوں کو علم ہوتا ہے کہ جو لوگ اس قدر معاوضہ دے سکتے ہیں وہ غلط معلومات پر گولی بھی مار سکتے ہیں اس لئے میرا خیال ہے کہ وہ معلومات حتمی ہی مہیا کرے گا"...... شاکر علی نے کہا۔

"گڈ شو۔ تمہاری بات واقعی معقول ہے۔ اوکے۔ تم اسے اپنی طرف سے معاوضے کی گارنٹی دے دو اور اپنے بینک اکاؤنٹ اور بینک کے بارے میں مجھے بتا دو۔ رقم تمہارے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر ہو جائے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو شاکر علی نے اکاؤنٹ اور بینک کے بارے میں بتا دیا۔

"اب کب تک یہ معلومات مل جائیں گی"...... عمران نے کہا۔

"دو تین گھنٹے لگ جائیں گے کیونکہ پہلے وہ آدمی ریتا سے معلومات حاصل کرے گا پھر وہ پرائم منسٹر ہاؤس سے باہر آکر کسی محفوظ فون سے مجھے فون کر کے معلومات مہیا کرے گا"...... شاکر علی نے کہا۔

"اوکے۔ میں تین گھنٹے بعد تمہیں دوبارہ فون کر لوں گا"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس کے اکاؤنٹ میں رقم بھجوا دو۔ شاید کوئی کام کی بات سامنے آجائے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تین گھنٹے انہیں ادھر ادھر کی باتیں کر کے گزارنا پڑے۔ تین گھنٹے بعد عمران نے ایک بار پھر شاکر علی سے رابطہ کیا۔

"شاکر علی بول رہا ہوں"...... شاکر علی کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ کچھ پتہ چلا ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا آپ میرے کلب آ سکتے ہیں۔ میں وہ معلومات فون پر مہیا نہیں کر سکتا"...... شاکر علی نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ میں آ رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"کوئی خاص بات ہو گئی ہے شاید"...... بلیک زیرو نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لگتا تو ایسے ہی ہے۔ اب دیکھو کیا نکلتا ہے پہاڑ کھودنے سے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

روزی راسکل نے اپنی کار جیسے ہی رین بو کلب کی پارکنگ میں روکی اس کی نظر سائیڈ پر کھڑی ہوئی سپورٹس کار پر پڑی تو وہ بے اختیار چونک پڑی کیونکہ وہ اس کار کو اچھی طرح پہچانتی تھی کہ یہ ٹائیگر کے استاد علی عمران کی کار ہے۔

"یہ ٹائیگر کا استاد اس چھوٹے سے کلب میں کیوں آیا ہے"۔ روزی راسکل نے کار سے اترتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ وہ خود اس کلب میں کام کرنے والے ایک آدمی سے ملنے آئی تھی کیونکہ وہ آدمی جس کا نام جیگر تھا کلب کے انتظامات میں بے حد ماہر تھا اور اسے چونکہ اپنے کلب ریڈ سی میں انتظامات کے سلسلے میں اکثر شکایات ملتی رہتی تھیں اس لئے رین بو کلب کے سامنے سے گزرتے ہوئے اسے اچانک خیال آیا کہ وہ جیگر سے مل لے سچنانچہ وہ کار موڑ کر ادھر آ گئی لیکن عمران کی کار دیکھ کر اس کے ذہن میں مختلف خیالات آنے لگے تھے۔

پھر ایک خیال آتے ہی وہ چونک پڑی ۔ اسے خیال آیا تھا کہ اس غیر اہم اور چھوٹے سے کلب میں لازماً ٹائیگر کا استاد اپنی کسی دوست لڑکی کے ساتھ آیا ہو گا اور یہ خیال آتے ہی اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ چیکنگ کرے گی تاکہ ٹائیگر کو بتا سکے کہ وہ جو اپنے استاد کے کردار کی تعریفیں کرتا رہتا ہے وہ کس ٹائپ کا آدمی ہے ۔ چنانچہ وہ تیز تیز قدم اٹھاتی کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گئی ۔ کلب کا ہال آدھے سے زیادہ خالی تھا ۔ البتہ کلب میں موجود افراد امیر طبقے سے متعلق تھے ۔ روزی راسکل کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئی ۔ جہاں دو آدمی موجود تھے ۔

" جیگر کہاں ہے " ...... روزی راسکل نے ایک آدمی سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" وہ اپنے آفس میں ہیں میڈم " ...... اس آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا ۔

" کہاں ہے اس کا آفس " ...... روزی راسکل نے پوچھا ۔

" دائیں ہاتھ پر موجود راہداری کے آخر میں میڈم " ...... کاؤنٹر مین نے مؤدبانہ لہجے میں کہا ۔

" علی عمران کو جانتے ہو " ...... روزی راسکل نے کہا ۔

" یس میڈم ۔ وہ سپرنٹنڈنٹ فیاض کے دوست ہیں " ...... کاؤنٹر مین نے جواب دیا ۔

" وہ کہاں ہے اس وقت ۔ ہال میں تو نظر نہیں آ رہا جبکہ اس کی

کار پارکنگ میں موجود ہے " ...... روزی راسکل نے کہا ۔

" وہ جنرل مینجر شاکر علی صاحب کے آفس میں ہیں میڈم " ۔ کاؤنٹر مین نے جواب دیا ۔

" وہ آفس کہاں ہے " ...... روزی راسکل نے پوچھا ۔

" اس راہداری میں پہلے ان کا آفس ہے اس کے بعد باس جیگر کا آفس ہے " ...... کاؤنٹر مین نے جواب دیا تو روزی راسکل سر ہلاتی ہوئی راہداری کی طرف بڑھ گئی ۔ راہداری کے آغاز میں شاکر علی کے آفس کا دروازہ تھا لیکن باہر کوئی چوکیدار موجود نہ تھا ۔ روزی راسکل کو معلوم تھا کہ عمران اندر موجود ہو گا اس لئے وہ آگے بڑھی اور اس نے دروازہ پر ہاتھ رکھا تاکہ اسے دبا کر کھولے لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑی کیونکہ دروازہ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا اور اندر سے عمران کی آواز سنائی دے رہی تھی ۔ وہ شاید فون پر کسی سے بات کر رہا تھا لیکن روزی راسکل اس لئے چونکی تھی کہ اس کے کان میں راکشی کلب اور جمنا دیوی کے نام پڑے تھے اور وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ راکشی کلب کافرستان کا کلب ہے اور جمنا دیوی اس کلب کی مالکہ اور مینجر ہے اور وہ انتہائی خوبصورت مقامی لڑکی ہے ۔ روزی راسکل بھی چونکہ کلب لائن سے متعلق تھی اس لئے وہ کافرستان آتی جاتی رہتی تھی اور وہ راکشی کلب بھی بے شمار بار جا چکی تھی اور جمنا دیوی تو اس کی خاصی بے تکلف دوست تھی ۔ اب جب اس نے راکشی کلب اور جمنا دیوی کے نام عمران کی زبان سے سنے تو وہ بے

اختیار چونک پڑی ۔ وہ چند لمحے کھڑی سوچتی رہی پھر وہ ایک جھٹکے
سے واپس مڑی اور تیزی سے ہال میں آکر بیرونی گیٹ کی طرف بڑھتی
چلی گئی ۔ کلب سے باہر پبلک فون بوتھ موجود تھے ۔ وہ تیزی سے
ایک فون بوتھ کی طرف بڑھ گئی ۔ فون بوتھ پر انٹرنیشنل کے الفاظ
نمایاں طور پر پینٹ کئے گئے تھے ۔ بوتھ خالی تھا ۔ اس نے دروازہ
کھولا اور اندر داخل ہو گئی ۔ پھر اس نے جیکٹ کی جیب سے کارڈ نکال
کر فون پیس کے مخصوص خانے میں ڈال کر جب اسے دبایا تو فون پر
سبز رنگ کا بلب جل اٹھا تو روزی راسکل نے رسیور اٹھایا اور نمبر
پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

" راکشی کلب " ...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی
دی ۔

" پاکیشیا سے روزی راسکل بول رہی ہوں ۔ جمنا دیوی سے بات
کراؤ " ...... روزی راسکل نے کہا ۔

" میڈم جمنا دیوی اپنے سپیشل فلیٹ پر گئی ہیں اور اب شاید وہ
چار روز تک وہیں رہیں " ...... دوسری طرف سے کہا گیا ۔

" کیا کوئی خاص شکار ہاتھ آگیا ہے ان کے " ...... روزی راسکل
نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔

" میں کیا کہہ سکتی ہوں میڈم " ...... دوسری طرف سے کہا گیا تو
روزی راسکل نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر
نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے کیونکہ وہ کئی بار جمنا دیوی کے ساتھ

اس فلیٹ پر گئی ہوئی تھی کیونکہ جمنا دیوی نے جب بھی کسی سے
کوئی خاص اور خفیہ بات کرنی ہوتی وہ اس فلیٹ پر ہی کیا کرتی تھی
اس لئے اسے اس فلیٹ کا خصوصی نمبر معلوم تھا ۔ کافی دیر دوسری
طرف گھنٹی بجتی رہی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا ۔

" یس " ...... بڑے محتاط لہجے میں کہا گیا لیکن آواز اور لہجے سے ہی
روزی راسکل پہچان گئی کہ بولنے والی جمنا ہے ۔

" روزی راسکل بول رہی ہوں پاکیشیا سے ۔ میں نے تمہارے
کلب فون کیا لیکن وہاں سے پتہ چلا کہ تم خاص شکار کے ساتھ
سپیشل فلیٹ پر ہو ۔ کون ہے یہ بد قسمت شکار " ...... روزی راسکل
نے کہا تو دوسری طرف سے جمنا دیوی کے ہنسنے کی مترنم آواز سنائی
دی ۔

" تم نے کیسے فون کیا ہے ۔ کوئی خاص بات " ...... جمنا دیوی
نے اس کی بات کو سرے سے ہی گول کرتے ہوئے کہا ۔

" میں چند روز میں کافرستان آرہی ہوں اس لئے فون کیا تھا " ۔
روزی راسکل نے کہا ۔

" ضرور آؤ ۔ مجھے اطلاع دینا میں ایئرپورٹ پر تمہارا استقبال
کروں گی " ...... جمنا دیوی نے کہا ۔

" لیکن تم تو مصروف ہو پھر " ...... روزی راسکل نے کہا ۔

" تم دو چار روز بعد کی بات کر رہی ہو ۔ تب تک میں فارغ ہو
جاؤں گی اور کوئی خاص بات نہیں ۔ میرا ایک فاسٹ فرینڈ مہمان آیا

ہوا ہے اور تم بھی اسے جانتی ہو"...... جمنا دیوی نے کہا۔

"فاسٹ فرینڈ اوہ۔ کمانڈو سیکشن والا کرنل کرشن تو نہیں"۔ روزی راسکل نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ وہی ہے۔ تم ضرور آؤ لیکن آنے سے پہلے مجھے فون ضرور کر لینا"...... جمنا دیوی نے کہا۔

"اوکے۔ گڈ بائی"...... روزی راسکل نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ وہ کئی بار جمنا دیوی کے ساتھ کرنل کرشن سے بھی مل چکی تھی۔ کرنل کرشن نے اسے بتایا تھا کہ وہ ملٹری کے کمانڈو سیکشن میں کام کرتا ہے اور جمنا دیوی کی اس سے گہری دوستی تھی اس لئے وہ اسے فاسٹ فرینڈ کہا کرتی تھی۔ روزی راسکل نے فون پیس میں سے کارڈ نکالا اور فون بوتھ سے باہر آ گئی اور پھر واپس کلب میں جانے کی بجائے وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی اپنی کار کی طرف بڑھ گئی کیونکہ کار میں موجود خصوصی ٹرانسمیٹر سے وہ اب ٹائیگر کو کال کرنا چاہتی تھی تاکہ اس سے معلوم کر سکے کہ اس کا استاد راکشی کلب اور جمنا دیوی کے بارے میں کیوں بات کر رہا تھا۔ جمنا دیوی اس کی گہری دوست تھی اور اسے معلوم تھا کہ عمران بین الاقوامی سطح پر بطور سیکرٹ ایجنٹ کام کرتا ہے اس لئے اس کے منہ سے راکشی کلب اور جمنا دیوی کا نام سن کر اسے ذہنی طور پر تشویش سی پیدا ہو گئی تھی۔ کار کا دروازہ کھول کر وہ اندر بیٹھی اور اس نے ڈیش بورڈ کھول کر اندر موجود ایک جدید ساخت کا چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر ٹائیگر کی

مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ روزی راسکل کالنگ۔ اوور"...... روزی راسکل نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ ٹائیگر اٹنڈنگ یو۔ کیوں کال کی ہے۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹائیگر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"چیخ کیوں رہے ہو۔ کال ہی کی ہے تمہیں گولی تو نہیں ماری۔ اوور"...... روزی راسکل نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔ اسے واقعی ٹائیگر کے لہجے پر یکلخت غصہ آ گیا تھا۔

"تم نے سوائے فضول باتوں کے اور کیا کہنا ہے اور میں فارغ نہیں ہوں۔ اوور"...... ٹائیگر نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو میں فضول باتیں کرتی ہوں۔ کیوں۔ یہ تم کہہ رہے ہو۔ کاش مجھے تمہارے استاد کا خیال نہ ہوتا تو اب تک تمہاری لاش گدھ کے کیڑے کھا کر ہضم کر چکے ہوتے اور اب بھی میں تمہارے استاد کی وجہ سے تمہیں کال کر رہی ہوں۔ وہ بے چارہ دو ٹکے کے آدمیوں سے معلومات حاصل کرتا پھر رہا ہے جبکہ اگر میں چاہوں تو تمہارے استاد کو ہاتھ پکڑ کر وہاں پہنچا دوں جہاں وہ جانے کے لئے ٹھوکریں کھاتا پھر رہا ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ میں فضول بکواس کرتی ہوں اور سنو۔ اب میری طرف رخ بھی نہ کرنا۔ میری طرف سے تم بھی جہنم میں جاؤ اور تمہارا استاد بھی۔ اوور اینڈ آل"...... روزی راسکل

نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"جہنم میں جائے یہ بھی اور اس کا استاد بھی۔ نانسنس۔ نجانے اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہیں"...... روزی راسکل نے ٹرانسمیٹر ڈیش بورڈ میں ڈالتے ہوئے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ ٹرانسمیٹر رکھتی ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی۔

"یہ ٹائیگر ہی ہو گا۔ میں نہیں سنتی اس کی کال۔ نانسنس۔ کہتا ہے میں فضول بکواس کرتی ہوں۔ میں روزی راسکل"...... روزی راسکل نے ایک بار پھر غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن اس نے ڈیش بورڈ بند نہ کیا تھا۔ ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز مسلسل سنائی دے رہی تھی۔ چند لمحے بعد روزی راسکل نے ایک جھٹکے سے ٹرانسمیٹر باہر نکالا اور پھر اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ٹائیگر کالنگ۔ اوور"...... ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"اب کیا ہے۔ کیوں کال کی ہے۔ میں تو تمہارے نزدیک فضول بکواس کرتی ہوں۔ پھر مجھے کیوں کال کی ہے۔ اوور"۔ روزی راسکل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم نے عمران صاحب کے بارے میں گھٹیا الفاظ استعمال کر کے اپنی موت کو یقینی بنا لیا ہے روزی راسکل۔ تم جیسی دو ٹکے کی عورتیں تو عمران صاحب سے بات کرنے کی خواہش میں ہی مر جاتی

ہیں اور تم نے اپنے آپ کو کیا سمجھ لیا ہے۔ مجھے بتاؤ کہاں ہو تم تاکہ میں آ کر تمہاری دو گز کی زبان کو حلق سے باہر کھینچ کر تمہیں بتاؤں کہ بڑے آدمیوں کے بارے میں کیسے بات کی جاتی ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے ٹائیگر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ وہ واقعی بے حد غصے سے بول رہا تھا۔

"اب لگی ہیں ناں مرچیں۔ اب پتہ چلا ہے کہ دوسرے بھی تم سے کم نہیں ہیں۔ ہونہہ۔ بڑے لوگ۔ میں نے بہت دیکھے ہیں تمہارے اور تمہارے استاد جیسے بڑے لوگ اور سنو۔ اب تم اپنی جان کی فکر کرو۔ اب میں لازماً تمہیں گولی مار دوں گی۔ میرا نام روزی راسکل ہے سمجھے۔ اب تک تم اس لئے زندہ ہو کہ میں نے تمہیں زندہ چھوڑا ہوا ہے لیکن اب ایسا نہیں ہو گا۔ تم دوسروں کے لئے ٹائیگر ہو گے میرے لئے تم ایک چوہے سے بھی کم حیثیت رکھتے ہو۔ خبردار اب اگر مجھے کال کی۔ اوور اینڈ آل"...... روزی راسکل نے آخر میں چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس ڈیش بورڈ میں پھینک دیا۔

"کیا پارکنگ بوائے سے تم نے لڑنے کا بھی ٹوکن لیا ہوا ہے یا نہیں"...... اچانک اسے سائیڈ سے عمران کی آواز سنائی دی تو روزی راسکل بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے ذہن میں بھی نہ تھا کہ سائیڈ دروازہ کھلا ہوا ہے اور چونکہ اس نے دروازہ بند نہ کیا تھا اس لئے عمران اس کے قریب کھڑا تھا۔

"تم۔ تم۔ کیا مطلب۔ تمہارے پاؤں ربڑ کے ہیں"...... روزی راسکل نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ نجانے کیا بات تھی کہ عمران کے اس طرح اچانک سامنے آنے پر وہ ذہنی طور پر بوکھلا گئی تھی۔ عمران اس کی بات سن کر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ اس کے ساتھ ہی وہ آگے بڑھا اور پھر کار کی دوسری سائیڈ سے آکر اس نے کار کا دروازہ کھولا اور سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"مجھے تمہاری آہٹ تک محسوس نہیں ہوئی۔ کب آئے تھے تم"...... روزی راسکل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم ٹائیگر سے لڑنے میں مصروف تھی۔ لیکن یہ لڑائی تم ٹرانسمیٹر پر کیوں لڑ رہی تھی۔ خود جا کر دو چار ہاتھ دکھا دینے تھے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو روزی راسکل بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"وہ ہے تو اسی قابل لیکن بہرحال چھوڑو"...... روزی راسکل نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ مزید کوئی بات کرتی اچانک عمران کی جیب میں موجود ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو عمران کے ساتھ ساتھ روزی راسکل بھی چونک پڑی۔ عمران نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ٹائیگر کالنگ۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ علی عمران اٹنڈنگ یو۔ کیوں کال کی ہے۔ اوور"۔

عمران نے کہا۔

"آپ کہاں موجود ہیں باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا گیا۔

"روزی راسکل کی کار میں۔ کیوں۔ اوور"...... عمران نے روزی راسکل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"روزی راسکل کی کار میں۔ مگر ابھی اس نے مجھے کال کر کے کہا ہے کہ آپ کسی گھٹیا سے کلب میں جا کر معلومات حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں اس وقت رین بو کلب کی پارکنگ میں موجود ہوں میں یہاں مینجر شاکر علی سے ملنے آیا تھا۔ واپسی پر جب میں پارکنگ میں پہنچا تو میں نے روزی راسکل کی آواز سنی۔ روزی راسکل کار میں بیٹھی ٹرانسمیٹر پر تم سے لڑنے میں مصروف تھی۔ چنانچہ میں اس کی کار میں بیٹھ گیا تاکہ اسے درست انداز میں لڑنے کے طریقے سکھا سکوں اور یہ بات بھی درست ہے کہ میں یہاں معلومات حاصل کرنے آیا تھا۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"آپ وہیں رکیں۔ میں آ رہا ہوں باس۔ اب اس روزی راسکل کو واقعی سبق سکھانا پڑے گا۔ اب اس نے گھٹیا انداز میں آپ کے بارے میں باتیں کرنی شروع کر دی ہیں۔ اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تو تم مجھے اس لئے روکنا چاہتے ہو تاکہ میں تمہاری لڑائی کا چشم

دید گواہ بن سکوں ۔ روزی راسکل بہت کھلے دل کی مالک ہے اور ایسے دل نایاب ہوتے ہیں ۔ ان میں منافقت نہیں ہوتی ۔ مجھے ۔ اس لئے روزی راسکل سے تمہاری لڑائی مجھے پسند نہیں ہے اور تمہیں یہاں آنے کی ضرورت نہیں ۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے جیب میں ڈال لیا۔

"تمہارا شکریہ ۔ تم نے مجھے کھلے دل کا کہا ہے اور میں واقعی ایسی ہی ہوں اور یہ بات اپنے شاگرد کو بھی سمجھا دینا ۔ ویسے تم نے اچھا کیا کہ اسے یہاں آنے سے منع کر دیا ورنہ اس کی لاش ہی یہاں سے جاتی"...... روزی راسکل نے کہا۔

"بالکل سمجھا دوں گا ۔ لیکن تم نے یہ بات کیسے ٹائیگر کو کہہ دی کہ میں معلومات حاصل کرنے کے لئے یہاں آیا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ روزی راسکل کچھ نہیں جانتی ۔ مجھے معلوم ہے کہ تم کافرستان کے راکشی کلب اور اس کی مالکہ جمنا دیوی کے بارے میں معلومات اس شاکر علی سے لینے گئے تھے ۔ تم مجھے کہتے میں تمہارا ہاتھ پکڑ کر تمہیں وہاں پہنچا دیتی"...... روزی راسکل نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"تمہارا ارادہ مجھے ٹائیگر کے ہاتھوں مروانے کا ہے ۔ کیوں"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر کے ہاتھوں ۔ کیا مطلب ۔ یہ تم اچھی بھلی باتیں کرتے

کرتے کیوں الٹی ہوئی باتیں شروع کر دیتے ہو"...... روزی راسکل نے چونک کر کہا۔

"ابھی تم نے خود کہا ہے کہ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے جمنا دیوی کے پاس پہنچا دو گی ۔ تو تمہارا کیا خیال ہے کہ تم ٹائیگر کی بجائے میرا ہاتھ پکڑو گی تو کیا ٹائیگر مجھے گولی نہ مار دے گا"...... عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"اوہ ۔ وہ کٹھور آدمی ۔ اس کی بات کر رہے ہو اور میں نے تو محاورتاً بات کی تھی لیکن کیا واقعی ٹائیگر ایسا کر سکتا ہے ۔ کیا واقعی ۔ تم اس کے استاد ہو ۔ اس کے باوجود بھی ۔ کیا واقعی"...... روزی راسکل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم اس کے سامنے میرا ہاتھ پکڑ کر تو دیکھو ۔ مجھے خودکشی نہیں کرنی پڑے گی"...... عمران نے کہا تو روزی راسکل بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"بہرحال ٹھیک ہے ۔ تم نے اچھا کیا مجھے بتا دیا کہ ٹائیگر میرے بارے میں ایسے جذبات رکھتا ہے ورنہ میں واقعی فیصلہ کر چکی تھی کہ اسے گولی مار دوں گی"...... روزی راسکل نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔

"لیکن یہ بات تو تمہیں میرے بتائے بغیر بھی معلوم ہونی چاہئے تھی"...... عمران نے کہا۔

"بغیر بتائے ۔ کیا مطلب"...... روزی راسکل نے چونک کر کہا۔

"لگتا ہے تم نے علوم نجوم سیکھ لیا ہے کہ کار میں بیٹھ کر حساب لگایا اور تمہیں پتہ چل گیا کہ میں رین بو کلب میں شاکر علی سے ملنے آیا تھا اور میں اس سے زاکشی کلب اور اس کی مالک جمنا دیوی کے بارے میں پوچھ رہا ہوں"...... عمران نے کہا تو روزی راسکل بے اختیار ہنس پڑی اور پھر اس نے خود ہی یہاں آنے، عمران کی کار دیکھنے اور تھوڑے سے کھلے دروازے سے عمران کی آواز سننے اور پھر انٹرنیشنل پبلک فون بوتھ سے جمنا دیوی کو کال کرنے تک کی تفصیل بتا دی۔

"یہ فاسٹ فرینڈ کون ہے"...... عمران نے کہا کیونکہ روزی راسکل نے اسے بتایا تھا کہ جمنا دیوی اپنے فاسٹ فرینڈ کے ساتھ سپیشل فلیٹ پر موجود تھی۔

"یہ کافرستان کے ملٹری کمانڈو سیکشن کا کرنل کرشن ہے اور میں بھی اس سے کئی بار مل چکی ہوں"...... روزی راسکل نے کہا۔

"اور یہ سپیشل فلیٹ کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا تو روزی راسکل نے تفصیل بتا دی۔

"جبکہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہ کرنل کرشن کسی بلیک ٹاور نامی سرکاری ایجنسی کا چیف ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہو گا۔ مجھے تو اس نے یہی بتایا تھا کہ وہ کمانڈو سیکشن میں کام کرتا ہے"...... روزی راسکل نے کہا۔

"تم اس سے کبھی ملی ہو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ کئی بار۔ کیوں"...... روزی راسکل نے کہا۔

"کیا وہ بے حد وجیہہ اور خوبصورت ہے جو جمنا دیوی اسے فاسٹ فرینڈ کہنے پر مجبور ہو گئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ وہ کہاں سے خوبصورت ہو گیا۔ البتہ اس کا قدوقامت ٹائیگر جیسا ہے ورنہ حلیئے کے لحاظ سے تو وہ ٹائیگر کا پاسنگ بھی نہیں"...... روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کرنل کرشن کا حلیہ تفصیل سے بتانا شروع کر دیا۔

"چلو۔ یہ اچھا ہوا کہ وہ ٹائیگر جیسا نہیں ہے ورنہ بے چارہ ٹائیگر خواہ مخواہ آہیں بھرتا رہ جاتا۔ او کے۔ اب مجھے اجازت دو میں ٹائیگر کو سمجھا دوں گا کہ تم بے حد اچھی خاتون ہو"...... عمران نے کہا اور کار کا دروازہ کھول کر اتر گیا۔

"ایسا ہے تو میں تمہاری وجہ سے اسے معاف کر رہی ہوں۔ تم اسے اچھی طرح سمجھا دینا۔ اب اگر وہ مجھ سے لڑا تو پھر اس کی روح بھی صدیوں تک تڑپتی رہے گی"...... روزی راسکل نے اونچی آواز میں کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا اپنی کار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"کچھ معلوم ہوا شاکر علی سے عمران صاحب"...... عمران کے دانش منزل پہنچ کر کرسی پر بیٹھتے ہی بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں ۔ بہت کچھ معلوم ہوا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ناٹران بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"تم نے اب کام میں غفلت برتنی شروع کر دی ہے اور تم جانتے ہو اس کا انجام کیا ہو سکتا ہے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"سوری سر ۔ انجانے میں کوئی غفلت ہو گئی ہو گی ۔ آئندہ ایسے نہیں ہو گا"...... ناٹران نے جواب دیا۔

"گڈ ۔ تمہارے اس جواب نے مجھے بتا دیا ہے کہ تمہارے اندر کام کرنے کی حس ختم نہیں ہوئی لیکن اسے میری طرف سے لاسٹ وارننگ سمجھنا"...... عمران نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"تھینک یو سر ۔ آئندہ آپ کو شکایت نہ ہو گی"...... ناٹران نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"تم کافرستان میں رہتے ہوئے اس بات سے بے خبر ہو کہ حکومت نے ایک نئی ایجنسی بلیک ٹاور بنائی ہے جس کا چیف کرنل کرشن ہے اور پاکیشیا کے میزائل اسٹیشن کو تباہ کرنے کا مشن پرائم منسٹر نے بلیک ٹاور کو دیا ہے جبکہ ہمیں ڈاج دینے کے لئے ملٹری انٹیلی جنس کو سامنے لایا جا رہا ہے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... ناٹران نے گو مختصر سا جواب دیا تھا لیکن اس کے لہجے میں حیرت کی جھلک نمایاں تھی۔

"عمران نے اس بات کا سراغ لگایا ہے اور اس نے جو رپورٹ دی ہے اس کے مطابق کرنل کرشن کا قد و قامت عمران کے شاگرد، ٹائیگر جیسا ہے اس لئے میں نے پلاننگ کی ہے کہ ٹائیگر کو فوری طور پر کافرستان بھجا جائے تاکہ کرنل کرشن جو اس وقت اپنی دوست جمنا دیوی جو راکشی کلب کی مالکہ اور جنرل مینجر ہے کے

سپیشل فلیٹ میں جو نایا پلازہ میں ہے اور اس کا نمبر ٹرپل تھری ہے۔ تم وہاں ریڈ کرو اور اس کرنل کرشن اور اس کی ساتھی عورت کو بے ہوش کر کے اپنے اڈے پر لے آنا۔ ٹائیگر تمہارے پاس پہنچ جائے گا۔ پھر ٹائیگر اس کرنل کرشن کا روپ دھار لے گا۔ کرنل کرشن سے سب کچھ معلوم کر کے اسے ختم کر دینا۔ پھر ٹائیگر اس بلیک ٹاور کو سنبھال لے گا اور اس ایجنسی کا مشن سے پہلے وہیں خاتمہ کر دیا جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ویسے اگر آپ اجازت دیں تو میرا آدمی اس کرنل کرشن کی جگہ لے کر یہ سب کچھ کر سکتا ہے"...... ناٹران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ یہ کام تمہارے کسی آدمی کے بس کا نہیں ہے۔ ٹائیگر عمران کا شاگرد ہے۔ وہ اس کام کو بخوبی سنبھال لے گا اس لئے جیسا میں نے کہا ہے ویسا کرو"...... عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"یس باس۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ٹائیگر آج رات کی فلائٹ سے کافرستان پہنچ جائے گا۔ تم کوئی آدمی ایئرپورٹ پر بھجوا دینا اور اسے ٹائیگر کا حلیہ بتا دینا۔ وہ ٹائیگر کو تمہارے پاس لے آئے گا۔ ٹائیگر کے وہاں پہنچنے سے پہلے تم نے کرنل کرشن اور اس کی عورت کو فلیٹ سے اغوا کرا لینا ہے تاکہ ٹائیگر وہاں پہنچتے ہی اپنے کام کا آغاز کر سکے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھا اور پھر ٹرانسمیٹر اٹھا کر اپنے سامنے رکھا اور اس پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ علی عمران بول رہا ہوں۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر اٹنڈنگ یو باس۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"کہاں موجود ہو تم۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"سٹار کلب میں باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم فوراً میرے فلیٹ پر پہنچو۔ میں بھی وہاں پہنچ جاؤں گا۔ تمہیں کافرستان بھجوانا ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ سب کیا ہوا ہے عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے شاکر علی کے ذریعے ملنے والی معلومات اور پھر روزی راسکل سے ملنے والی معلومات سب کی تفصیل بتا دی۔

"لیکن پھر آپ کو خود ساتھ جانا چاہئے۔ ٹائیگر اکیلا کیسے انہیں ختم کر سکے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ روزی راسکل کے مطابق اس کرنل کرشن کا قد و قامت ٹائیگر جیسا ہے اور ٹائیگر بہرحال میرا شاگرد ہے اور میں اسے تفصیل

سے سب کچھ سمجھا دوں گا۔ ادھر ناٹران اس کی مدد کرے گا اور پھر بلیک ٹاور ختم ہو جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"لیکن کیا بلیک ٹاور کے ختم ہونے سے مشن بھی ختم ہو جائے گی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہمیں بہرحال اتنا وقت مل جائے گا کہ ہم اس خطرے کا مستقل سدباب کر سکیں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن اس بلیو کاز کا کیا ہو گا۔ ایسا نہ ہو کہ کافرستان دوبارہ اس سے رابطہ کرے اور وہ پھر نئے اسٹیشن کی فلم تیار کرا کر انہیں دے دے۔ پہلے تو روزی راسکل کی وجہ سے ہمیں علم ہو گیا تھا لیکن ضروری تو نہیں کہ دوبارہ بھی ایسا ہو"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ٹائیگر کی واپسی کے بعد وہاں جولیا اور اس کے ساتھیوں کو بھجوا دوں گا۔ وہ اس کا خاتمہ آسانی سے کر دیں گے۔ پہلے ہم اپنے ملک پر آنے والے خطرے کو دور کر لیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا تو بلیک زیرو بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

کافرستان کے پرائم منسٹر اپنے آفس میں موجود تھے کہ سامنے میز پر موجود کئی رنگوں کے فونز میں سے سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو انہوں نے چونک کر اس فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... پرائم منسٹر نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سر۔ کرنل کرشن کے آفس سے ان کے سیکرٹری رامائن آپ سے انتہائی اہم بات کرنا چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے ان کی سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل کرشن کے آفس سے ان کے سیکرٹری۔ کیا مطلب۔ کیوں"...... پرائم منسٹر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے ان سے یہ بات پوچھی تھی لیکن انہوں نے کہا کہ وہ انتہائی اہم بات صرف آپ سے ہی کرنا چاہتے ہیں"...... دوسری

طرف سے کہا گیا۔

"کراؤ بات"...... پرائم منسٹر نے ہونٹ بھینچے ہوئے کہا۔

"ہیلو سر۔ میں بلیک ٹاور آفس سے کرنل کرشن کا سیکرٹری رامائن بول رہا ہوں سر"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی لیکن لہجہ بے حد متوحش تھا۔

"کرنل کرشن کہاں ہے اور اس نے کیوں کال نہیں کی"۔ پرائم منسٹر نے سرد لہجے میں کہا۔

"اسی بارے میں اطلاع دینی ہے سر۔ کرنل کرشن اور ان کے چھ ساتھیوں کی لاشیں ان کے آفس میں پڑی ہوئی ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو پرائم منسٹر کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے ان کے سر پر ایٹم بم مار دیا ہو۔ ان کے لب کھلے لیکن سکتے جیسی کیفیت کی وجہ سے ان کے منہ سے کوئی الفاظ نہ نکل سکے۔

"ہیلو سر۔ ہیلو"...... چند لمحوں بعد رامائن کی آواز سنائی دی تو پرائم منسٹر کو جیسے ایک جھٹکا سا لگا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم پاگل ہو گئے ہو یا پھر نشے میں ہو"...... پرائم منسٹر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ انہیں اس خبر نے ایسا جھٹکا پہنچایا تھا کہ انہیں اپنے منصب کا بھی خیال نہ رہا تھا۔

"سر۔ میں درست کہہ رہا ہوں۔ میں ابھی آفس آیا ہوں۔ آفس کی صفائی کے لئے صبح میں ہی آ کر آفس کھولتا ہوں۔ میں نے آفس کھولا اور اندر آیا تو آفس کی بڑی میز پر سات لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔

یہ لاشیں کرنل کرشن اور بلیک ٹاور کے ممبران کی لاشیں تھیں۔ انہیں گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا تھا۔ میری حالت بھی انہیں دیکھ کر خراب ہو گئی تھی لیکن پھر میں نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھالا اور چونکہ مجھے معلوم ہے کہ بلیک ٹاور کی کیا حیثیت ہے اس لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے"...... دوسری طرف سے تفصیل بتاتے ہوئے کہا گیا۔

"آفس میں یہ سب کیسے مارے گئے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ لاشیں کسی اور کی ہوں اور ان کا میک اپ کیا گیا ہو"...... پرائم منسٹر نے اس بار سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ایسا ہو سکتا ہے سر۔ اگر آپ اجازت دیں تو یہاں میک اپ واشر موجود ہے میں چیک کر لوں"...... رامائن نے بھی اس بار امید بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ چیک کر کے پھر مجھے کال کرو"...... پرائم منسٹر نے کہا اور رسیور کو ایک طرح کریڈل پر پٹخ دیا جیسے یہ سب کچھ اس کریڈل کا ہی کیا دھرا ہو اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا۔ انہیں اس خبر نے واقعی ایسا شاک پہنچایا تھا کہ انہیں ابھی تک اپنے ذہن میں دھماکے سے محسوس ہو رہے تھے لیکن پھر آہستہ آہستہ انہوں نے اپنے اوپر قابو پا لیا۔

"یہ اگر واقعی اصل لاشیں ہیں تو پھر یہ سب کس نے کیا ہو گا اور کیسے کیا ہو گا۔ یہ لوگ تو انتہائی تربیت یافتہ تھے"...... پرائم منسٹر

نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد سفید فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو پرائم منسٹر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... پرائم منسٹر نے سخت لہجے میں کہا۔

"رامائن کی کال ہے جناب"...... دوسری طرف سے ان کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... وزیراعظم نے انتہائی امید بھرے لہجے میں کہا ان کو اچانک خیال آ گیا تھا کہ لازماً یہ لاشیں نقلی ہوں گی۔

"سر۔ میں رامائن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد رامائن کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"جناب۔ تمام لاشیں اصل ہیں۔ میں نے چیک کر لیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو پرائم منسٹر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"یہ سب کیسے ہو گیا۔ تم بتاؤ۔ یہ سب کیسے ہو گیا"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"جناب کل تک تو سب ٹھیک تھا۔ کرنل کرشن صاحب آفس میں بیٹھے تھے۔ رات کو انہوں نے پوری ٹیم کی خصوصی میٹنگ کال کی تھی اس کے بعد کیا ہوا اس کا علم نہیں اور آج صبح یہ سب کچھ سامنے آیا ہے"...... رامائن نے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ تم پولیس کو اطلاع دے دو"...... پرائم منسٹر نے کہا اور رسیور ایک بار پھر کریڈل پر پٹخ دیا۔ اس کے ساتھ

ہی انہوں نے سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ یہ ان کی پریذیڈنٹ صاحب کے ساتھ ہاٹ لائن تھی۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی صدر کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"جناب۔ میں پرائم منسٹر راما چند بول رہا ہوں۔ ایک انتہائی اہم معاملہ ڈسکس کرنا ہے۔ آپ سپیشل میٹنگ روم میں وقت دیں"۔ پرائم منسٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کس سلسلے میں"...... صدر نے چونک کر پوچھا۔

"بلیک ٹاور کے سلسلے میں"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"اوکے۔ ابھی آ جائیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس سر"...... پرائم منسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے رسیور رکھا اور اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ پریذیڈنٹ ہاؤس کے سپیشل میٹنگ روم میں موجود تھے۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور صدر صاحب اندر داخل ہوئے تو پرائم منسٹر ان کے استقبال کے لئے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"تشریف رکھیں"...... صدر نے مصافحہ کرنے کے بعد کہا اور وہ بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گئے۔

"اس سلسلے میں کیا ایمرجنسی پیش آ گئی ہے"...... صدر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"جناب صدر۔ انتہائی بری خبر ہے۔ بلیک ٹاور کی پوری ٹیم کرنل کرشن سمیت ہلاک کر دی گئی ہے"...... پرائم منسٹر نے کہا تو صدر بھی بالکل اسی طرح اچھل پڑے جس طرح رامائن سے خبر سن کر پرائم منسٹر اچھلا تھا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... صدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو پرائم منسٹر نے رامائن سے ملنے والی اطلاع اور پھر میک اپ چیک کرنے کے بعد ملنے والی رپورٹ کے بارے میں بتا دیا۔

"ویری بیڈ۔ لیکن ہم نے تو ڈراپ دیا تھا کہ ڈبل ایم مشن ملٹری انٹیلی جنس کو دیا گیا تھا اور بلیک ٹاور تو انتہائی خفیہ ایجنسی تھی۔ مگر پھر"...... صدر نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"تو آپ کا مطلب ہے کہ انہیں پاکیشیائی ایجنٹوں نے ہلاک کیا ہے۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"ایسا کام وہی کر سکتے ہیں ورنہ یہ لوگ جس حد تک ٹرینڈ تھے ایسی صورت میں عام لوگ تو اس طرح پوری ٹیم کو کیسے ہلاک کر سکتے ہیں"...... صدر نے کہا۔

"لیکن ابھی تک تو مشن کا آغاز بھی نہیں ہوا تھا۔ میری کرنل کرشن سے بات ہوئی تھی۔ انہوں نے بتایا تھا کہ انہوں نے ابتدائی معلومات حاصل کرنے کے لئے اپنے نمبر ٹو شنکر کو واشک بھجوایا ہوا ہے اور اس کی رپورٹ ملنے پر وہ مشن مکمل کریں گے اور اب ان کی

پوری ٹیم کی ہلاکت کا مطلب ہے کہ شنکر بھی واپس آ گیا تھا"۔ پرائم منسٹر نے کہا۔

"تو پھر یہ سب کیسے ہوا۔ کس نے کیا اور اب مشن کا کیا ہو گا"...... صدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جناب صدر۔ مشن تو ہر حال میں پورا ہو گا چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے کیونکہ یہ کافرستان کی سلامتی اور تحفظ کا مشن ہے۔ البتہ اب بلیک ٹاور کا نام تبدیل کر کے اس کی جگہ کوئی اور ایجنسی تیار کرنا ہو گی"...... پرائم منسٹر نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"نام کی تبدیلی سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اصل بات ٹیم کی ہے۔ پھر اس ٹیم کی ٹریننگ اور اس کے بعد مشن کی تکمیل یہ تو بہت طویل پراسس ہے"...... صدر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ پرائم منسٹر ان کی بات کا جواب دیتے درمیانی میز پر موجود فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی تو صدر اور پرائم منسٹر دونوں ہی چونک پڑے اور صدر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... صدر نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"جناب پاکیشیا سے علی عمران آپ سے فوری بات کرنا چاہتا ہے اس نے دھمکی دی ہے کہ اگر اس کی فوری بات نہ کرائی گئی تو کافرستان کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ سکتا ہے"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لیکن معذرت خواہانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اب بتائیں۔ میں درست کہہ رہا تھا یا نہیں۔ یہ کام لامحالہ

پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہے"...... صدر نے مائیک پر ہاتھ رکھ کر
پرائم منسٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہیلو سر۔ کیا حکم ہے سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کراؤ بات"...... صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے
لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"جناب صدر۔ میں علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)
بول رہا ہوں۔ آپ مجھے اچھی طرح جانتے ہیں اس لیے مزید تعارف کی
ضرورت نہیں ہے۔ آپ کافرستان کے پرائم منسٹر کے ساتھ
پریذیڈنٹ ہاؤس کے سپیشل میٹنگ روم میں بلیک ٹاورز کے سلسلے
میں خصوصی میٹنگ کر رہے ہیں اور سپیشل میٹنگ روم میں آپ
کے تمام انتظامات کے باوجود آپ کے اور پرائم منسٹر کے منہ سے
نکلنے والا ہر لفظ پاکیشیا میں مجھ تک پہنچ رہا ہے۔ میں نے اس لئے آپ
کو فون کیا ہے کہ آپ کو بتا سکوں کہ آپ کا خیال درست ہے۔
بلیک ٹاور کے خلاف تمام کارروائی پاکیشیا نے کی ہے۔ آپ کی
انتہائی تربیت یافتہ نئی ایجنسی ہمارے آدمی کے ہاتھوں ریت کے
ڈھیر میں تبدیل ہو گئی ہے۔ میں آپ کو اس کی تفصیل بتا رہا ہوں
تاکہ آپ لوگ خواہ مخواہ بے گناہ لوگوں کی زندگیاں ضائع نہ کریں
بلیک ٹاور کا چیف کرنل کرشن انتہائی تربیت یافتہ ہونے کے باوجود
عیاش آدمی تھا۔ وہ شنکر کو مشن کی فیزیبلٹی رپورٹ تیار کرنے کے
لئے بھیج کر خود اپنی ایک دوست عورت کے فلیٹ میں عیاشی کی

غرض سے چلا گیا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو نہ صرف
بلیک ٹاور کے بارے میں اطلاع مل گئی بلکہ کرنل کرشن اور اس کی
دوست عورت کے بارے میں بھی اطلاع مل گئی جس پر انہوں نے
نہ صرف ایک آدمی کافرستان بھیجا جس نے کرنل کرشن کی جگہ لے
لی اور کرنل کرشن سے تمام معلومات حاصل کر کے وہ اس کے آفس
میں پہنچ گیا اور پھر شنکر نے بھی رپورٹ دے دی۔ اس کے بعد
پاکیشیائی کرنل کرشن نے بلیک ٹاور کی پوری ٹیم کو ایک خفیہ
پوائنٹ پر اکٹھا کیا اور ان سب کو گولیوں سے اڑا دیا۔ کرنل کرشن
کو بھی جسے اس دوران بے ہوش کیا گیا تھا ساتھ ہی گولیاں ماری
گئیں اور پھر ان تمام لاشوں کو اس نے بلیک ٹاور کے آفس میں
رکھوا دیا تھا کہ آپ تک یہ اطلاع پہنچ جائے کہ پاکیشیا کے خلاف
سازش کرنے والے کہیں بھی نہیں چھپ سکتے۔ اس تفصیل کے بعد
دوسری اور آخری بات یہ کہنا تھی کہ پرائم منسٹر نے ابھی آپ سے
بات کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ مشن ہر قیمت پر پورا کریں گے۔
انہیں بتا دیں کہ اب اگر اس مشن پر معمولی سی بھی کارروائی کی گئی
تو پھر کاسٹر میں واقع کافرستان کے سب سے بڑے اور خفیہ ایٹمی
میزائل اڈے کو راکھ کا ڈھیر بنا دیا جائے گا لیکن اگر آپ نے پاکیشیا
کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی تو پھر کاسٹر اڈے کے خلاف بھی کوئی
کارروائی نہ کی جائے گی کیونکہ جس طرح پاکیشیا کو یہ حق حاصل ہے
کہ وہ اپنے دفاع کے لئے جو چاہے انتظام کر سکتا ہے۔ اسی طرح

کافرستان کو بھی حق ہے کہ وہ اپنے دفاع میں جو چاہے انتظام کرتا رہے لیکن اگر پاکیشیا کے انتظامات پر حملہ کیا گیا تو کافرستان بھی حملے سے نہ بچ سکے گا۔ بس مجھے یہی کہنا تھا۔ اب جو کچھ ہو گا آپ کے اور پرائم منسٹر کے عمل کے جواب میں ہو گا"...... دوسری طرف سے مسلسل بولتے ہوئے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو صدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اب مزید آپ کیا کہیں گے"...... صدر نے پرائم منسٹر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے جناب صدر۔ اس سپیشل روم تک ان لوگوں کی رسائی ہے۔ ٹھیک ہے۔ اب مزید واقعی کچھ نہیں ہو سکتا"۔ پرائم منسٹر نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"آپ نے کاسٹر کے بارے میں بھی سن لیا ہے۔ ہم اب تک سمجھ رہے تھے کہ یہ خفیہ ہے لیکن اب معلوم ہوا کہ ان لوگوں سے کچھ بھی خفیہ نہیں ہے۔ اوکے۔ میٹنگ برخاست۔ اب آپ سب کچھ بھول جائیں"...... صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑے ہو گئے تو پرائم منسٹر بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان کے چہرے پر گہری مایوسی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"آپ میرے ساتھ چائے پی کر جائیں گے"...... صدر نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ پرائم منسٹر بھی خاموشی سے ان کے پیچھے چل پڑے۔ سپیشل روم سے نکل کر وہ ایک راہداری سے گزر کر

ایک اور چھوٹے کمرے میں آئے۔ یہاں میز اور کرسیاں موجود تھیں۔ میز پر فون موجود تھا۔ صدر نے کرسی پر بیٹھ کر فون کا رسیور اٹھایا اور اس پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا اور کسی کو چائے بھیجنے کا کہہ کر انہوں نے رسیور رکھ دیا۔ پرائم منسٹر کرسی پر خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کا چہرہ ستا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان خاتون ٹرالی دھکیلتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔ اس نے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر ٹرالی میں موجود برتن نکال کر اس نے میز پر رکھے۔ اس کے بعد اس نے خود ہی بڑی نفاست سے چائے کی دو پیالیاں تیار کر کے ایک پیالی صدر کے سامنے اور دوسری پیالی پرائم منسٹر کے سامنے رکھ کر اس نے ایک بار پھر سلام کیا اور خالی ٹرالی دھکیلتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئی تو صدر صاحب نے اٹھ کر دروازے کو اندر سے لاک کیا اور پھر دیوار پر موجود ایک پلیٹ پر اپنی انگلی رکھ کر اسے دبایا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دروازے کے آگے سیاہ رنگ کی چادر سی گر گئی۔ اس کے ساتھ ہی دروازے کے اوپر موجود سرخ رنگ کا بلب جل اٹھا۔ پرائم منسٹر حیرت سے یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہے تھے لیکن وہ خاموش رہے تھے۔ پھر صدر صاحب واپس آ کر اپنی کرسی پر بیٹھ گئے۔

"یہ کمرہ ہر لحاظ سے اب محفوظ ہو چکا ہے۔ ویسے بھی ان لوگوں نے کوئی سسٹم نصب کیا ہو گا تو وہ سپیشل روم تک ہی محدود ہو گا۔ اب یہاں کھل کر بات ہو سکتی ہے"...... صدر نے کہا۔

"کون سی بات جناب"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"اس مشن کے سلسلے میں جو باتیں ہوئیں وہ صرف ان لوگوں کو مطمئن کرنے کے لئے ہوئی تھیں۔ ہم کافرستان کے دفاع کو کیسے غیر محفوظ چھوڑ سکتے ہیں۔ ملک کے تحفظ کے لئے دشمنوں کے اقدامات کا مقابلہ کرنا ہی ہوتا ہے۔ جہاں تک اس مشن کا تعلق ہے تو اب ہمیں اپنا لائحہ عمل تبدیل کرنا ہوگا۔ اب ہم اس طرح براہ راست اس پر ریڈ کر کے اسے تباہ نہیں کر سکتے کیونکہ اب اس سلسلے میں وہ لوگ کافی عرصے تک ہوشیار رہیں گے اور دوسری بات یہ کہ ہو سکتا ہے کہ اس دوران وہ اس اڈے کو ہی وہاں سے کسی دوسری جگہ شفٹ کر دیں۔ اب ہم نے اس پر براہ راست حملہ کرنے کی بجائے اس کے اندر کسی آدمی کو اپنے ساتھ شامل کر کے اسے اس کے ہاتھوں تباہ کرانا ہے۔ چاہے وہ اسے کسی دوسری جگہ بھی شفٹ کر دیں۔ اسے بہرحال کافرستان کے مفاد میں تباہ ہونا ہی چاہئے۔ اس کے لئے میرے ذہن میں ایک پلان آیا ہے"...... صدر نے ساتھ ساتھ چائے کے گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"وہ کیا جناب"...... پرائم منسٹر نے چونک کر کہا۔

"میرے حکم پر دو سال قبل ایک ٹاپ سیکرٹ تنظیم قائم کی گئی تھی جسے ریڈ آئی کا نام دیا گیا تھا۔ اس تنظیم کی غیر ملک میں خفیہ خصوصی ٹریننگ کی گئی ہے اور پھر اسے انتہائی جدید ترین آلات بھی دیئے گئے ہیں۔ اس تنظیم کا چیف ایک کافرستانی ہے جو ایکریمیا میں

ہی پیدا ہوا اور وہیں کا شہری ہے۔ اس کا اصل نام تو جیف ہے لیکن بظاہر وہ مسلمان ہو چکا ہے اور اس کا مسلمانوں والا نام سیف ہے۔ سیف نے ایکریمیا میں ریڈ آئی نام سے ایک کلب کھولا تھا اور پھر اس کلب کو فروخت کر کے وہ ایکریمیا سے پاکیشیا شفٹ ہو گیا۔ ظاہر یہی کیا گیا کہ وہاں کسی سینڈیکیٹ سے اس کا جھگڑا ہو گیا ہے اور وہ وہاں سے کلب فروخت کر کے پاکیشیا شفٹ ہونے پر مجبور ہو گیا ہے۔ بہرحال پاکیشیا کے دارالحکومت میں دو سال قبل ریڈ آئی نام سے ایک بڑا کلب کھولا گیا۔ سیف اس کا مالک اور جنرل مینجر ہے۔ اس کی ڈیوٹی لگائی گئی کہ وہ پاکیشیا میں مخبری کا وسیع نیٹ ورک قائم کرے لیکن اس نیٹ ورک میں تمام تر مقامی افراد رکھے جائیں تاکہ کسی کو شک نہ پڑ سکے اور یہ نیٹ ورک اعلیٰ ترین فوجی افسران، معروف سائنس دانوں کے عام گھریلو ملازموں پر مشتمل ہے۔ لیکن وہ سب لوگ اصل میں تربیت یافتہ بھی ہیں اور انتہائی جدید ترین آلات بھی ان کے پاس ہیں۔ یہ وہ ان افسران اور سائنس دانوں کے خلاف ایسا بلیک میلنگ سٹف تیار کراتے ہیں جس کی وجہ سے وہ افسر یا سائنس دان ہر صورت میں قابو میں آ جائے۔ پھر یہ بلیک میلنگ سٹف ریڈ آئی کو بھجوا دیا جاتا ہے اور پھر ریڈ آئی اس کے ذریعے جیسے چاہے اس سے مطلوبہ کام لے لیتی ہے اور بلیک میلنگ سٹف اسے واپس دے دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ لوگ اور کوئی کام نہیں کرتے اس لئے دو سالوں میں ان کا حلقہ بے حد وسیع ہو چکا

ہے اور وہ فوجی افسران اور سائنس دانوں سے کافی کام بھی لے چکے ہیں لیکن ابھی تک پاکیشیا کی کوئی بھی ایجنسی ان کی طرف متوجہ نہیں ہوئی کیونکہ بظاہر یہ عام سا کلب ہے اور بس۔ البتہ سیف ضروری معلومات حاصل کر کے کافرستان شفٹ کرتا رہتا ہے۔ اگر اس سیف کو حکم دیا جائے کہ وہ اس میزائل اسٹیشن کے کسی سائنس دان کو بلیک میل کر کے اس کے ذریعے اس اسٹیشن کو تباہ کر دے تو یہ کام انتہائی خفیہ طور پر اور انتہائی آسانی سے ہو جائے گا اور کسی کو آخری لمحے تک اس کا علم بھی نہ ہو سکے گا"...... صدر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا جبکہ پرائم منسٹر بڑی حیرت بھری نظروں سے انہیں دیکھ رہے تھے۔

"کیا سرکاری کاغذات میں اس کا کوئی اندراج نہیں ہے"۔ پرائم منسٹر نے کہا۔

"نہیں۔ بلیک ٹاور کی طرح اس کے تمام اندراجات خفیہ رکھے گئے ہیں اور میرے سپیشل فنڈ سے انہیں سرمایہ مہیا کیا جاتا ہے اور اس کا علم صرف مجھے یا ڈیفنس کونسل کے چیئرمین کو ہے کیونکہ تمام خفیہ معلومات ڈائریکٹ کونسل کے چیئرمین کو براہ راست پہنچائی جاتی ہیں اور وہ خود اس کا فیصلہ کرتے ہیں کہ کس اطلاع کو کہاں بھجوانا ہے اور اس سے کیا کام لینا ہے۔ سیف کا براہ راست تعلق بھی ڈائریکٹ کونسل کے چیئرمین سلامت رانے سے ہے جسے اے ون کا کوڈ دیا گیا ہے۔ سیف اے ٹو ہے اور پھر چیئرمین مجھے ماہانہ رپورٹ

کرتے رہتے ہیں۔ اب آپ کو اس کا پہلی بار علم ہوا ہے۔ اب بتائیں یہ تجویز کیسی ہو گی"...... صدر نے کہا۔

"آپ نے کمال کر دیا جناب۔ آپ نے واقعی کمال کر دیا ہے۔ اس طرح اگر دو سال سے کام ہو رہا ہے تو یہ واقعی کامیاب ترین سیٹ اپ ہے ورنہ اب تک کوئی نہ کوئی پاکیشیائی ایجنسی اس کے خلاف کام شروع کر چکی ہوتی اس لئے آپ کی تجویز سے مجھے سو فیصد اتفاق ہے۔ لیکن سر ایسا نہ ہو کہ وہ انتقامی طور پر کاسٹر اڈے کے خلاف کام شروع کر دیں"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"نہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ کاسٹر کے بارے میں انہیں صرف نام کا علم ہو گا۔ وہ وہاں تک پہنچ ہی نہیں سکتے۔ دوسری بات یہ کہ جب یہ میزائل اسٹیشن کافرستان کی طرف سے تباہ ہی نہ کیا جائے گا بلکہ ان کا اپنا آدمی کرے گا تو پھر کیسے وہ لوگ ٹریس کر سکیں گے کہ حملہ ہم نے کروایا ہے"...... صدر نے کہا۔

"جناب۔ میرے ذہن میں ایک اور بات آئی ہے۔ اگر ریڈ آئی کسی ماہر سائنس دان کو بلیک میل کر کے اس سے کام کرا سکتا ہے تو پھر یہ ضروری نہیں کہ اس میزائل اسٹیشن کو باقاعدہ تباہ کر دیا جائے بلکہ اس کو اس انداز میں ناکارہ کیا جا سکتا ہے کہ کسی کو آخر تک معلوم ہی نہ ہو سکے اور جب انہیں استعمال کیا جائے تو یہ درست طور پر کام ہی نہ کر سکے"...... پرائم منسٹر نے کہا تو صدر صاحب بے اختیار اچھل پڑے۔ ان کی آنکھوں میں یکلخت تیز چمک

ابھر آئی۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ آپ نے بے حد گہری بات کی ہے۔ لیکن ان میں خرابی طویل عرصے تک نہیں کی جا سکتی کیونکہ ایسے میزائلوں کی ساتھ ساتھ کمپیوٹر چیکنگ ہوتی ہے اس لئے خرابی کا کام تو ضرور ہو جائے گا اور اسے درست بھی کر لیا جائے گا۔ البتہ آپ کی بات سن کر ایک اور تجویز میرے ذہن میں آئی ہے کہ ان کا وہ آلہ جو سمت کا تعین کرتا ہے اس کو اس انداز میں ایڈجسٹ کر دیا جائے کہ جب بھی یہ میزائل استعمال ہوں یہ ٹارگٹ پر نہ پہنچ سکیں۔ اس طرح پاکیشیائی دفاع مکمل طور پر ناکام ہو جائے گا اور یہ کام ریڈ آئی انتہائی آسانی سے کر سکتی ہے۔ بلکہ صرف اسی اسٹیشن پر نہیں ایک ایک کر کے تمام میزائل اسٹیشنوں کو ٹریس کر کے وہاں بھی یہی کام کر دیا جائے اور اس مشن کا نام یو ٹرن رکھ دیا جائے۔ ویری گڈ"...... صدر نے کہا تو پرائم منسٹر کی آنکھوں میں بھی چمک سی ابھر آئی۔

"اوہ۔ آپ نے واقعی ذہانت بھری بات سوچی ہے جناب۔ یو ٹرن بہترین نام ہے۔ اس کا نتیجہ یہی ہو گا کہ یہ میزائل استعمال ہونے پر کافرستان پر ہٹ ہونے کی بجائے یو ٹرن کرتے ہوئے پاکیشیا پر ہی جا کر ہٹ ہوں گے اس طرح پاکیشیا مکمل طور پر اپنے ہی میزائلوں کے ذریعے تباہ ہو جائے گا۔ ویری گڈ"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"اوہ۔ میں نے تو ویسے ہی یو ٹرن کا نام لے دیا تھا لیکن آپ نے یو ٹرن کو جس انداز میں لیا ہے وہ واقعی بہترین ہے۔ [illegible]

دانوں کے لئے مشکل نہیں ہے کہ وہ میزائلوں کو یو ٹرن پر ایڈجسٹ کر دیں۔ ویری گڈ اور اس کا علم پاکیشیا کو اس وقت تک نہیں ہو سکے گا جب تک میزائل کو فائر نہ کیا جائے"...... صدر نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

"اب آپ یہ بات طے کریں کہ کیا ریڈ آئی یہ کام کر بھی سکے گی یا نہیں"...... پرائم منسٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر چھائی ہوئی مایوسی اب دور ہو چکی تھی۔

"لازماً کر لے گی۔ ٹھیک ہے۔ لائحہ عمل طے ہو گیا اب اس پر کام ہوتا رہے گا"...... صدر نے کہا اور ان کے اٹھ کھڑے ہونے پر پرائم منسٹر بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ صدر نے دیوار پر موجود پلیٹ پر انگلی رکھ کر دبایا تو گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی دروازے پر موجود سیاہ چادر غائب ہو گئی اور دروازے کے اوپر جلتا ہوا سرخ بلب بجھ گیا تو صدر دروازہ کھول کر باہر آ گئے۔ پرائم منسٹر ان کے پیچھے تھے۔

[illegible]

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو"...... عمران نے سلام دعا کے بعد کہا اور خود بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"جولیا نے اسٹارم سے بلیوکاز مشن کی رپورٹ بھجوا دی ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ آ گئی ہے رپورٹ"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"دکھاؤ مجھے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے میز کی ایک دراز کو کھولا اور ایک فائل نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔

"تم میرے لئے دو چار پیالیاں چائے تیار کرو تاکہ میں خط جاناں

کا اطمینان سے مطالعہ کر سکوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"خط جاناں۔ کیا مطلب"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں اس فائل کی بات کر رہا ہوں۔ آخر اسے جولیا نے لکھا ہے تو یہ خط ہی ہوا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"ایسے تو بے شمار خطوط الماریوں میں موجود ہیں۔ آپ نے کبھی پہلے تو ان خطوط کو پڑھنے کی بات نہیں کی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ان خطوط میں میرا ہی ذکر ہوتا تھا اور مجھے معلوم ہے کہ جولیا نے میرے بارے میں کیا لکھا ہے۔ یہ پہلا خط ہے جو میرے رقیب روسفید کے بارے میں لکھا گیا ہو گا اس لئے اس کا پڑھنا ضروری ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ خود ہی ساتھ نہیں گئے تھے لیکن اس خط کو پڑھ کر آپ کو یقیناً یہ اندازہ ہو جائے گا کہ اگر آپ ساتھ جاتے تو اتنی جلدی یہ مشن اس انداز میں مکمل نہ ہو سکتا تھا۔ جولیا، تنویر اور جوانا نے تو وہاں واقعی آگ لگا دی اور بلیوکاز کو مکمل طور پر تباہ کر دیا"...... بلیک زیرو نے کہا اور اٹھ کر کچن کی طرف بڑھ گیا اور عمران جولیا کی اس مشن کی رپورٹ پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ بلیک زیرو نے اس دوران چائے کی ایک پیالی لا کر عمران کے سامنے رکھ دی تھی۔

"تم درست کہہ رہے ہو۔ اس بار میں سبز قدم ساتھ نہ تھا اس لئے جوانا اور تنویر جیسے سرخ قدموں نے واقعی تباہی مچادی"۔ عمران نے فائل بند کر کے چائے کی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔

"تنویر کو دل کھول کر کام کرنے کا موقع ملا ہے۔ لیکن عمران صاحب آپ نے ڈبل ایم کے بارے میں جو کچھ بتایا تھا کیا اس کے بعد کافرستان واقعی باز رہ جائے گا"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم نے فور سٹارز کو وہاں تعینات کیا تھا۔ جب تک کہ یہ میزائل اسٹیشن وہاں سے شفٹ نہیں ہو گیا اور تم نے ناٹران کی بھی ڈیوٹی لگائی تھی کہ وہ اس معاملے کو باقاعدگی سے چیک کرتا رہے۔ پھر تمہیں کوئی رپورٹ ملی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ناٹران کی رپورٹ کے مطابق وہاں مکمل خاموشی طاری ہو گئی ہے اور اس معاملہ میں کسی قسم کی کوئی معمولی سی سرگرمی بھی سامنے نہیں آئی اور فور سٹارز کی بھی یہی رپورٹ ہے کہ وہاں کوئی مداخلت نہیں ہوئی لیکن میرے ذہن میں بہرحال خدشہ موجود ہے کہ کافرستان والے اس طرح دبک کر نہیں بیٹھ سکتے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میں نے انہیں کاسٹر کے بارے میں اس لئے دھمکی دی تھی کہ اس دھمکی کے بعد اب وہ ہمارے خلاف کوئی کارروائی نہیں کریں

گے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اگر انہوں نے کوئی کارروائی کی تب"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تو پھر ناٹران اسے چیک کر لے گا اور پھر ہم اس دھمکی پر واقعی عمل کر گزریں گے"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن یہ ضروری تو نہیں کہ ناٹران کو اس کا علم ہو سکے۔ پہلے بھی بلیک ٹاور کے بارے میں اسے علم نہ ہو سکا تھا"...... بلیک زیرو اپنی بات پر اڑا ہوا تھا۔

"اب ناٹران ایسی غلطی نہیں کرے گا۔ تم نے دیکھا نہیں کہ بلیک ٹاور کے خلاف ناٹران نے کس قدر تیز اور کامیاب کارروائی کی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تو آپ کے شاگرد ٹائیگر کا کارنامہ ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ٹائیگر اکیلا ان تجربہ کار ایجنٹوں کے خلاف کامیاب نہ ہو سکتا تھا سارا کام ناٹران نے کیا ہے۔ مجھے ٹائیگر نے جو تفصیلی رپورٹ دی ہے اس میں اس نے ناٹران اور اس کے ساتھیوں کی کارکردگی کی تعریف کھل کر کی ہے اور تفصیل کے مطابق واقعی ناٹران کی کارکردگی عروج پر رہی تھی"...... عمران نے جواب دیا۔

"ناٹران کی کارکردگی آپ کی اس دھمکی کے بعد واقعی بے حد اچھی رہی ہے۔ لیکن بہرحال ہمیں پھر بھی محتاط رہنا چاہئے"...... بلیک

زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایسی دھمکیاں چیف اس لئے وقتاً فوقتاً دیتا رہتا ہے تاکہ اس کے آدمیوں کی کارکردگی ٹاپ پر رہے۔ یہ دھمکی چورن کی طرح کام کرتی ہے جس سے بدہضمی دور ہو جاتی ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"ویسے عمران صاحب ایک بات میرے ذہن میں آئی ہے کہ اس مشن میں بنیادی کام روزی راسکل نے کیا ہے۔ اگر وہ آپ کی رہنمائی کرنل کرشن اور اس کی دوست لڑکی اور اس کے فلیٹ تک نہ کرتی تو پھر معاملہ اتنی آسانی سے حل نہ ہو سکتا تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میں نے یہی بات ٹائیگر سے کی تھی لیکن ٹائیگر مانتا ہی نہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا نہیں مانتا"...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"یہی کہ روزی راسکل بھی کوئی کارنامہ سرانجام دے سکتی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ روزی راسکل سے زیادہ احمق عورت اس دنیا میں نہ پہلے کبھی پیدا ہوئی ہے اور نہ آئندہ کبھی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہ روزی راسکل سے شادی کرنا چاہتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ اتنا بڑا نتیجہ تم نے کیسے نکال لیا"...... عمران نے کہا۔

"کہا تو یہی جاتا ہے کہ جو نوجوان اس طرح کسی عورت کے خلاف بات کرے اس کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ اس کی بے حد اہمیت اس کے دل و دماغ میں ہوتی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اچھا۔ میں تو سمجھا تھا کہ تم نے یہ نتیجہ اس لئے نکالا ہے کہ مرد احمق عورتوں سے شادی کرنا پسند کرتے ہیں اس لئے تو عقل مند اور جینئس خواتین زیادہ تر یا تو غیر شادی شدہ نظر آتی ہیں یا پھر شوہر انہیں چھوڑ جاتے ہیں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"مرد کے لاشعور میں یہ بات بٹھا دی گئی ہے کہ عورت ناقص العقل ہوتی ہے اور یہ بات بھی مردوں کی ہی گھڑی ہوئی ہے اس لئے مرد اپنے آپ کو سپر جینئس سمجھتا ہے اور اگر اس کے مقابل اس کی بیوی عقل مندی کا مظاہرہ کرے تو اس کی مردانہ انا پر کاری ضرب پڑتی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"چلو شکر ہے اور کسی دانش نے تم پر اثر کیا ہو یا نہ کیا ہو لیکن کم از کم مرد اور عورت کی نفسیات تمہیں بدرجہ اتم سمجھ آ چکی ہے"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ...... عمران نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں باس" ...... دوسری طرف سے جولیا کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔ [illegible]

"یس" ...... عمران نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔ [illegible]

"باس۔ صدیقی نے بتایا ہے کہ جس میزائل اسٹیشن پر اسے اور اس کے ساتھیوں کو تعینات کیا گیا تھا وہاں کے ایک سائنس دان ڈاکٹر عامر کو اس نے آج مشکوک انداز میں ریڈ سی کلب میں دیکھا ہے" ...... جولیا نے کہا تو عمران اور بلیک زیرو دونوں ہی اس کی بات سن کر چونک پڑے۔ [illegible]

"مشکوک کی کیا وضاحت کی ہے اس نے" ...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔ [illegible]

"صدیقی کے مطابق وہ اس کلب کے ایک سپیشل روم کے سامنے سے گزر رہا تو سپیشل روم کا دروازہ کھلا اور وہ سائنس دان باہر آئے۔ اس کے چہرے پر انتہائی پریشانی کے تاثرات تھے۔ اس کے بعد اس سپیشل روم سے ریڈ سی کلب کا ایک سپروائزر باہر آیا جس کے چہرے پر کمینگی کی حد تک طنز نمایاں تھا۔ اس سائنس دان نے رک کر اسے انتہائی دھیمے انداز میں کہا کہ وہ ایسا کام نہیں کر سکتا۔ جس پر اس سپروائزر نے صرف اتنا کہا کہ پھر نتائج بھگتنے کے لئے تیار رہو اور آگے بڑھ گیا" ...... جولیا نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"صدیقی نے کب رپورٹ دی ہے" ...... عمران نے پوچھا۔

"آج میں نے تمام ممبران کو اپنے فلیٹ پر دعوت دی ہوئی ہے اور سب یہاں اکٹھے ہیں۔ صدیقی ابھی آیا ہے اور اس نے باتوں باتوں میں یہ بات کی تو میں نے مناسب سمجھا کہ آپ کو اطلاع دے دی جائے" ...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا عمران وہاں موجود ہے" ...... عمران نے پوچھا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"عمران تو نہیں ہے۔ اس کے فلیٹ پر فون کیا تھا لیکن وہ صبح سے وہاں سے نکلا ہوا ہے" ...... جولیا نے جواب دیا۔

"میں عمران کو ٹریس کر کے اسے حکم دیتا ہوں کہ وہ تم سے مل لے۔ تم اسے تفصیل بتا دینا۔ باقی کارروائی وہ خود کرے گا" ...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا کارروائی آپ کرنا چاہتے ہیں" ...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو کچھ جولیا نے بتایا ہے اس کے مطابق اس سائنس دان کو بلیک میل کیا جا رہا ہے اور چونکہ یہ سائنس دان اس میزائل اسٹیشن پر کام کرتا ہے اس لئے اسے بلیک میل کرنے کا مطلب ملک کے مفادات کے خلاف ہی ہو سکتا ہے" ...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر نکال کر اپنے سامنے رکھا اور پھر اس پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ۔ ہیلو ۔ علی عمران کالنگ ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس ۔ ٹائیگر اٹنڈنگ یو ۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ریڈ آئی کلب کہاں ہے اور کس ٹائپ کا کلب ہے ۔ اوور"۔ عمران نے پوچھا۔

"ریڈ آئی کلب دو سال پہلے بنایا گیا ہے ۔ عام سا کلب ہے ۔ اس کا مالک اور مینجر ایک آدمی شیف ہے جو مسلمان ہے لیکن وہ ایکریمیا میں پیدا ہوا اور اس نے وہاں بھی ریڈ آئی کلب بنایا ہوا تھا لیکن اس کا جھگڑا وہاں کے کسی خوفناک سینڈیکیٹ سے ہو گیا جس پر اسے مجبوراً جان بچانے کے لئے کلب فروخت کر کے مستقل پاکیشیا شفٹ ہونا پڑا ۔ اس نے یہاں بھی اس ریڈ آئی کے نام پر کلب بنایا ہے ۔ اس کا اصل دھندہ منشیات کی اسمگلنگ ہے ۔ ویسے یہ عام سا کلب ہے ۔ اوور"...... ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم اسے عام کلب کہہ رہے ہو جبکہ وہاں پاکیشیا کے چوٹی کے سائنس دان کو دیکھا گیا ہے ۔ اوور"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں تو ایک دو بار وہاں گیا ہوں ۔ اگر آپ حکم دیں تو میں اس بارے میں تفصیل معلوم کر سکتا ہوں ۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کتنی دیر میں تفصیل معلوم کر لو گے ۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"ایک گھنٹے کے اندر باس ۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"او کے ۔ ایک گھنٹے بعد مجھے ٹرانسمیٹر پر کال کر دینا ۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اس پر اپنی ذاتی فریکوئنسی ایڈجسٹ کر دی اور پھر ایک گھنٹہ ادھر ادھر کی باتوں میں گزر گیا اور پھر ٹرانسمیٹر سے کال آنی شروع ہو گئی تو عمران نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ۔ ٹائیگر کالنگ ۔ اوور"...... ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"یس ۔ علی عمران ود سائیڈ ۔ اوور"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"باس ۔ میں نے معلوم کر لیا ہے ۔ اس کلب میں ایک خصوصی شراب تیار کی جاتی ہے جسے میری وائن کہا جاتا ہے ۔ یہ شراب انتہائی مہنگی فروخت کی جاتی ہے ۔ یہ شراب اعلیٰ ترین افسران خصوصاً فوجی افسران اور اعلیٰ شخصیات میں بے حد مقبول ہے لیکن کلب سے اس شراب کو باہر بھجوائے جانے کی ممانعت ہے ۔ البتہ کلب میں بیٹھ کر اسے پیا جا سکتا ہے اور یہ شراب پینے اعلیٰ افسران اور شخصیات یہاں آتی جاتی رہتی ہیں جس کے لئے کلب میں ایک خصوصی حصہ بنایا گیا ہے جسے سپیشل ایریا کہا جاتا ہے اور یہ شراب صرف وہاں سرو کی جاتی ہے ۔ اس کے علاوہ باقی وہی کچھ ہے جو میں نے پہلے بتایا ہے ۔

"اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بلکہ بدہان خود بول رہا ہوں"...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یہ تم بزبان خود بدہان خود کیوں کہتے ہو۔ اس کا کیا مطلب ہے"...... سرداور نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جس طرح پرانے دور میں پڑھے لکھے افراد جب دستخط کرتے تھے تو آخر میں بقلم خود بھی لکھتے تھے کہ یہ دستخط انہوں نے اپنے قلم سے کئے ہیں کسی سے قلم مانگ کر نہیں کئے اسی طرح میں بزبان خود بدہان خود اس لئے کہتا ہوں کہ یہ ڈگریاں جن کی گردان میں نے کی ہے اپنے ہی ذہن وزبان سے کی ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو سرداور بے اختیار ہنس پڑے۔

"اس کا مطلب ہے جب تم دستخط کرو گے تو لازماً بقلم خود بھی لکھتے ہو گے"...... سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بقلم چوری شدہ کے الفاظ لکھتا ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"بقلم چوری شدہ۔ کیا مطلب"...... سرداور نے چونک کر

پوچھا۔

"کیونکہ قلم ان دنوں بڑا قیمتی ہو گیا ہے۔ ایک قلم خریدنے جا تو پہلے جتنے میں کار آتی تھی اب اتنے میں قلم آتا ہے اس لئے چوری کا قلم استعمال کیا جاتا ہے اور چونکہ یہ ذاتی ملکیت نہیں ہوتا اس لئے بقلم خود کی بجائے بقلم چوری شدہ لکھتا ہوں۔ آخر سچ بولنا بھی تو فرض ہے"...... عمران نے کہا تو سرداور کافی دیر تک بے اختیار ہنستے رہے۔

"مطلب ہے چوری بھی کرتے ہو اور پھر سچ بھی بولتے ہو۔ ٹھیک ہے۔ اچھے اصول ہیں"...... سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کافی عرصہ پہلے ایک فلمی مکالمہ بے حد مشہور ہوا تھا اور اب تو وہ ایک لحاظ سے ضرب المثل بن چکا ہے اور وہ مکالمہ تھا کہ فلم کے ہیرو صاحب کا پیشہ چوری کرنا تھا۔ وہ ہیروئن کے گھر چوری کرنے جاتے ہیں اور وہ چوری کر کے مال کا گٹھڑ بناتے ہیں کہ نماز کا وقت ہو جاتا ہے اور ہیرو صاحب نماز پڑھنا شروع کر دیتے ہیں۔ اتنے میں ہیروئن جاگ جاتی ہے اور وہ گٹھڑ اور ہیرو کو نماز پڑھتا دیکھ کر حیران ہوتی ہے تو ہیرو صاحب مکالمہ بولتے ہیں کہ چوری میرا پیشہ ہے اور نماز فرض ہے۔ اس طرح قلم چوری کرنا مجبوری ہے اور سچ بولنا فرض ہے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے سرداور اس بار بھی کافی دیر تک ہنستے رہے۔

"تم نے بات کر کے واقعی ذہن پر چھائی ہوئی ساری گرد صاف

ہو جاتی ہے۔ بہرحال بتاؤ۔ کیسے فون کیا ہے"...... سرداور نے کہا۔

"سرکاری سر پر گرد چڑھ جاتی ہے یا اصل سر پر۔ کیونکہ سرکاری سر سے گرد صاف کرنے کا علیحدہ طریقہ ہے اور اصل سر کے لئے علیحدہ طریقہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بس۔ آج کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ اب میں مزید نہیں ہنس سکتا اس لئے یا تو کال کرنے کا مقصد بتاؤ ورنہ میں فون بند کر رہا ہوں"...... سرداور نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ڈبل ایم میزائل اسٹیشن پر ایک سائنس دان ہیں ڈاکٹر عامر۔ ان کا حدود اربعہ معلوم کرنا تھا"...... عمران نے کہا۔

"ڈاکٹر عامر۔ اوہ۔ کیا ہوا ہے۔ کوئی خاص بات"...... سرداور نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ان کے بارے میں اطلاع ملی ہے کہ وہ بدنام کلبوں میں آتے جاتے رہتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ ویسے ڈاکٹر عامر فوت ہو چکے ہیں۔ پرسوں رات ان کی کار کا ایکسیڈنٹ ایک ٹرک سے ہو گیا اور پوری کار پچک گئی۔ ویسے ان کی پرسنل فائل کے مطابق وہ صاف ستھرے انسان تھے"...... سرداور نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گئے ہیں۔ وری بیڈ۔ کیسے ہوا ہے یہ ایکسیڈنٹ"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے بھی زیادہ تفصیل کا تو علم نہیں ہے۔ وہ اپنے آبائی گاؤں

صدیق نگر سے دارالحکومت آ رہے تھے کہ راستے میں کسی ٹرک سے ان کی کار ٹکرا کر پچک گئی اور وہ موقع پر ہی ہلاک ہو گئے"۔ سرداور نے جواب دیا۔

"کیا وہ چھٹی پر گئے ہوئے تھے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ وہ چار بجے میزائل اسٹیشن سے فارغ ہو کر کسی ذاتی کام کی وجہ سے صدیق نگر گئے اور پھر رات گئے وہ واپس آ رہے تھے کہ ایکسیڈنٹ ہو گیا"...... سرداور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن تمہیں کیا اطلاع ملی ہے کہ تم نے باقاعدہ فون کیا ہے"۔ سرداور نے پوچھا۔

"مجھے نہیں۔ چیف کو اطلاع ملی ہے کہ میزائل اسٹیشن کے سائنس دان ڈاکٹر عامر یہاں کے ایک بدنام مقامی کلب میں جہاں کوئی مخصوص انداز کی شراب ملتی ہے اکثر دیکھے گئے ہیں تو چیف نے میرے ذمے ڈیوٹی لگائی کہ میں ان کے بارے میں معلومات حاصل کروں اس لئے میں نے آپ کو فون کیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"حیرت ہے۔ تمہارے چیف کو اس طرح کی معلومات بھی ملتی رہتی ہیں"...... سرداور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف اپنی آنکھیں کھلی رکھتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں واقعی۔ اس لئے تو چیف تک ہر بات پہنچ جاتی ہے جس کا

علم کسی کو بھی نہیں ہوتا"...... سرداور نے کہا۔

"اوکے۔ اللہ حافظ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب صدیقی سے پوچھ کر اس سردار انور کو ٹٹولنا پڑے گا۔ میں اب جولیا کے فلیٹ پر جا رہا ہوں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بھی اثبات میں سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

سیف درمیانے قد اور قدرے پھیلے ہوئے جسم کا مالک تھا۔ اس کے سر پر چھدرے بال تھے جن کی تعداد بھی خاصی کم تھی۔ اپنے مخصوص خدوخال کی بنا پر وہ گہرا آدمی دکھائی دیتا تھا۔ البتہ بحیثیت مجموعی وہ ایک سادہ سا کاروباری آدمی لگتا تھا۔ اس کے جسم پر سلیٹی رنگ کا سوٹ تھا اور وہ ریڈ آئی کلب کے نیچے بنے ہوئے اپنے مخصوص آفس میں موجود تھا۔ عام طور پر اس کا آفس کلب کے اوپر والے حصے میں تھا لیکن وہ وہاں بہت کم بیٹھتا تھا کیونکہ کلب کا انتظام مینجر راکسن کے ذمے تھا اور راکسن یہ کام انتہائی ذمہ داری اور خوش اسلوبی سے سرانجام دیتا رہتا تھا جبکہ سیف ذاتی طور پر بلیک میلنگ اور مخبری کے دھندے کی نگرانی کرتا تھا۔ وہ اس وقت آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ...... سیف نے کہا۔

"سلامت بول رہا ہوں چیف" ...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے" ...... سیف نے کہا۔

"باس۔ دارالحکومت کی زیر زمین دنیا کا خطرناک آدمی ٹائیگر کلب کے بارے میں پوچھ گچھ کرتا رہا ہے" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹائیگر۔ وہ کون ہے۔ کیا کوئی بدمعاش ہے" ...... سیف نے چونک کر پوچھا۔

"اعلیٰ پیمانے پر کام کرتا ہے باس۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لیے کام کرنے والے ایک انتہائی خطرناک ایجنٹ علی عمران کا شاگرد ہے" ...... سلامت نے کہا تو سیف بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ لیکن کیوں۔ وہ کیوں معلوم کرتا رہا ہے۔ کیا ہوا ہے یہاں" ...... سیف نے چونک کر کہا۔

"باس۔ وہ عام ہی معلومات حاصل کرتا رہا ہے لیکن اس کا اس انداز میں پوچھنا ہی ہمارے لیے کسی بھی خطرے کا باعث بن سکتا ہے" ...... سلامت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران تو واقعی انتہائی خطرناک آدمی ہے۔ لیکن کیا تم معلوم نہیں کر سکتے کہ ٹائیگر کی یہ پوچھ گچھ کرنے کا اصل مقصد کیا

ہے" ...... سیف نے کہا۔

"باس۔ میں نے آپ کو کال کرنے سے پہلے معلوم کرنے کی کوشش کی ہے لیکن کوئی خاص بات سامنے نہیں آئی۔ البتہ اس نے جس ویٹر سے پوچھ گچھ کی ہے اس نے مجھے جو رپورٹ دی ہے اس کے مطابق وہ یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ ریڈ آئی ہے تو درمیانے طبقے کا کلب لیکن یہاں معروف سائنس دان اور افسران کیوں آتے رہتے ہیں جس پر ویٹر نے اسے میری وائن کے بارے میں بتا دیا اور پھر ٹائیگر نے اس سے سپیشل ایریئے کا بھی معلوم کر لیا" ...... سلامت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یہ کہیں اس ڈاکٹر عامر کی موت کا سلسلہ نہ ہو۔ اوہ۔ ایسا ہی ہو گا" ...... سیف نے چونک کر کہا۔

"لیکن باس۔ ڈاکٹر عامر تو عام سے ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہوا ہے یہ ایکسیڈنٹ اس انداز میں کرایا گیا ہے کہ کسی صورت بھی اس میں کوئی خاص بات سامنے نہیں آسکتی" ...... سلامت نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کسی نے ڈاکٹر عامر کی سپروائزر طفیل کے ساتھ ہونے والی بات چیت سن لی ہو اور پھر اس کی اچانک ہلاکت پر وہ چونک گیا ہو" ...... سیف نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہو سکتی ہے باس" ...... سلامت نے کہا۔

"اب اگر اس طفیل کا خاتمہ کر دیا گیا تو ان کا شک پختہ بھی ہو سکتا ہے اس لیے اب کیا کیا جائے۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ طفیل

سے اصل بات معلوم کر لیں"...... سیف نے کہا۔

"باس۔ اگر اس عمران تک یہ بات پہنچ گئی تو معاملات پھر سنبھالے نہ جا سکیں گے اس لئے میرا خیال ہے کہ طفیل کو اس انداز میں غائب کیا جائے کہ اس کی پھر نشاندہی نہ ہو سکے اس لئے اسے اس کے گھر سے کال کر کے ہلاک کر دیا جائے اور لاش برقی بھٹی میں جلا دی جائے تو کسی کو اصل بات معلوم نہ ہو سکے گی اور نہ ہی کلب پر کوئی حرف آئے گا کیونکہ یہاں سے تو وہ معمول کے مطابق چھٹی کر کے گھر چلا گیا ہو گا"...... سلامت نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ایسا ہی کرو۔ اور سنو۔ اس کے ساتھ ساتھ فوری طور پر ہر قسم کی سرگرمیاں بند کر دو جب تک یہ معاملہ ختم نہیں ہو جاتا"...... سیف نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو سیف نے فون رکھ دیا۔ ابھی اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ دوسرے سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ چونک پڑا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ سیف بول رہا ہوں"...... سیف نے کہا۔

"اے ون"...... دوسری طرف سے بھاری سی آواز سنائی دی تو سیف نے تیزی سے فون کے نیچے موجود بٹن پریس کر دیا۔

"یس سر۔ اے ٹو بول رہا ہوں"...... سیف نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر عامر کا کیا ہوا"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"آپ کو رپورٹ تو بھجوا دی گئی تھی باس"...... سیف نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے رپورٹ مل چکی ہے لیکن ڈاکٹر عامر کے بارے میں تم نے جو رپورٹ دی ہے کہ اسے بڑی مشکل سے قابو کیا گیا تھا اس نے مجھے چونکا دیا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس نے اصل کام کیا ہی نہ ہو"...... اے ون نے کہا۔

"میں نے ایک دوسرے ذریعے سے چیکنگ کرا لی ہے باس۔ کام ہو چکا ہے لیکن جس طرح آپ اس کے بارے میں مطمئن نہیں اس طرح میں بھی مطمئن نہیں تھا اس لئے میں نے اسے عام سے روڈ ایکسیڈنٹ میں ختم کرا دیا ہے۔ اس طرح یہ خدشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا ہے"...... سیف نے کہا۔

"اوہ۔ گڈ شو۔ میں بھی یہی کہنا چاہتا تھا کہ کہیں اس کی وجہ سے بات آؤٹ نہ ہو جائے"...... اے ون نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سر۔ مجھے ہر طرف کا خیال رکھنا پڑتا ہے اس لئے تو طویل عرصے سے ہمارا سیٹ اپ کامیاب چل رہا ہے"...... سیف نے فخریہ لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ یہی معلوم کرنا تھا۔ مزید کام جاری رکھو"...... اے ون نے کہا۔

"یس سر"...... سیف نے کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو جانے پر اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ پھر تقریباً دو گھنٹے بعد ایک

بار پھر پہلے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس ..... سیف نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"سلامت بول رہا ہوں باس ..... دوسری طرف سے سلامت کی آواز سنائی دی۔

"یس ..... سیف نے کہا۔

"طفیل والا کام مکمل ہو گیا ہے۔ اسے زیرو روم میں کرسی میں جکڑ کر ہلاک کر دیا گیا ہے اور اس کی لاش برقی بھٹی میں جلا کر راکھ کر دی گئی ہے ..... سلامت نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے ..... سیف نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اب گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

جولیا کا فلیٹ جس رہائشی پلازہ میں تھا عمران کی کار اس کی پارکنگ میں رکی تو پارکنگ میں ایک نظر ڈالتے ہی اس نے چیک کر لیا کہ تقریباً پوری سیکرٹ سروس کی کاریاں وہاں موجود تھیں۔ عمران نے نیچے اتر کر کار لاک کی اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا پلازہ کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ یہ چونکہ بہت بڑا رہائشی پلازہ تھا اس لئے یہاں لوگوں کی ہر وقت آمد و رفت جاری رہتی تھی اور یہ تمام آمد و رفت لفٹوں کے ذریعے ہی ہو رہی تھی لیکن عمران کی عادت تھی کہ سوائے ایمرجنسی کے وہ لفٹ کی بجائے سیڑھیاں استعمال کرتا تھا کیونکہ اس کا نقطہ نظر یہ تھا کہ جسمانی حرکت جتنی زیادہ رکھی جائے گی انسان اتنا ہی جسمانی طور پر فٹ رہتا ہے اس لئے اس نے سیڑھیوں کا رخ کیا اور وہ سیڑھیاں پھلانگتا ہوا تیسری منزل پر پہنچ گیا جہاں جولیا کا فلیٹ تھا۔ اس نے کال بیل کا بٹن

پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... ڈور فون سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"تھکا ماندہ سیڑھیاں چڑھ چڑھ کر ہلکان شدہ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ٹانگوں میں شدید ترین درد کی لہروں سمیت دروازے پر بنفس نفیس حاضر ہے اور اس پرانے دور کو یاد کر رہا ہے جب در دل پر دستک دی جایا کرتی تھی"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی لیکن دوسری طرف سے بغیر کچھ کہے ڈور فون آف کر دیا گیا۔ پھر کٹاک کی ہلکی سی آواز سن کر عمران کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو دروازے پر چوہان موجود تھا۔

"آئیے عمران صاحب"...... چوہان نے مسکراتے ہوئے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

"ارے کیا ہوا۔ ابھی تو تم نسوانی آواز میں بول رہے تھے اب دروازہ کھلتے ہی تمہارے گلے کی گراریاں تبدیل ہو گئی ہیں"۔ عمران نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا تو چوہان مسکرا دیا۔

"آپ نے اپنی تھکاوٹ کا جو نقشہ پیش کیا ہے اس پر مس جولیا آپ کے لئے خصوصی چائے بنانے کچن میں چلی گئی ہیں"...... چوہان نے دروازہ بند کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"وہ کیا ہمارے ایک بڑے شاعر نے کہا ہے۔ وہ کیا شعر ہے۔ ایک تو شاید اچھے شعروں پر گریس لگی ہوتی ہے کہ وہ موقع آتا ہی ذہن سے پھسل جاتے ہیں۔ وہ مطلب ہے کہ رقیب کی محفل میں

مجھ تک کیا جام آنا تھا اس لئے لازماً ساقی نے اس میں کچھ ملا دیا ہو گا اس لئے اب تم بتاؤ کہ خصوصی چائے کس چیز کے ملانے سے بنتی ہے۔ زہر ملانے سے یا"...... عمران کی زبان عادت کے مطابق رواں ہو گئی تھی اور چوہان بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس کا علم تو نتیجہ نکلنے پر ہی ہو گا"...... چوہان نے جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا اور پھر وہ دونوں ڈرائینگ روم میں پہنچ گئے جہاں واقعی پوری سیکرٹ سروس موجود تھی۔ سلام دعا کے بعد ابھی عمران کرسی پر بیٹھا ہی تھا کہ کچن سے جولیا اور صالحہ ٹرالیاں دھکیلتی ہوئیں ڈرائینگ روم میں پہنچ گئیں۔

"تم سیڑھیاں چڑھ کر کیوں آئے ہو کیا لفٹ خراب تھی"۔ جولیا نے اس کے سامنے چائے کی پیالی رکھتے ہوئے کہا۔

"تنویر کی یہاں موجودگی کے بعد لفٹ کب مل سکتی ہے"۔ عمران نے لمبا سانس لیتے ہوئے کہا تو صفدر اور دوسرے ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے۔

"کس لفٹ کی بات کر رہے ہو"...... تنویر جو ذرا فاصلے پر بیٹھا تھا بے اختیار چونک کر بولا۔

"اس لفٹ کی جو بنجر زمین پر پھول اگا دیتی ہے۔ ویران دلوں پر پرشور ہواؤں کا رخ بدل دیتی ہے۔ وہی لفٹ جو آنکھوں کو قرار، ذہن کو سرور اور آدمی کو مسرور کر دیتی ہے"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"یہ تم پر شاعری کا دورہ کیوں پڑ گیا ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ عمران کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ کی وجہ سے جولیا کا چہرہ یکلخت گلنار سا ہو گیا تھا۔

"بڑے بڑے شاعروں کی روحیں تمہارے اس فقرے پر تڑپ اٹھی ہوں گی۔ تم شاعری کو دورہ کہہ رہی ہو۔ جیسے مرگی کا دورہ ہوتا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"عمران صاحب۔ آپ سے چیف نے کہاں رابطہ کیا تھا"۔ صدیقی نے کہا۔

"میں ایک نازک اور خوش اندام خوبصورت خاتون کے ساتھ پھولوں سے بھرے ہوئے کنج میں چہل قدمی کر رہا تھا کہ واچ ٹرانسمیٹر پر خطرے کی گھنٹی بج اٹھی اور مجبوراً مجھے یہاں اس محفل کی میزبانی میں آنا پڑا"...... عمران نے کہا۔

"تو تم اس طرح گلچھرے اڑاتے پھرتے ہو۔ کیوں"...... جولیا نے یکلخت آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ وہ آخری الفاظ تو رہ گئے کہ خطرے کی گھنٹی بجتے ہی میں اپنے تصور سے باہر آ گیا"...... عمران نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا تو کمرہ ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"عمران صاحب۔ مس جولیا نے جو رپورٹ چیف کو دی ہے وہ میرے نزدیک تو اتنی سیریس نہیں تھی لیکن مس جولیا نے بھی اسے

سیریس لیا اور چیف نے بھی"...... صدیقی نے کہا۔

"چیف اور ڈپٹی چیف دونوں کی عادت ہے کہ جن معاملات کو سیریس لیا جانا چاہئے انہیں تو سیریس نہیں لیتے"...... عمران نے کن انکھیوں سے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اگر تمہیں یہ معاملہ سیریس نظر نہ آتا تو جواب دے دینا تھا چیف کو"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے وہ عمران کی بات کا مطلب سمجھ گئی تھی۔

"یہی تو اصل مسئلہ ہے کہ جب میں واقعی سیریس بات کروں گا تو چیف اسے بھی نان سیریس سمجھ لے گا اس لئے مجبوری ہے۔ اس کی نان سیریس بات کو سیریس لینا ہی پڑتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تم میں اگر اتنی ہمت ہوتی تو رونا کس بات کا تھا"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے۔

"عمران صاحب۔ میرے خیال میں یہ معاملہ واقعی سیریس ہے کیونکہ اتنے بڑے سائنس دان کا اس قدر بدنام کلب میں آنا اور پھر اس انداز میں سپروائزر سے بات کرنا واقعی سیریس مسئلہ ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"اور اس وقت تو یہ اور سیریس ہو گیا ہے جب یہ ڈاکٹر عامر دو روز پہلے روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گیا ہے یا کر دیا گیا ہے"۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ یہ کیسے معلوم ہوا" ...... صدیقی نے کہا۔

"تمہارے چیف نے مجھے بتایا ہے ۔ لازمی بات ہے میزائل اسٹیشن سے اس نے پہلے ڈاکٹر عامر کے بارے میں معلوم کرایا ہو گا کہ وہ کہاں ہے اور اس کی مصروفیات کیا ہیں" ...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔ البتہ عمران کی بات سن کر سب کے چہروں پر سنجیدگی کی تہہ نمایاں ہو گئی تھی۔

"اس کا مطلب ہے عمران صاحب کہ اس ڈاکٹر عامر نے وہ بات نہیں مانی جس کا اسے کہا جا رہا تھا" ...... صدیقی نے کہا۔

"یا پھر مان لی اور بات آؤٹ ہونے کے ڈر سے اسے ہلاک کیا گیا ہے ۔ بہرحال تم اس سپروائزر کے بارے میں بتاؤ جس نے وہ بات کر رہا تھا ۔ اس کا حلیہ کیا ہے ۔ تم نے یقیناً اس کا نام بھی معلوم کیا ہو گا" ...... عمران نے کہا۔

"نہیں عمران صاحب ۔ میرے ذہن میں کوئی خاص بات نہیں تھی اور اب بھی میں نے برسبیل تذکرہ مس جولیا سے بات کر دی ۔ مجھے اندازہ ہی نہ تھا کہ یہ معاملہ اس قدر سیریس بھی ہو سکتا ہے" ...... صدیقی نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"اس سپروائزر کا حلیہ بتاؤ" ...... عمران نے کہا تو صدیقی نے حلیہ بتا دیا۔

"مس جولیا ٹرانسمیٹر لا دو مجھے ۔ ٹائیگر کو کہنا پڑے گا کہ وہ اس بارے میں معلومات حاصل کرے" ...... عمران نے کہا تو جولیا سر

ہلاتی ہوئی اٹھی اور ایک اور کمرے کی طرف بڑھ گئی ۔ تھوڑی دیر بعد ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر عمران کے سامنے موجود تھا ۔ عمران نے اس پر ٹائیگر کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن پریس کر کے اسے آن کر دیا۔

"ہیلو ۔ ہیلو ۔ علی عمران کالنگ ۔ اوور" ...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس ۔ ٹائیگر اٹنڈنگ یو ۔ اوور" ...... تھوڑی دیر بعد دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر ۔ ریڈ آئی کلب میں ایک سپروائزر ہے اس کا حلیہ میں بتا دیتا ہوں" ...... عمران نے کہا اور پھر جو حلیہ صدیقی نے بتایا تھا وہ تفصیل دوہرا کر اوور کہہ دیا۔

"یس باس ۔ میں نے حلیہ سن لیا ہے ۔ اوور" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ریڈ آئی کلب میں جا کر اس کے بارے میں معلومات حاصل کرو اور پھر اس سے معلوم کرو کہ اس نے ڈبل ایم میزائل اسٹیشن کے سائنس دان ڈاکٹر عامر سے سپیشل روم میں کیا بات کی تھی ۔ اوور" ۔ عمران نے کہا۔

"ڈاکٹر عامر اور ریڈ آئی کلب میں ۔ اوہ اچھا ۔ میں معلوم کرتا ہوں اوور" ...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تمام معلومات حاصل کر کے مجھے ٹرانسمیٹر کال کرو ۔ اوور اینڈ

آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اس پر اپنی ذاتی فریکوئنسی ایڈجسٹ کر دی۔

"عمران صاحب۔ آپ کا کیا خیال ہے ان دونوں کے درمیان کیا بات ہوئی ہو گی"...... صدیقی نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اسے بلیک میل کر کے کوئی بات منوائی جا رہی تھی جسے اس نے ماننے سے انکار کر دیا اس لئے یقیناً یہ بات ایسی ہو گی جو بے حد سیریئس ہو گی۔ پھر دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ ڈاکٹر عامر نے ان کا کام کر دیا اور اسے آف کر دیا گیا یا پھر اس نے ماننے سے انکار کر دیا اور اسے سزا دی گئی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ بات کیا ہو سکتی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"یہ تو اسی سپروائزر سے معلوم ہو گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"آپ ٹائیگر کو بتا دیتے کہ وہ اس سے یہ بات معلوم کرے"۔ صفدر نے کہا۔

"میں نے کہہ تو دیا ہے کہ وہ ڈاکٹر عامر سے ملاقات کی تفصیلات حاصل کرے۔ اسے مزید بتانے کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ وہ میرا شاگرد ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ممبر نہیں ہے کہ اسے سب کچھ تفصیل سے بتا دیا جائے تب بھی نتیجہ ٹائیں ٹائیں فش ہی نکلتا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم نے پھر بکواس شروع کر دی ہے"...... جولیا نے غصیلے لہجے

میں کہا۔

"ویسے جولیا۔ عمران صاحب کہتے تو ٹھیک ہیں۔ ہم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کی ضرورت ہی کیا ہے"...... اب تک خاموش بیٹھی ہوئی صالحہ نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"یہ کچھ ہمیں کرنے دے گا تو ہم کریں گے۔ چیف بھی ہمیں حکم دینے کی بجائے اس کے ذمے کام لگا دیتا ہے۔ اب دیکھو یہ کام ہمیں کرنا چاہئے تھا لیکن چیف نے اس کے ذمہ لگا دیا۔ اب بتاؤ ہم اور کیا کریں"...... جولیا نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"مس جولیا۔ چیف مسئلہ کی گہرائی میں سوچتا ہے۔ اس قدر گہرائی میں ہم نہیں سوچتے۔ اب ٹائیگر اس سپروائزر کے بارے میں معلومات حاصل کرے گا تو اس پر کوئی نہیں چونکے گا لیکن اگر ہم میں سے کوئی یہ معلومات حاصل کرتا تو یقیناً وہ لوگ چونک پڑتے"۔ صفدر نے کہا تو سب اس کی بات سن کر چونک پڑے۔

"کیسے۔ کیا وہ ہمیں جانتے ہیں"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"نہ جانتے ہوں۔ پھر بھی ہمارے مخصوص قد و قامت بہت کچھ بتا دیتے ہیں"...... صفدر نے جواب دیا۔

"ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ واقعی چیف انتہائی گہرائی میں سوچتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اور ڈپٹی چیف"...... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس نے اب سوچنا ہی چھوڑ دیا ہے"...... جولیا نے ایک طویل

سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کچن کی طرف چلی گئی۔

"تم بتاؤ تنویر۔ ڈپٹی چیف کیا سوچتی ہے"...... عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جس روز سوچنا شروع کرے گی اسی روز معاملہ صاف ہو جائے گا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"مطلب ہے کہ تم پیچھے ہٹ جاؤ گے۔ واہ۔ پھر تو واقعی میرے لئے خوشخبری ہے"...... عمران نے جان بوجھ کر اس انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یہ تو وقت آنے پر معلوم ہو گا کہ کیا ہوتا ہے"...... تنویر نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ آپ کا کیا خیال ہے۔ اس ڈاکٹر عامر سے یہ لوگ کیا چاہتے تھے"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ظاہر ہے اس میزائل اسٹیشن کا نقشہ وغیرہ حاصل کرنا چاہتے ہوں گے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ اگر انہیں یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر عامر کہاں کام کرتا ہے تو پھر وہ اس کا نقشہ بھی آسانی سے معلوم کر سکتے ہیں۔ وہ اس سے کوئی خاص کام لینا چاہتے ہوں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر اسی طرح مختلف باتیں ہوتی رہیں کہ اچانک میز پر موجود ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی تو سب چونک پڑے اور عمران نے

ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ٹائیگر کالنگ۔ اوور"۔ ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ علی عمران اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"باس۔ اس سپروائزر کا نام طفیل ہے۔ وہ کل کلب سے چھٹی کر کے گھر گیا۔ وہاں رات کو اسے کسی کا فون آیا تو وہ گھر پر یہ کہہ کر چلا گیا کہ وہ کسی ضروری کام سے جا رہا ہے اور پھر اس کی واپسی نہیں ہوئی۔ وہ کلب میں بھی نہیں پہنچا۔ ایک لحاظ سے اسے غائب کر دیا گیا ہے۔ اوور"...... ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس طفیل نے اگر کوئی بات کی ہو گی تو کسی کے کہنے پر کی ہو گی۔ خود تو وہ ایسا نہیں کر سکتا۔ اوور"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ میں نے اس پہلو پر بھی کام کیا ہے اور جو کچھ معلوم ہوا ہے اس کے مطابق طفیل سپروائزر یہاں بطور سپروائزر ریڈ آئی کلب کے مینجر راکسن کے تحت تھا لیکن راکسن کا تعلق صرف کلب کے معاملات سے ہے۔ وہ ان سے ہٹ کر کبھی کسی معاملے میں ملوث نہیں ہوا اس لئے یقیناً سپروائزر طفیل کا رابطہ کسی اور سے ہو گا۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"وہ سیف کہاں ہوتا ہے۔ کلب کا مالک۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"سیف کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ کبھی کسی کے سامنے

نہیں آیا۔ صرف اس کا نام استعمال ہوتا ہے۔ کلب میں کسی نے اسے نہیں دیکھا۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"یہ راکسن تو یقیناً جانتا ہو گا۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ اگر آپ حکم دیں تو میں اس سے معلوم کروں۔ اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یہ سارے کام تمہیں رپورٹ دینے سے پہلے ہی کرنے چاہئیں تھے۔ تمہیں معلوم ہے کہ نامکمل رپورٹیں میں سننے کا عادی نہیں ہوں۔ اوور"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ راکسن کا تعلق سپرنٹنڈنٹ فیاض سے ہے اور بتایا گیا ہے کہ سپرنٹنڈنٹ فیاض نے ہی اسے یہاں ملازم کرایا ہے۔ اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

"جو کچھ بھی ہے اس سے سیف کے بارے میں معلوم کرو اور پھر سیف سے معلومات حاصل کر کے مجھے رپورٹ دو کہ اس سپروائزر طفیل اور ڈاکٹر عامر کے درمیان جو کھیل کھیلا گیا ہے اس کی اصلیت کیا ہے۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"عمران صاحب۔ معاملات واقعی سیریئس اور گہرے ہوتے جا رہے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"دیکھو نتیجہ کیا نکلتا ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پہاڑ کھودنے پر چوہا برآمد ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی چٹان کے نیچے سے کوئی خزانہ نکل آئے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

روزی راسکل اپنے خصوصی آفس میں موجود تھی کہ سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... روزی راسکل نے کہا۔

"ریڈ آئی کلب کے مینجر راکسن کی کال ہے میڈم"...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"راکسن کی۔ کراؤ بات"...... روزی راسکل نے چونک کر کہا۔

"ہیلو۔ راکسن بول رہا ہوں۔ مینجر ریڈ آئی کلب"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا بات ہے۔ کیوں فون کیا ہے"...... روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم نے ایک بار مجھے بتایا تھا کہ ٹائیگر تمہارا دوست ہے"۔ راکسن نے کہا تو روزی راسکل بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے

چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ہاں ۔ کیوں ۔ کیا ہوا ہے"...... روزی راسکل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مسٹر ٹائیگر اس وقت میرے آفس میں موجود ہیں اور مجھ سے میرے چیف سیف کے بارے میں معلومات حاصل کرنے پر بضد ہیں جبکہ میں نے انہیں بتایا ہے کہ میرا ان سے تعلق صرف فون کی حد تک ہے اس سے زیادہ مجھے کچھ معلوم نہیں اور فون بھی چیف خود کرتے ہیں ۔ تمہیں اس سارے طریقہ کار کا بخوبی علم ہے ۔ لیکن ٹائیگر میری بات تسلیم ہی نہیں کر رہا جس پر مجھے تمہارا خیال آگیا کہ تم بھی چیف کے بارے میں بہت کچھ جانتی ہو اس لئے میں نے تمہیں فون کیا ہے کہ اپنے دوست کو بتا دو کہ میں سچ بول رہا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹائیگر سے میری بات کراؤ"...... روزی راسکل نے کہا۔

"ہیلو ۔ ٹائیگر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ٹائیگر کی سرد آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر ۔ تم سیف کے بارے میں معلومات حاصل کیوں کرتے پھر رہے ہو ۔ کیا کوئی خاص بات ہے"...... روزی راسکل نے کہا۔

"میری ایک پارٹی نے مجھے اس کام کے لئے بک کیا ہے اور خاصی بڑی رقم بھی دی ہے اس لئے معلوم کر رہا ہوں لیکن راکسن ایسے بات کر رہا ہے جیسے میں احمق ہوں"...... ٹائیگر نے غصیلے لہجے

میں کہا۔

"وہ احمق نہیں ہے ۔ وہ تمہیں جو کچھ کہہ رہا ہے وہ درست ہے ۔ اگر تم نے سیف کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں تو پھر میرے پاس آجاؤ اور مجھے بتاؤ کہ تم کس قسم کی معلومات چاہتے ہو"...... روزی راسکل نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تمہارا کیا تعلق ہے اس سیف سے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ریڈ آئی کلب میں نے ہی اسے خرید کر دیا تھا ۔ وہ جب ایکریمیا سے یہاں آیا تھا تو انتہائی خوفزدہ تھا ۔ میں نے اسے حوصلہ دیا تھا"...... روزی راسکل نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ پھر تم فون پر ہی بتا دو کہ وہ کہاں ہے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"یہاں آؤ میرے پاس اور منت کرو پھر بتاؤں گی"...... روزی راسکل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ہونہہ ۔ بے چارہ پیسے کمانے کے لئے مارا مارا پھر رہا ہے ۔ نانسنس ۔ مجھے کہتا میں اسے رقم دے دیتی"...... روزی راسکل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد آفس کا دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا تو روزی راسکل دروازے پر موجود ٹائیگر کو دیکھ کر چونک پڑی۔

"تم یہاں بغیر میری اجازت کے کیسے آگئے ۔ تمہیں کسی نے روکا نہیں"...... روزی راسکل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کس میں جرأت ہے کہ ٹائیگر کو روک سکے"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اندر آ کر وہ کرسی پر اس طرح اطمینان سے بیٹھ گیا جیسے یہ آفس اسی کا ہو اور روزی راسکل یہاں اس کی ملازم ہو۔

"ہاں۔ اب بتاؤ کہاں ہے سیف"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تم معمولی سی رقم کمانے کے لئے مارے مارے پھر رہے ہو۔ بولو کتنی رقم چاہئے تمہیں۔ مجھے بتاؤ"...... روزی راسکل نے کہا۔

"یہ میرا پیشہ ہے اور میں کسی سے رقم ناٹ مانگا نہیں کرتا چھین لیا کرتا ہوں اس لئے آئندہ ایسی بات منہ سے نہ نکالنا اور اب آخری بار کہہ رہا ہوں کہ بتا دو کہاں ہے سیف"...... ٹائیگر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"چلو اٹھو اور دفع ہو جاؤ میرے آفس سے۔ میں کسی سیف کو نہیں جانتی"...... روزی راسکل نے یکلخت پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"ابھی تم نے فون پر اور بات کی تھی اور اب اور کر رہی ہو۔ کیا تم راکسن کو میرے ہاتھوں بچانا چاہتی ہو۔ بہرحال یہ سن لو کہ یہ معاملہ قومی اسلامی کا ہے اس لئے اب تمہیں بہرحال بتانا پڑے گا"...... ٹائیگر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو روزی راسکل بے اختیار چونک پڑی۔

"قومی سلامتی کا۔ کیا مطلب"...... روزی راسکل نے حیرت

بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں صرف اتنا بتایا جا سکتا ہے کہ باس علی عمران نے میرے ذمے یہ کام لگایا ہے اور میں نے اسے ہر صورت میں کرنا ہے اس لئے یا تو تم خود ہی سب کچھ بتا دو یا دوسری صورت میں تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ علیحدہ کر کے بھی میں معلوم کر لوں گا"...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا۔

"لیکن پہلے تو تم کسی پارٹی اور رقم کی بات کر رہے تھے"۔ روزی راسکل نے کہا۔

"ضروری نہیں کہ ہر بات تمہیں بتائی جائے اور وہ بھی راکسن کے سامنے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ تم عمران سے میری بات کراؤ اور اگر وہ تمہاری بات کی تصدیق کر دے گا تو میں اسے سب کچھ بتا دوں گی ورنہ تم جس انداز میں مجھے دھمکیاں دے رہے ہو اس کے بعد تمہاری موت یقینی ہو سکتی ہے"...... روزی راسکل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"وقت ضائع مت کرو روزی راسکل۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا کہ میں تمہارے نخرے دیکھتا رہوں۔ آخری بار کہہ رہا ہوں کہ اگر تم جانتی ہو تو بتا دو ورنہ میں اس راکسن سے سب کچھ معلوم کر لوں گا"...... ٹائیگر نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"راکسن واقعی کچھ نہیں جانتا اور سنو۔ آخری بار کہہ رہی ہوں کہ

عمران کی بات مجھ سے کرا دو"...... روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سوری۔ یہ کام میں نے کرنا ہے اور میں ہی کروں گا"۔ ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر جاؤ اور اپنی جان بچ جانے پر مٹھائیاں تقسیم کرو"...... روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو تم نہیں بتاؤگی۔ کیوں"...... ٹائیگر نے کہا اور آگے بڑھنے ہی لگا تھا کہ اس کی جیب سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو وہ رک گیا اور اس نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر اس کا بٹن آن کر دیا جبکہ روزی راسکل نے اس کے اٹھتے ہی میز کی کھلی دراز میں موجود مشین پسٹل اپنے ہاتھ میں لے لیا تھا کیونکہ وہ واقعی ٹائیگر کو گولی مار دینے کا فیصلہ کر چکی تھی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی عمران کی آواز سنائی دی تو ٹائیگر کے ساتھ ساتھ روزی راسکل بھی چونک پڑی۔

"یس باس۔ میں ٹائیگر بول رہا ہوں۔ اوور"...... ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم روزی راسکل کے کلب میں گئے ہو۔ کیا ہوا ہے۔ کیا روزی راسکل کا تعلق بھی اس سیف سے ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ٹائیگر نے راکسن سے ملنے سے لے کر یہاں پہنچنے اور

روزی راسکل کے انکار کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"تم وہیں رکو میں خود آ رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر جیب میں ڈالا اور واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"شکر کرو ٹوٹ پھوٹ سے بچ گئی ہو"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اور تم بھی شکر کرو کہ مرنے سے بچ گئے ہو"...... روزی راسکل نے بھی تنک کر جواب دیا۔

"یہ تو وقت ہی بتاتا کہ تم میز کی دراز سے مشین پسٹل باہر بھی نکال سکتی یا نہیں"...... ٹائیگر نے روکھے سے لہجے میں جواب دیا۔

"اور یہ بھی وقت ہی بتاتا کہ تم مجھ پر ہاتھ بھی اٹھا سکتے یا نہیں"...... روزی راسکل نے اس سے بھی زیادہ روکھے لہجے میں کہا اور پھر دونوں منہ پھلا کر خاموش ہو کر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور عمران اندر داخل ہوا تو ٹائیگر بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ روزی راسکل بھی اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"بیٹھو۔ بیٹھو۔ لیکن مجھے لگتا ہے کہ تم دونوں میں بڑی شدید انداز کی زبانی لڑائی ہو چکی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر تمہاری کال نہ آتی تو اب تک اس کی لاش گٹر کے کیڑے کھا چکے ہوتے"...... روزی راسکل نے کہا۔

"اور باس اگر آپ کی کال نہ آتی تو اب تک میں اس کی ساری ہڈیاں توڑ کر اس سے سیف کے بارے میں سب کچھ معلوم کر چکا ہوتا"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کلب کے سامنے سے گزرتے ہوئے میں نے تمہاری کار پارکنگ میں دیکھ لی تھی کیونکہ پارکنگ کلب کے بیرونی حصے میں ہے اس لئے میں نے کال کی تھی لیکن روزی راسکل کا کیا تعلق ہے سیف سے جو تم یہاں اس سے پوچھنے آئے ہو"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو ٹائیگر نے ساری تفصیل بتا دی۔

"تمہارا اس سیف سے کیا تعلق ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں روزی راسکل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرا اس سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں نے اس وقت اس کی مدد کی تھی جب وہ ایکریمیا سے یہاں آیا تھا۔ اس کے بعد وہ اپنے آپ کو میرا احسان مند سمجھتا ہے اور بس"...... روزی راسکل نے جواب دیا۔

"جب اس کی نقل و حرکت کے بارے میں اس کا مینجر تک نہیں جانتا تو تم کو کیسے اس کے بارے میں معلوم ہے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ اس کا فون نمبر کیا ہے اور بس اس سے زیادہ میں کچھ نہیں جانتی اور اس بات کا علم مینجر راکسن کو بھی ہے کیونکہ راکسن کو جب کبھی کوئی ایمرجنسی ہو تو وہ مجھے کال کر

کے کہتا ہے کہ میں سیف کو اس کا پیغام پہنچا دوں کیونکہ سیف کسی کے سامنے نہیں آتا۔ الرجی کی وجہ سے۔ اس کی حالت بے حد خراب رہتی ہے اس لئے وہ مستقل انڈر گراؤنڈ رہتا ہے۔ اس نے مجھے کہا تھا کہ اس کا پورا جسم اس الرجی کی وجہ سے تقریباً خراب ہو چکا ہے اور وہ دن کی روشنی میں باہر نہیں آسکتا ورنہ ڈاکٹروں کے مطابق وہ ہلاک ہو جائے گا اور میں نے یہ سن کر اس سے ملاقات کا کبھی نہیں سوچا"...... روزی راسکل نے جواب دیا۔

"کیا فون نمبر ہے اس کا"...... عمران نے پوچھا تو روزی راسکل نے نمبر بتا دیا۔

"اسے فون کرو اور اسے بتاؤ کہ تم اس سے ملنا چاہتی ہو"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں اس سے نہیں ملوں گی۔ سوری۔ میں نہیں چاہتی کہ الرجی مجھے بھی ہو جائے۔ یہ بھی چھوت کی بیماری ہوتی ہے۔ البتہ میں تمہاری بات کرا دیتی ہوں اس سے"...... روزی راسکل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں شاید اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تھا کیونکہ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی تھی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"روزی راسکل بول رہی ہوں۔ سیف سے بات کراؤ"۔ روزی

راسکل نے کہا۔

"میں عالم بول رہا ہوں میڈم۔ باس کی طبیعت چار روز سے بے حد بگڑ گئی تھی۔ چنانچہ وہ چارٹرڈ طیارے سے ایکریمیا علاج کے لئے گئے ہیں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ایکریمیا میں اس کا فون نمبر کیا ہے"...... روزی راسکل نے پوچھا۔

"معلوم نہیں میڈم۔ جب سے وہ گئے ہیں پھر ان کی کال ہی نہیں آئی"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو روزی راسکل نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"وہ اب مشکل سے ہی بچے گا۔ لیکن ٹائیگر بتا رہا تھا کہ قومی سلامتی کا مسئلہ ہے۔ لیکن سیف کا تو دھندہ ایسا نہیں ہے کہ اس سے قومی سلامتی کا کوئی تعلق ہو سکتا ہو"...... روزی راسکل نے کہا۔

"اس کا کیا دھندہ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"منشیات کا دھندہ کرتا ہے وہ"...... روزی راسکل نے جواب دیا۔

"اس کے علاوہ کیا کرتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس کے علاوہ تو مجھے معلوم نہیں ہے۔ کیوں"...... روزی راسکل نے چونک کر کہا۔

"مجھ تک اطلاع پہنچی ہے کہ وہ اونچے پیمانے پر بلیک میلنگ کا

دھندہ بھی کرتا ہے اور اس کے لئے اس نے ریڈ آئی کلب میں کوئی خصوصی شراب تیار کرائی ہوئی ہے جس کی خاطر اعلیٰ فوجی افسران اور سائنس دان وہاں آتے جاتے رہتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں یہ شراب تو وہ بناتے ہیں لیکن یہ سارا کام تو راکسن کرتا ہے۔ سیف کا تو کوئی تعلق کلب کی سرگرمیوں سے نہیں ہوتا۔ وہ تو منشیات کے دھندے میں ہی کام کرتا ہے"...... روزی راسکل نے کہا۔

"اوکے۔ آؤ ٹائیگر"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے بیٹھو۔ میں نے تمہارے پینے کے لئے کچھ نہیں منگوایا"...... روزی راسکل نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"ابھی نہیں۔ کسی روز آکر خصوصی طور پر پی لیں گے"...... عمران نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے پیچھے ٹائیگر بھی باہر چلا گیا تو روزی راسکل نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"یہ تو کوئی لمبی ہی گڑبڑ ہے ورنہ ٹائیگر کا استاد کبھی سیف جیسے عام آدمی کے بارے میں معلومات حاصل نہ کرتا پھرتا"...... روزی راسکل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"روجر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"روزی راسکل بول رہی ہوں روجر"...... روزی راسکل نے

کہا۔

"اوہ تم۔ کیسے فون کیا ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"ریڈ آئی کے سیف کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں"...... روزی راسکل نے کہا۔

"کس قسم کی معلومات"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"کیا وہ بلیک میلنگ کے ڈھندے میں بھی ملوث ہے"۔ روزی راسکل نے پوچھا۔

"سیف۔ نہیں اس کا تو منشیات کا دھندہ ہے اور اس بارے میں تمہیں بھی علم ہے۔ بلیک میلنگ کے بارے میں تو آج تک کوئی اطلاع نہیں ملی۔ لیکن تم کیوں پوچھ رہی ہو۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... روجر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ریڈ آئی کلب میں خصوصی شراب تیار کی جاتی ہے اور وہاں اعلیٰ افسران اور سائنس دان آتے جاتے رہتے ہیں اس لئے مجھے خیال آیا تھا"...... روزی راسکل نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا تو ہے لیکن آج تک بلیک میلنگ کی کوئی اطلاع نہیں ملی۔ ویسے تم نے سیف سے براہ راست پوچھ لینا تھا۔ وہ تو تمہارا دوست ہے"...... روجر نے کہا۔

"میں نے فون کیا تھا لیکن بتایا گیا کہ وہ الرجی کا علاج کروانے

ایکریمیا گیا ہوا ہے۔ تمہارا مخبری کا وسیع نیٹ ورک ہے اس لئے میں نے سوچا کہ تمہیں لازماً اطلاع ہو گی"...... روزی راسکل نے کہا۔

"نہیں۔ اس بارے میں آج تک کوئی اطلاع نہیں ملی"۔ روجر نے کہا تو روزی راسکل نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

سیف ایک آفس نما کمرے میں موجود تھا کہ سامنے میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سیف نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس "...... سیف نے کہا۔

"عالم بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کیوں کال کی ہے"...... سیف نے کہا۔

"باس۔ میڈم روزی راسکل کی اچانک آپ کے نام کال آئی تو میں نے اسے کہہ دیا کہ آپ علاج کے لئے ایکریمیا گئے ہوئے ہیں اور ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ روزی راسکل کے کلب میں ٹائیگر اور خطرناک سیکرٹ ایجنٹ علی عمران گئے تھے اور جب کال کی گئی تو یہ دونوں اس کے آفس میں موجود تھے"...... عالم نے کہا۔

"کیسے اطلاع ملی ہے"...... سیف نے چند لمحے خاموش رہنے کے

بعد پوچھا۔

"روزی راسکل کی طرف سے اچانک کال آنے پر میں چونک پڑا تھا اس لئے میں نے معلومات کرائیں کہ اچانک روزی راسکل نے کیوں کال کی ہے تب یہ اطلاع ملی ہے"...... عالم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ عمران اتنی آسانی سے مطمئن ہونے والا نہیں ہے۔ بہرحال میں اس بارے میں سوچتا ہوں۔ تم یہ بتاؤ کہ میزائل اسٹیشن کے بارے میں کوئی مزید پیش رفت ہوئی"...... سیف نے کہا۔

"جناب کام ہو رہا ہے۔ ایک سائنس دان ڈاکٹر فصیح کے بارے میں اطلاع ملی ہے کہ ان کا تعلق بھی شاید کسی میزائل اسٹیشن سے ہے۔ ان پر کام ہو رہا ہے۔ جیسے ہی ان کے بارے میں درست معلومات ملیں کام کو آگے بڑھا دیا جائے گا"...... عالم نے جواب دیا۔

"کام کو مزید تیز کرو عالم"...... سیف نے کہا۔

"یس باس۔ کام ہو رہا ہے"...... عالم نے کہا تو سیف نے رسیور رکھ دیا۔ اس کی پیشانی پر شکنیں سی پھیل گئی تھیں کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران انتہائی خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہے اور اس کا اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنا اس کے لئے انتہائی خطرناک بھی ثابت ہو سکتا تھا۔ وہ کافی دیر تک بیٹھا سوچتا رہا پھر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ۔ روزی راسکل بول رہی ہوں"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سیف بول رہا ہوں ۔ ایکریمیا سے"...... سیف نے کہا۔

"اوہ تم ۔ کیا حال ہے تمہارا ۔ ابھی تمہارے آدمی عالم سے بات ہوئی ہے ۔ وہ بتا رہا تھا کہ تم علاج کے لئے ایکریمیا گئے ہو"۔ روزی راسکل نے کہا۔

"ہاں ۔ میں نے ابھی ایک کام کے لئے عالم کو فون کیا تھا تو اس نے تمہاری کال کے بارے میں بتایا ۔ میری حالت خاصی خراب ہے لیکن تم نے کیوں کال کی تھی ۔ کوئی خاص بات"...... سیف نے کہا۔

"تم کس ہسپتال میں ہو"...... روزی راسکل نے پوچھا۔

"البرٹ ہسپتال ایکریمی ریاست تھیلون میں ہے اور یہ الرجی کا بڑا اور معروف ہسپتال ہے ۔ میں وہاں داخل ہوں"...... سیف نے کہا۔

"اچھا ۔ میری دعا ہے کہ تم جلد ٹھیک ہو جاؤ ۔ ایک بات بتاؤ کہ کیا تم نے منشیات کے ساتھ ساتھ بلیک میلنگ کا دھندہ بھی شروع کر دیا ہے"...... روزی راسکل نے کہا تو سیف بے اختیار چونک پڑا۔

"بلیک میلنگ ۔ یہ کیا کہہ رہی ہو ۔ تم مجھے اچھی طرح جانتی ہو روزی راسکل ۔ میں ایسا گھٹیا کام کیسے کر سکتا ہوں ۔ کس نے کہا ہے تمہیں اس بارے میں"...... سیف نے کہا۔

"بس ویسے ہی سنا تھا اس لئے پوچھ رہی ہوں"...... روزی راسکل نے کہا۔

"نہیں ۔ میں ایسا کام کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا ۔ بہرحال تم دعا کرو کہ میری صحت ٹھیک ہو جائے پھر پاکیشیا میں ملاقات ہو گی"...... سیف نے کہا۔

"دعا تو میں کرتی رہوں گی"...... روزی راسکل نے جواب دیا تو سیف نے گڈ بائی کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ ڈاکٹر عامر کا معاملہ ہے ۔ ویری بیڈ"...... سیف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... دوسری طرف سے عالم کی آواز سنائی دی۔

"سیف بول رہا ہوں عالم"...... سیف نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"میں نے روزی راسکل سے معلوم کر لیا ہے کہ عمران نے اسے بتایا ہے کہ ہم بلیک میلنگ میں ملوث ہیں ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ ڈاکٹر عامر اور طفیل سپروائزر کے بارے میں مشکوک ہو گیا ہے اور میں جانتا ہوں کہ یہ عمران اب بھوت کی طرح ہمارے پیچھے لگ جائے گا اور یقیناً روزی راسکل سے اس نے تمہارے فون کا نمبر معلوم کرا لیا ہو گا اور اب اسے آسانی سے معلوم ہو جائے گا کہ یہ نمبر ۔

ریڈ آئی کلب کے نیچے تہہ خانے میں لگا ہوا ہے اور لامحالہ وہ وہاں ریڈ
کرے گا یا کرائے گا اس لیئے تم فوری طور پر وہاں سے تمام مشکوک
آدمیوں کو ہٹا دو اور تمام میٹریل سپیشل پوائنٹ پر پہنچا دو اور تم نے
وہاں حالات کو ہر لحاظ سے نارمل رکھنا ہے۔ میں اب واقعی ایکریمیا جا
رہا ہوں۔ جب یہ لوگ ٹکریں مار کر تھک جائیں گے تو پھر کام کو
آگے بڑھایا جائے گا"...... سیف نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ آپ نے واقعی اچھا فیصلہ کیا ہے۔ آپ بے
فکر رہیں۔ میں تمام انتظامات فوری طور پر کر لوں گا"...... عالم نے
کہا تو سیف نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کر دیا اور دوبارہ نمبر پریس
کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"اے ٹو بول رہا ہوں"...... سیف نے کہا۔

"یس۔ اے ون فرام دس اینڈ"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو
سیف نے شروع سے لے کر آخر تک کی تمام تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ تو تم نے بہت بری خبر سنائی ہے اے ٹو۔
آج تک تو کسی کو تمہارے بارے میں علم نہ ہو سکا تھا اب یکلخت وہ
تمہارے پیچھے کیسے لگ گئے ہیں"...... اے ون نے کہا۔

"باس۔ میرا خیال ہے کہ ڈاکٹر عامر کے ایکسیڈنٹ نے انہیں
مشکوک کر دیا ہے۔ یہ تو اچھا ہوا کہ ڈاکٹر عامر پر کام کرنے والے
طفیل سپروائزر کو بھی میں نے آف کر دیا ورنہ اصل بات لازماً ان

تک پہنچ جاتی"...... سیف نے کہا۔

"اب وہ آسانی سے تمہارا پیچھا نہیں چھوڑیں گے اس لیئے تم واقعی
ایکریمیا شفٹ ہو جاؤ اور تمام سرگرمیاں اس وقت تک بند کر دو
جب تک یہ لوگ کسی اور معاملہ میں نہیں الجھ جاتے"...... اے ون
نے کہا۔

"میں نے بھی یہی فیصلہ کیا ہے باس"...... سیف نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ ہمیں کوئی جلدی نہیں ہے۔ ہمارا کام
ہوتا رہے گا جو مین کام تھا وہ تو ہو گیا ہے اور بس"...... اے ون نے
کہا۔

"یس باس"...... سیف نے کہا اور دوسری طرف سے اوکے کے
الفاظ سن کر اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑا
ہو گیا۔ اب اس کی پیشانی پر موجود شکنیں غائب ہو گئی تھیں کیونکہ
اب وہ ایک فیصلے پر پہنچ گیا تھا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو" ...... عمران نے سلام دعا کے بعد کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ خود بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اس سیف کے بارے میں کوئی نتیجہ نکلا ہے یا نہیں" ۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ واقعی ایکریمیا گیا ہوا ہے۔ میں نے ریڈ آئی کلب کے نیچے تہہ خانے میں بھی ریڈ کیا ہے لیکن وہاں سے بھی کچھ نہیں ملا۔ ادھر ڈاکٹر عامر کے میزائل اسٹیشن کی میرے کہنے پر سرداور نے تمام تنصیبات کی تفصیلی چیکنگ کرائی ہے لیکن وہاں پر سب اوکے ہے۔ البتہ میرے کہنے پر اس اسٹیشن کا سیکورٹی نظام ایک بار پھر تبدیل کر دیا گیا ہے اور اب مزید کیا کیا جا سکتا ہے" ...... عمران نے کہا۔

"اس سپروائزر طفیل کے بارے میں کچھ معلوم ہوا ہے یا نہیں" ...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ وہ اس طرح صفحہ ہستی سے غائب ہو گیا ہے جیسے اس کا کوئی وجود ہی نہ رہا ہو" ...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ناٹران کی طرف سے کوئی رپورٹ" ...... عمران نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد پوچھا۔

"ہاں۔ اس نے رپورٹ دی ہے کہ وہاں کوئی غیر معمولی سرگرمی دیکھنے میں نہیں آئی" ...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ معاملات جو بھی تھے ختم ہو گئے ہیں" ...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میں چائے لاتا ہوں آپ کے لئے" ...... بلیک زیرو نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے واہ۔ نیکی اور پوچھ پوچھ" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بھی مسکراتا ہوا اٹھا اور کچن کی طرف بڑھ گیا تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے دونوں ہاتھوں میں چائے کی پیالیاں تھیں۔ اس نے ایک پیالی عمران کے سامنے رکھی اور دوسری اٹھائے ہوئے وہ اپنی کرسی کی طرف بڑھ گیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم بندوق میرے کاندھے پر رکھ کر چلاتے ہو" ...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو جو کرسی پر بیٹھ رہا تھا چونک

پڑا۔

"بندوق ۔ کیا مطلب عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جب تمہیں چائے کی خواہش ہو تو تم میرا نام لے کر چائے لے آتے ہو اور ساتھ خود بھی ضرور پیتے ہو ۔ مطلب ہے کہ احسان مجھ پر اور خواہش اپنی ہوتی ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو اس بار بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کے بہانے میں بھی چائے پی لیتا ہوں ورنہ میں سارے دن میں دو تین پیالیوں سے زیادہ نہیں پیتا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تمہارے نزدیک یہ کم ہے ۔ لیکن اماں بی کو پتہ چل جائے تو وہ تمہاری ایسی کلاس لیں گی کہ آئندہ دس سالوں تک تم چائے کو دیکھنا بھی گوارا نہ کرو گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ تو مجھ سے زیادہ چائے پیتے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اماں بی کو یہی بتایا جاتا ہے کہ میں باقاعدگی سے دودھ پیتا ہوں ان کا کہنا ہے کہ چائے نقصان دیتی ہے اس لئے ایک پیالی کی حد تک اس کی اجازت ہے ۔ تمہیں نہیں معلوم مجھے ان سے اس کی اجازت کے لئے بھی کتنی منتیں کرنا پڑی تھیں اور کہاں تین پیالیاں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلیمان بول رہا ہوں ۔ صاحب ہیں یہاں"...... دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی تو عمران کے ساتھ ساتھ بلیک زیرو بھی چونک پڑا کیونکہ سلیمان بغیر کسی ایمرجنسی یا اشد ضرورت کے کبھی یہاں فون نہ کرتا تھا۔

"علی عمران بول رہا ہوں سلیمان ۔ کیوں فون کیا ہے" ۔ عمران نے اصل آواز میں کہا۔

"صاحب ۔ سرداور کا فون آیا ہے ۔ وہ آپ سے کوئی انتہائی اہم بات فوری طور پر کرنا چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے سلیمان کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"اچھا"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی ۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں ۔ کیسے یاد فرمایا آپ نے"...... عمران نے کہا۔

"میں نے تمہارے فلیٹ پر فون کیا تھا لیکن تم موجود نہ تھے اس لئے میں نے سلیمان سے کہا تھا کہ تمہیں ٹریس کرے ۔ کہاں ہو تم اس وقت"...... سرداور نے کہا۔

"ایک کلب میں ہوں ۔ سلیمان نے مجھے ٹریس کر کے آپ کا

پیغام دیا ہے۔ آپ بتائیں کیا مسئلہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران بیٹے۔ ڈبل ایم میزائل اسٹیشن سے ایک انتہائی حیران کن رپورٹ ملی ہے کہ وہاں موجود میزائلوں کے ایک آلے میں انتہائی ہوشیاری سے گڑبڑ کی گئی ہے کہ اگر میزائل فائر ہوئے تو بجائے ٹارگٹ پر ہٹ ہونے کے یوٹرن ہو کر واپس پاکیشیا پر آکر فائر ہوں گے"...... سرداور نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ یہی حالت بلیک زیرو کی تھی۔

"اوہ۔ مگر پہلے تو آپ نے آل اوکے کی رپورٹ دی تھی"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مجھے ایسی ہی رپورٹ ملی تھی لیکن میرے ذہن میں کسک موجود تھی اس لئے میں نے اپنے طور پر حکم دیا تھا کہ پوری تفصیل سے میزائلوں کو بھی چیک کیا جائے اور دوسری تنصیبات کو بھی۔ جب میزائلوں کی تفصیل کے ساتھ چیکنگ ہوئی تب یہ بات سامنے آئی"...... سرداور نے کہا۔

"یہ کام کون کر سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اب یہ بات طے شدہ ہے کہ یہ تبدیلی وہاں ڈاکٹر عامر ہی کر سکتا تھا اور کوئی نہیں"...... سرداور نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے اپنا کام کرا لیا تھا اور پھر ڈاکٹر عامر کو ہلاک کیا گیا۔ آپ تمام میزائل اسٹیشنوں اور دفاعی تنصیبات کی اسی طرح تفصیلی چیکنگ کرائیں"...... عمران نے کہا۔

"میں نے احکامات دے دیئے ہیں لیکن عمران بیٹے۔ اگر ایسا ہوتا رہا تو ہم کب تک اس طرح چیکنگ کرتے رہیں گے اور یہ تو پاکیشیا کو دشمنوں کے رحم و کرم پر چھوڑنے کے مترادف ہے"۔ سرداور نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہ واقعی انتہائی حساس معاملہ ہے۔ پورے ملک کے دفاع کو اس طرح دشمنوں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑا جا سکتا۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں چیف کو رپورٹ دے دیتا ہوں۔ پھر یقیناً ان لوگوں کو ٹریس کر لیا جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب میں مطمئن ہوں۔ اللہ حافظ"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی رسیور رکھ دیا۔

"یہ تو واقعی انتہائی سیریس معاملہ ہے عمران صاحب"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ اب یہ بات طے ہو گئی ہے کہ معاملات اس سے زیادہ گہرے ہیں جتنا ہم سمجھ رہے تھے اور یقیناً یہ کام کافرستان کا ہے۔ انہوں نے یقیناً لائحہ عمل تبدیل کر دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"انہوں نے میزائل اسٹیشنوں کو تباہ کرنے کی بجائے ان میں خرابی پیدا کرنے کا مشن اپنا لیا ہے اور یہ تباہی سے زیادہ خطرناک ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ نے خصوصی طور پر کافرستان کا نام لیا ہے۔ کوئی خاص بات آپ کے ذہن میں ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ میزائل کافرستان سے دفاع کے لئے نصب کئے گئے ہیں اور ان کی سمت میں تبدیلی اور خاص طور پر ایسی تبدیلی کہ یو ٹرن کی نوبت آجائے یہ بات ثابت کرتی ہے کہ یہ کام کافرستان کا ہی ہو سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو کیا یہ کام اسی سیف نے کرایا ہو گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"سرداور کی رپورٹ سے تو یہی نتیجہ نکلتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ کیسے"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"سمتوں میں تبدیلی ڈاکٹر عامر ہی کر سکتا تھا اور ڈاکٹر عامر کے بعد سپروائزر طفیل کی اس طرح پراسرار گمشدگی سے ثابت ہوتا ہے کہ اس میں کسی نہ کسی حد تک سیف اور ریڈ آئی کلب ملوث ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو اب آپ کیا لائحہ عمل اختیار کریں گے"...... بلیک زیرو نے کہا لیکن عمران نے بغیر کوئی جواب دیئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں مسٹر عالم"...... عمران نے انتہائی سرد اور خشک لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم فرمائیے"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"مجھے فوری طور پر مسٹر سیف سے بات کرنی ہے۔ اس کا رابطہ نمبر بتا دیں"...... عمران نے کہا۔

"سوری سر۔ مجھے تو ان کا نمبر معلوم نہیں ہے۔ البتہ اتنا معلوم ہے کہ وہ ایکریمیا کی ریاست تھیون کے کسی الرجی کے معروف ہسپتال میں داخل ہیں"...... عالم نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں سے ایکریمیا کا رابطہ نمبر اور اس کی ریاست تھیون کا رابطہ نمبر دے دیں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں بعد انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیئے گئے تو عمران نے شکریہ کہہ کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ بولنے والی ایکریمین ہے۔

"یہاں تھیون میں الرجی کا کوئی معروف ہسپتال ہے اس کا نام بھی بتا دیں اور فون نمبر بھی"...... عمران نے کہا۔

"البرٹ ہسپتال اس کا نام ہے"...... انکوائری آپریٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی نمبر بھی بتا دیا گیا تو عمران نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"البرٹ ہسپتال"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے عالم بول رہا ہوں۔ یہاں پاکیشیا کے ایک صاحب جن کا نام سیف ہے داخل ہیں۔ میں نے ان سے ضروری بات کرنی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو سر"...... چند لمحوں بعد وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"سر۔ اس نام کا کوئی مریض ہمارے ہسپتال میں نہ رجسٹرڈ ہے اور نہ موجود ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا آپ نے اچھی طرح چیک کر لیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ میں نے کمپیوٹر سے چیکنگ کی ہے"...... دوسری

طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی رسیور رکھ دیا۔ وہ چند لمحے خاموش بیٹھا رہا اور پھر اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ روزی راسکل سے بات کرائیں"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"روزی راسکل بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد روزی راسکل کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ سیف کے بارے میں اس کے آدمی عالم نے اطلاع دی تھی کہ سیف ایکریمیا کی ریاست تھیون کے الرجی کے معروف ہسپتال میں داخل ہے لیکن وہاں سے معلوم کرنے پر پتہ چلا ہے کہ اس ہسپتال میں سیف داخل ہی نہیں ہوا جبکہ میں نے سیف سے ہر صورت میں بات کرنی ہے۔ کیا تمہیں اس کے بارے میں کوئی ایسی بات معلوم ہے جس کی مدد سے اسے ایکریمیا میں ٹریس کیا جا سکے"...... عمران نے کہا۔

"سیف نے مجھے خود ایکریمیا سے فون کر کے بتایا تھا کہ وہ البرٹ ہسپتال میں داخل ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ہسپتال سے فارغ کر دیا گیا ہو۔ مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ تھیون میں بلیو سکائی کلب سے اس کا رابطہ رہتا ہے۔ انہیں یقیناً اس کے بارے میں علم ہو گا"۔

روزی راسکل نے کہا۔

"اوکے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور اس نے ایک بار پھر کریڈل دبا کر ٹون آنے پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے اور پھر انکوائری سے بلیو سکائی کلب کا نمبر معلوم کر کے دوبارہ نمبر پریس کر دیئے۔

"بلیو سکائی کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے عالم بول رہا ہوں۔ مسٹر سیف پاکیشیا سے یہاں آتے رہتے ہیں۔ میں ان کا اسسٹنٹ ہوں۔ ان سے ایک ایمرجنسی بات کرنی ہے"...... عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ مسٹر سیف صاحب تو ایکریمیا آئے ہی نہیں۔ اگر وہ ایکریمیا آتے تو لازماً ہمیں معلوم ہوتا"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"لیکن مجھے تو انہوں نے کہا تھا کہ وہ ایکریمیا جا رہے ہیں"۔ عمران نے عالم کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر وہ کہاں گئے ہوں گے اور اگر آپ ان کے واقعی اسسٹنٹ ہیں تو لازماً آپ کو معلوم ہو گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پاکیشیا کا مجھے علم ہے۔ لیکن وہ یہاں نہیں ہیں"...... عمران

نے کہا۔

"پھر سوری۔ ہمیں معلوم نہیں ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھا اور ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے ٹرانسمیٹر آن کر کے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ ٹائیگر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر۔ سیف کے اسسٹنٹ عالم کو اغوا کر کے رانا ہاؤس پہنچا سکتے ہو۔ اوور"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے مختصر الفاظ میں جواب دیا گیا۔

"اکیلے یہ کام کر لو گے یا جوانا کو ساتھ بھجوا دوں۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"بھجوا دیں تو زیادہ آسانی سے کام ہو جائے گا۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ تم ریڈ آئی کلب پہنچو میں جوانا کو وہاں بھجوا دیتا ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"رانا ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں جوزف۔ جوانا سے بات کراؤ"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ماسٹر۔ میں جوانا بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد جوانا کی آواز سنائی دی۔

"جوانا۔ تم کار لے کر ریڈ آئی کلب کے سامنے پہنچ جاؤ۔ ٹائیگر وہاں موجود ہو گا۔ تم دونوں نے اس کلب کے تہہ خانوں میں موجود ایک آدمی عالم کو اٹھا کر رانا ہاؤس لانا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے جواب دیا۔

"اور سنو۔ غیر ضروری قتل و غارت کی ضرورت نہیں ہے"۔ عمران نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی ماسٹر"...... جوانا نے جواب دیا۔

"جوزف کو رسیور دو"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... چند لمحوں بعد جوزف کی آواز سنائی دی۔

"جوزف۔ جب جوانا اور ٹائیگر مطلوبہ آدمی کو لے آئیں تو تم نے مجھے دانش منزل کال کر کے اطلاع دینی ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"آپ نے اچھا کیا کہ جوانا کو تنبیہہ کر دی ہے کہ وہ بغیر ضرورت کے قتل و غارت نہ کرے ورنہ اس کا ہاتھ تو بے حد کھلا ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اب بھی کم لوگ ہلاک نہیں ہوں گے کیونکہ فوری اور غیر ضروری کا فیصلہ اس نے کرنا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ سیف کا معاملہ زیادہ گہرا اور پیچیدہ ہوتا جا رہا ہے"...... بلیک زیرو نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا۔

"ہاں"...... عمران نے مختصر سا جواب دیا تو بلیک زیرو بھی بجائے مزید کوئی بات کرنے کے خاموش ہو گیا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"رانا ہاؤس سے جوزف بول رہا ہوں جناب۔ باس جہاں بھی ہوں انہیں اطلاع دے دیں کہ ان کا مطلوبہ آدمی رانا ہاؤس پہنچ چکا ہے"...... دوسری طرف سے جوزف نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"جوزف کو اس قدر احتیاط کی کیا ضرورت تھی جبکہ آپ نے خود اسے دانش منزل کال کرنے کا کہا تھا"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"وہ مجھ سے بھی زیادہ محتاط رہنے کا عادی ہے۔ مجھے معلوم تھا کہ

جب میں نے دانش منزل کا نام لیا تھا اس وقت جوانا ان کے پاس نہ ہوگا کیونکہ جوانا کو جیسے ہی مشن کے لئے کہا گیا وہ فوراً دوڑ پڑے گا اور اب چونکہ ٹائیگر اور جوانا اس کے کہیں قریب ہی موجود ہوں گے اس لئے اس نے اس انداز میں بات کی ہے"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے بے اختیار اثبات میں سر ہلا دیا اور اس کے ساتھ ہی عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا تو احتراماً بلیک زیرو بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"یہ ٹائیگر کا استاد سیف کے پیچھے کیوں پڑ گیا ہے"...... روزی راسکل نے فون کا رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے ابھی عمران کا فون اٹنڈ کیا تھا جس میں عمران نے اس سے ایکریمیا کے البرٹ ہسپتال میں سیف کی عدم موجودگی کا بتا کر اس سے پوچھا تھا کہ وہ اس کے علاوہ کہاں ہو سکتا ہے جس پر روزی راسکل نے اسے بلیو سکائی کلب کے بارے میں بتا دیا تھا لیکن رسیور رکھ کر وہ اس سوچ میں پڑ گئی تھی کہ سیف نے آخر ایسا کیا کام کیا ہے کہ عمران اس کے پیچھے اس طرح ہاتھ دھو کر پڑ گیا ہے۔ وہ سیف کو بڑے طویل عرصے سے جانتی تھی اور یہ بھی حقیقت تھی کہ جب سیف ایکریمیا سے یہاں آیا تھا تو اس وقت روزی راسکل نے واقعی اس کی مدد کی تھی جس کی بنا پر سیف اس کا بے حد مداح تھا اور روزی راسکل اکثر سیف کے کلب میں بھی آتی جاتی رہتی تھی لیکن اسے

صرف اتنا معلوم تھا کہ سیف منشیات کے بین الاقوامی دھندے میں ملوث ہے اور یہ بات بھی وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ عمران جیسا شخص صرف منشیات کی وجہ سے اس طرح اس کے پیچھے نہیں پڑ سکتا اس لئے اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ خود سیف سے پوچھ لے تاکہ اگر اس نے واقعی کوئی غلطی کی ہے تو اسے ٹائیگر کے استاد سے معافی دلا سکے یہی سوچ کر اس نے رسیور اٹھایا اور اس کے نیچے موجود ایک بٹن پریس کر کے اس نے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... دوسری طرف سے مردانہ آواز سنائی دی۔

"روزی راسکل بول رہی ہوں"...... روزی راسکل نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس میڈم۔ میں عالم بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"عالم۔ یہ تمہارے باس نے آخر ایسا کیا کام کیا ہے کہ عمران اس کے پیچھے پڑ گیا ہے"...... روزی راسکل نے کہا۔

"مجھے تو معلوم نہیں ہے میڈم۔ ویسے میرے علم میں تو باس کی ایسی کوئی بات نہیں آئی جس پر عمران جیسا شخص دلچسپی لے سکے"...... عالم نے جواب دیا۔

"سیف نے مجھے خود بتایا تھا کہ وہ ایکریمیا کے الرجی ہسپتال میں داخل ہے جبکہ عمران نے ابھی فون کر کے بتایا ہے کہ اس نے

چیکنگ کر لی ہے کہ سیف وہاں داخل ہی نہیں ہوا۔ اس نے مجھ سے کوئی اور جگہ پوچھی جہاں سیف سے رابطہ ہو سکے تو میں نے اسے بلیو سکائی کلب کے بارے میں بتا دیا لیکن کیا واقعی سیف ایکریمیا نہیں گیا"...... روزی راسکل نے پوچھا۔

"مجھے تو یہی معلوم ہے کہ باس ایکریمیا علاج کرانے گئے ہیں۔ باس نے خود فون کر کے بتایا تھا"...... عالم نے کہا۔

"ایسا تو نہیں کہ وہ یہیں موجود ہو اور اس نے صرف کہا ہو کہ وہ ایکریمیا جا رہا ہے"...... روزی راسکل نے کہا۔

"یہاں باس ہوتے تو مجھے ضرور معلوم ہوتا"...... عالم نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... روزی راسکل نے کہا اور کریڈل دبا دیا۔ اس کے چہرے پر ہلکے سے کھچاؤ کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اس نے محسوس کر لیا تھا کہ عالم اس سے کچھ چھپا رہا ہے۔ اس نے کریڈل سے ہاتھ اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"گرینڈ ہوٹل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کوئین سے بات کرائیں میں روزی راسکل بول رہی ہوں"۔ روزی راسکل نے سخت لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ کوئین بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور نسوانی آواز سنائی دی۔

"روزی راسکل بول رہی ہوں کوئین۔ تم یہاں ڈیوٹی دے رہی ہو۔ کیا سیف کو اکیلا چھوڑ آئی ہو فلیٹ پر"...... روزی راسکل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ تمہیں کیسے پتہ چلا کہ سیف میرے فلیٹ پر ہے۔ سیف نے تو کہا تھا کہ اس نے اپنے نائب عالم کو بھی نہیں بتایا کہ وہ یہاں ہے"...... کوئین نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو روزی راسکل کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا کیونکہ اس نے ویسے ہی اندھیرے میں تیر چلایا تھا۔

"روزی راسکل سے کوئی چیز نہیں چھپ سکتی"...... روزی راسکل نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"میں تو ہوٹل سے چھٹی لینا چاہتی تھی لیکن اس نے خود مجھے یہاں بھیج دیا۔ اس کا کہنا تھا کہ کوئی خلاف معمول بات نہ ہو"۔ کوئین نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اب جب اس کے پاس جاؤ تو اسے کہنا کہ وہ مجھ سے بات کرے"...... روزی راسکل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کہہ دوں گی"...... کوئین نے کہا تو روزی راسکل نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اسے کوئین کے لگژری فلیٹ کا نمبر معلوم تھا کیونکہ کوئین اس کی خاصی گہری دوست تھی۔ اس نے جان بوجھ کر کوئین کو یہ نہیں بتایا تھا کہ وہ سیف کو خود فون کرنے والی ہے۔

ایسا اس نے اس لئے کیا تھا کہ کوئین اس سے پہلے سیف کو فون نہ کر دے۔ وہ کوئین کی طرح سیف کو بھی سرپرائز دینا چاہتی تھی۔ دوسری طرف گھنٹی بجتی رہی لیکن کسی نے رسیور نہ اٹھایا تو روزی راسکل نے رسیور رکھ دیا۔ وہ سمجھ گئی کہ سیف جان بوجھ کر رسیور نہیں اٹھا رہا تاکہ یہ تاثر دیا جا سکے کہ فلیٹ میں کوئی نہیں ہے۔

"اب کیسے اس سے رابطہ کیا جائے"...... روزی راسکل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اچانک ایک خیال کے تحت وہ کرسی سے اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس نے خود فلیٹ پر جانے اور سیف سے بات کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا تاکہ اسے یہ باور کرا سکے کہ وہ چاہے پاتال میں ہی کیوں نہ چھپ جائے روزی راسکل اسے ٹریس کر سکتی ہے۔ اس نے چونکہ حال ہی میں نئی کار خریدی تھی اس لئے اس کی کار تیزی سے ہنی مون پلازہ کی طرف بڑھی جا رہی تھی جس میں کوئین کا فلیٹ تھا۔ وہ چونکہ کئی بار اس فلیٹ پر جا چکی تھی اس لئے وہ اطمینان سے کار چلاتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ فلیٹ کے دروازے پر موجود تھی۔ دروازہ بند تھا۔ روزی راسکل نے کال بیل کا بٹن دبایا تو کٹاک کی آواز سنائی دی اور چونکہ وہ کئی بار پہلے بھی یہاں آ چکی تھی اس لئے اسے معلوم تھا کہ یہاں ڈور فون سسٹم لگا ہوا ہے اور کٹاک کی آواز سے بیرونی مائیک آن ہو جاتا تھا اور آنے والا خود ہی اپنے بارے میں بتا دیتا ہے۔

"میں روزی راسکل ہوں سیف ۔ میری کوئین سے بات ہو چکی ہے ۔ اس نے بتایا ہے کہ تم یہاں ہو اور چونکہ تم نے یہاں فون کال اٹنڈ نہیں کی تھی اس لئے میں خود آئی ہوں ۔ تم نے تمہارے فائدے کی بات کرنی ہے"...... روزی راسکل نے اونچی آواز میں کہا۔

"کیا تم اکیلی ہو"...... کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی سیف کی آواز سنائی دی۔

"ہاں اور کون میرے ساتھ ہو سکتا ہے"...... روزی راسکل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے ۔ میں دروازہ کھول رہا ہوں"...... سیف کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی کٹاک کی آواز کے ساتھ مائیک آف ہو گیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو دروازے پر ایک ایکریمین موجود تھا۔ روزی راسکل اسے دیکھ کر چونک پڑی۔

"تم ۔ تم کون ہو"...... روزی راسکل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں سیف ہوں ۔ اندر آجاؤ"...... اس آدمی نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

"تم نے باقاعدہ میک اپ کر رکھا ہے ۔ کیا مطلب ۔ کیوں تم اس طرح چھپے ہوئے ہو ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم نے واقعی کوئی ایسی حرکت کی ہے جو ملکی سلامتی کے خلاف ہے ۔ اس لئے تو ٹائیگر کا

استاد عمران تمہارے خلاف حرکت میں ہے"...... روزی راسکل نے اندر داخل ہوتے ہوئے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے کیا کرنا ہے ۔ تمہیں تو معلوم ہے کہ میں منشیات کا دھندہ کرتا ہوں ۔ اس سلسلے میں مجھے میک اپ کر کے یہاں چھپنا پڑا لیکن تم میرے بارے میں کیوں پوچھ رہی ہو اور یہاں بھی آ گئی ہو"...... سیف نے کہا۔

"وہ ٹائیگر کا استاد علی عمران تمہیں تلاش کر رہا ہے ۔ تم نے عالم کو بتایا کہ تم ایکریمیا کے ہسپتال جا رہے ہو ۔ اس عمران نے وہاں سے معلوم کرایا تو تم وہاں گئے ہی نہیں تھے ۔ اس نے مجھے فون کر کے پوچھا تو میں نے بلیو سکائی کلب کا نام لے دیا لیکن مجھے شک پڑ گیا کہ تم یہاں ہو اور پھر میں نے کوئین سے بات کی تو اس نے تمہاری یہاں موجودگی کنفرم کر دی اور سنو ۔ اگر تم نے پاکیشیا کے مفاد کے خلاف کوئی کام کیا ہے تو مجھے بتا دو میں عمران سے تمہاری سفارش کر دوں گی ورنہ تم پاتال میں بھی چھپ جاؤ پھر بھی وہ تمہیں تلاش کر لے گا"...... روزی راسکل نے کہا۔

"اوہ نہیں ۔ میں نے ایسا کوئی کام نہیں کیا ۔ میں خود عالم سے بات کرتا ہوں"...... سیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ۔ راٹھور بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"سیف بول رہا ہوں۔ ایکریمیا سے۔ عالم کہاں ہے۔ تم نے کیوں کال رسیو کی ہے"...... سیف نے چیخ کر کہا۔

"اوہ باس۔ سلطان۔ عجیب واردات ہوئی ہے۔ باس عالم کو ان کے آفس سے اغوا کر لیا گیا ہے اور ہمارے دس افراد جو خفیہ راستے پر موجود تھے ہلاک کر دیئے گئے ہیں اور اب تک جو معلومات ملی ہیں ان کے مطابق اغوا کرنے والوں میں ایک دیوہیکل ایکریمین حبشی تھا جبکہ دوسرا مقامی آدمی تھا"...... راٹھور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسے تلاش کراؤ"...... سیف نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ایکریمین حبشی کا مطلب ہے کہ یہ اغوا علی عمران نے کرایا ہے اس کے پاس ایک ایکریمین حبشی موجود ہے جس کا نام جوانا ہے"...... روزی راسکل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ اس کا مطلب ہے کہ مجھے میک اپ ختم کر کے اب تمہارے ساتھ اس عمران کے پاس جانا چاہئے۔ میں نہیں چاہتا کہ وہ میرے ساتھیوں کو تنگ کرے۔ تم ٹھہرو میں آ رہا ہوں"۔ سیف نے کہا۔

"یہی تمہارے حق میں بہتر ہے"...... روزی راسکل نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو سیف تیزی سے اٹھ کر دوسرے کمرے میں چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو وہ اسی ایکریمین میک اپ میں تھا۔

"تم نے میک اپ صاف نہیں کیا"...... روزی راسکل نے

چونک کر کہا۔

"ابھی کرتا ہوں"...... سیف نے کہا اس کے ساتھ ہی اس نے اچانک اپنے ایک ہاتھ کو جھٹکا تو اس کے ہاتھ سے چھوٹا سا کیپسول نکل کر روزی راسکل کے سامنے موجود میز کی سطح پر گر کر چٹخ کی آواز سے پھٹ گیا اور اس کے ساتھ ہی روزی راسکل کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کو کسی نے چلتے ہوئے چھت کے پنکھے سے باندھ دیا ہو۔ اس کا ذہن چند لمحے انتہائی تیزی سے گھومتا رہا پھر اس کے حواس تاریکی میں ڈوبتے چلے گئے۔

ختم شد

عمران سیریز

بلیو کوڈ بک

حصہ دوم

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
پاک گیٹ
ملتان

"کتنے ضروری آدمی ہلاک کئے ہیں"..... عمران نے رانا ہاؤس پہنچتے ہی جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"صرف دس افراد"..... جوانا نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اور غیر ضروری"..... عمران نے کہا۔

"ایک بھی نہیں کیونکہ آپ نے منع کر دیا تھا"..... جوانا نے بڑے فرمانبردار لہجے میں کہا تو عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"ٹائیگر کہاں ہے"..... عمران نے بلیک روم کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھا۔

"وہ بلیک روم میں ہے جوزف کے ساتھ"..... جوانا نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ دونوں بلیک روم میں داخل ہوئے تو ٹائیگر اور جوزف وہاں موجود تھے اور سامنے کرسی پر ایک

لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی بے ہوشی کے عالم میں راڈز میں جکڑا ہوا موجود تھا۔

"یہی عالم ہے"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے ٹائیگر سے پوچھا۔

"یس باس۔ ہم خفیہ راستے سے اندر گئے۔ لیکن اس تک پہنچنے میں دس افراد حائل ہو رہے تھے۔ انہیں ہلاک کر دیا گیا اور ہم اسے بے ہوش کر کے یہاں لے آئے ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کیسے بے ہوش کیا ہے اسے"...... عمران نے پوچھا۔

"سر پر چوٹ لگا کر باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"جوزف۔ اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو جوزف نے آگے بڑھ کر اپنے ایک ہاتھ سے اس آدمی کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں کے بعد اس آدمی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو جوزف نے ہاتھ ہٹایا اور پیچھے ہٹ کر ایک بار پھر عمران کی کرسی کے پیچھے آ کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے راڈز میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت اور قدرے خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"آپ۔ آپ۔ کیا مطلب میں کہاں ہوں"...... اس آدمی نے کہا۔

"تم مجھے جانتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ آپ علی عمران ہیں سوپر فیاض کے دوست اور یہ ٹائیگر ہے۔ یہ سب کیا ہے اور میں کہاں ہوں"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"تمہارا نام عالم ہے اور تم ریڈ آئی کلب کے تہہ خانوں میں کام کرتے ہو اور لشیف کے آدمی ہو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں"...... عالم نے جواب دیا۔

"تم نے بتایا تھا کہ سیف ایکریمیا میں الرجی ہسپتال میں داخل ہے جبکہ وہاں وہ سرے سے داخل ہی نہیں ہوا اس لئے اب تم بتاؤ گے کہ وہ کہاں ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے تو باس نے یہی بتایا تھا کہ وہ ایکریمیا جا رہا ہے۔ مجھے مزید تو معلوم نہیں ہے"...... عالم نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ وہ عالم کے لہجے سے ہی سمجھ گیا تھا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

"تمہارا باس بلیک میلنگ کا دھندہ بھی کرتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ تو منشیات کے بین الاقوامی دھندے میں ملوث ہے"...... عالم نے جواب دیا۔

"جوانا"...... عمران نے جوانا سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"یس ماسٹر"...... کرسی کے پاس کھڑے ہوئے جوانا نے جواب

دیا۔

"اس کی ایک آنکھ نکال دو تاکہ اسے معلوم ہو سکے کہ جھوٹ بولنے کی کیا سزا ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور جیب سے تیز دھار خنجر نکال کر وہ جارحانہ انداز میں عالم کی طرف بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں"...... عالم نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"وہیں رک جاؤ جوانا۔ اس بار یہ جیسے ہی جھوٹ بولے گا میں تمہیں اشارہ کر دوں گا اور تم اس کی دونوں آنکھیں نکال دینا"...... عمران نے کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے عالم کے قریب رکتے ہوئے کہا۔

"تم۔ مم۔ میں سب کچھ بتا دوں گا۔ مجھے مت اندھا کرو۔ باس جانے اور تم۔ میں تو چھوٹا سا پرزہ ہوں"...... عالم نے اس بار خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"جو میں نے پوچھا ہے وہ بتاؤ"...... عمران کا لہجہ مزید سرد ہو گیا۔

"ہاں۔ باس اونچے اور وسیع پیمانے پر بلیک میلنگ کا دھندہ کرتا ہے"...... عالم نے جواب دیا۔

"کیسے تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"باس خصوصی طور پر شراب تیار کرتا ہے۔ جسے پینے کے لئے اعلیٰ ترین افسران اور سائنس دان کلب میں آتے ہیں۔ باس جسے بلیک میل کرانا چاہتا ہے اس کی شراب میں ایک خاص دوا ملا دی جاتی ہے۔ اس سے وہ مدہوش ہو جاتا ہے تو اسے ایک خصوصی کمرے میں لے جایا جاتا ہے۔ وہاں لڑکیاں موجود ہوتی ہیں اور کمرے میں کیمرے لگے ہوئے ہیں۔ پھر اس آدمی کی ان لڑکیوں کے ساتھ خصوصی فلمیں تیار کی جاتی ہیں۔ فلموں کی تیاری کے بعد اسے دوسرے کمرے میں پہنچا دیا جاتا ہے اور اس دوا کا اثر ختم کر دیا جاتا ہے تو وہ آدمی ہوش میں آجاتا ہے تو اسے صرف یہی بتایا جاتا ہے کہ وہ مدہوش ہو گیا تھا اس لئے اسے یہاں لایا گیا تھا۔ وہ شرمندہ ہو کر واپس چلا جاتا ہے اور پھر باس اس کو تصویریں بھجواتا ہے۔ اس کے بعد اس آدمی کے پاس اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں رہ جاتی کہ یا تو وہ خودکشی کر لے یا پھر بلیک میل ہو جائے اور ننانوے فیصد لوگ باس کے حکم پر سر جھکا دیتے ہیں اور پھر باس ان کی فلمیں انہیں واپس کر دیتا ہے۔ لیکن باس ماسٹر پرنٹ اپنے پاس رکھ لیتا ہے"...... عالم نے تیز تیز لہجے میں ساری بات بتاتے ہوئے کہا۔

"کہاں رکھا جاتا ہے یہ بلیک میلنگ سٹف"...... عمران نے پوچھا۔

"یہ ریڈ آئی کلب کے تہہ خانوں میں رکھا جاتا ہے۔ لیکن چند روز پہلے باس نے حکم دیا کہ وہاں سے سب کچھ ہٹا کر سپیشل پوائنٹ پر پہنچا دیا جائے۔ چنانچہ میں نے حکم کی تعمیل کر دی۔ اس کے بعد آپ کے آدمیوں نے وہاں ریڈ کیا لیکن وہاں کچھ ہوتا تو انہیں ملتا۔ عالم

نے جواب دیا۔

"اب بتاؤ ڈاکٹر عامر کو کیوں ہلاک کیا گیا تھا"۔ عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ میں صرف آفس تک محدود رہتا ہوں۔ باس کا اس کام کے لئے علیحدہ گروپ ہے۔ جس کا چیف سلامت نامی آدمی ہے۔ لیکن مجھے اس کے بارے میں کوئی علم نہیں کیونکہ باس اسے انتہائی خفیہ رکھتا ہے"...... عالم نے جواب دیا اور عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

"طفیل سپروائزر کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اسے باس نے خود اس کے گھر فون کر کے کہیں بلوایا اور اس کے بعد وہ غائب ہو گیا۔ اس کے گھر والے ابھی تک اسے تلاش کرتے پھر رہے ہیں"...... عالم نے جواب دیا۔

"وہ تو تمہارے کلب کا آدمی تھا اور کلب کے انچارج تم ہو" عمران نے کہا۔

"نہیں۔ اس کا تعلق سلامت سے ہے۔ میرے ساتھ نہیں۔ میرے ساتھ صرف اتنا تعلق ہے کہ وہ کلب میں سپروائزر ہے اور بس"...... عالم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں یقیناً تمہارے باس کے بارے میں بہت کچھ معلوم ہو گا یہ بتاؤ کہ اگر وہ کہیں چھپنا چاہے تو کہاں چھپے گا"...... عمران نے پوچھا۔

"میں بتا دیتا ہوں لیکن یہ بات یقینی نہیں ہے۔ ایک بار باس اس طرح انڈر گراؤنڈ ہو گیا تھا پھر جب وہ واپس آیا تو کچھ عرصے بعد مجھے پتہ چلا کہ باس ہی مون لگژری پلازہ کے فلیٹ نمبر اٹھارہ میں گرینڈ ہوٹل میں کام کرنے والی کوئین نامی لڑکی کے پاس چھپا ہوا تھا۔ کوئین اس کی دوست ہے لیکن سوائے چند خاص لوگوں کے اور کسی کو اس بارے میں علم نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ باس وہاں موجود ہو"...... عالم نے کہا۔

"وہاں کا فون نمبر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم اور نہ ہی میں نے کبھی معلوم کرنے کی کوشش کی ہے"...... عالم نے جواب دیا۔

"ٹائیگر"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

"اس فلیٹ پر جا کر چیک کرو اور مجھے فلیٹ پر فون کر کے رپورٹ دینا"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اسے آف کر دو"...... عمران نے بھی اٹھتے ہوئے جوانا سے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عالم کوئی احتجاج کرتا اس کے حلق سے چیخ نکلی اور اس کا جکڑا ہوا جسم بری طرح تڑپنے لگا۔ اس کے قریب موجود جوانا نے ہاتھ میں پکڑا ہوا خنجر اس کی شہ رگ میں اتار دیا تھا۔

"اس کی لاش برقی بھٹی میں ڈال دو"...... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

آفس کے اندر موجود سجے ہوئے کمرے میں بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک بھاری جسامت کا ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ یہ کافرستان کی ڈیفنس کونسل کا چیئرمین تھا۔ جس کا کوڈ اے ون تھا۔ وہ بیٹھا ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ اے ون بول رہا ہوں"...... اے ون نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں پاکیشیا سے سلامت بول رہا ہوں جناب۔ کیا اے ٹو آپ کے پاس پہنچ گئے ہیں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو اے ون بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ پاکیشیا میں ریڈ آئی کی مخبری کے نیٹ ورک اور بلیک میلنگ کرنے والے گروپ کا سربراہ سلامت ہے اور یہ سلامت بھی کافرستانی نژاد تھا۔ لیکن بظاہر مسلمان تھا۔ اس کا اصل نام گوراجہ تھا لیکن اس نے اپنا فرضی نام سلامت رکھا ہوا تھا۔ یہ آدمی کافرستانی ملٹری انٹیلی جنس سے متعلق رہا تھا۔ اب اسے وہاں سے نکال کر سیف کے پاس پاکیشیا بھجوایا گیا تھا۔ سیف کے تمام ایسے کاموں کا عملی انچارج سلامت تھا جس کا مین آفس بھی علیحدہ تھا اور گروپ بھی۔ اس کا صرف فون پر سیف سے رابطہ رہتا تھا۔ سلامت کو صرف اتنی اجازت تھی کہ کسی ٹاپ ایمرجنسی کی صورت میں وہ اے ون کو براہ راست کال کر سکتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ سلامت کی کال ملتے ہی اے ون بری طرح چونک پڑا تھا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ اے ٹو تو پاکیشیا میں ہے"...... اے ون نے کہا۔

"وہ انڈر گراؤنڈ ہو گئے تھے لیکن پھر وہاں سے بھی غائب ہو گئے ہیں اس لئے میں نے سوچا کہ شاید وہ کافرستان آ گئے ہوں"۔ سلامت نے جواب دیا۔

"کیا ہوا ہے آخر"...... اے ون نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"ڈاکٹر جابر کی ہلاکت اور سپروائزر طفیل کی گمشدگی کے بعد اچانک پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خطرناک ترین ایجنٹ علی عمران حرکت میں آ گیا جس پر اے ٹو نے کلب سے تمام بلیک میلنگ سٹف سپیشل پوائنٹ پر پہنچا دیا۔ لیکن ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ کلب میں سے اے ٹو کے نائب عالم کو اس کے آفس سے اغوا کر لیا

گیا ہے اور اغوا کرنے والوں کے بارے میں جو کچھ پتا چلا ہے اس سے بھی یہی بات سامنے آئی ہے کہ یہ اغوا اسی عمران کے آدمیوں نے کیا ہے۔ پھر سپیشل پوائنٹ پر ریڈ ہوا اور وہاں موجود چار آدمیوں کو ہلاک کر دیا گیا اور وہاں سے تمام بلیک میلنگ سٹف اٹھا لیا گیا ہے باس۔ ایکریمیا بھی نہیں گئے۔ وہ اپنی دوست کوئین کے فلیٹ پر چھپے ہوئے تھے۔ کوئین ایک ہوٹل میں ملازمت کرتی ہے۔ وہ باس کو فلیٹ پر چھوڑ کر ہوٹل چلی گئی جب وہ واپس آئی تو فلیٹ خالی تھا۔ باس جا چکے تھے۔ میں نے کوئین سے فون کر کے معلوم کیا ہے۔ اس نے مجھے بتایا ہے کہ وہ باس کو چھوڑ کر ہوٹل گئی تھی پھر واپسی پر باس غائب تھے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ شاید وہ کافرستان آ گئے ہوں"...... سلامت نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ کوئی ایسی بات ہوئی ہے جس سے پاکیشیا سیکرٹ سروس چونک پڑی ہے ورنہ پہلے بھی تو طویل عرصے سے کام ہو رہا تھا اور کوئی نہ چونکا تھا"...... اے ون نے کہا۔

"باس پہلے ہمارا مشن بلیک میلنگ کے ذریعے خفیہ راز حاصل کرنا ہوتا تھا اور وہ کام ہوتا رہا لیکن اس بار ہمارا مشن بدل گیا اور میزائل اسٹیشنوں پر کام ہونا تھا۔ پہلا کام ڈاکٹر عامر کے ذریعے ہوا اور اسے ہمیشہ کے لئے خفیہ رکھنے کے لئے ڈاکٹر عامر اور اسے ڈیل کرنے والے طفیل سپروائزر دونوں کو ہلاک کرنا پڑا۔ ویسے تو یہ دونوں کام اس انداز میں کرائے گئے کہ کسی کو شک نہ پڑ سکتا تھا

لیکن اس کے باوجود یہ عمران حرکت میں آ گیا اور باس یہ بھی بتا دوں کہ مجھ تک یہ اطلاع بھی پہنچ چکی ہے کہ جو کام ڈاکٹر عامر کے ذریعے کرایا گیا تھا۔ اسے بھی چیک کر لیا گیا ہے اور یہ کام بھی عمران کے دباؤ پر ہوا ہے"۔ سلامت نے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ پھر تو سارا معاملہ ہی چوپٹ ہو گیا ہے۔ اب کیا کریں"...... اے ون نے کہا۔

"میں نے فوری طور پر تمام کام سمیٹ دیا ہے۔ اب فوری طور پر کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ ویسے بھی بلیک میلنگ سٹف حکومت کے پاس پہنچ گیا ہے اور ڈاکٹر عامر کے ذریعے ہونے والے کام کی چیکنگ کے بعد یقیناً اب تمام اسٹیشنوں کی چیکنگ ہو گی اور ریڈ آئی کلب میں خصوصی طور پر بنائی جانے والی شراب بھی بند کر دی گئی ہے اس لئے اب اس ذریعے سے کام آگے نہیں بڑھ سکتا"...... سلامت نے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ سب کچھ سمیٹ کر فی الحال خاموش رہو۔ جب تک معاملات نیا رخ نہ اختیار کر لیں"...... اے ون نے کہا۔

"یس سر"...... سلامت نے جواب دیا تو اے ون نے رسیور رکھ دیا۔ ابھی اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو اے ون نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ اے ون بول رہا ہوں"...... اے ون نے کہا۔

"اے ٹو بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے سیف کی آواز

سنائی دی تو اے ون چونک پڑا۔

"کہاں ہو تم۔ کہاں سے بات کر رہے ہو"۔۔۔۔ اے ون نے چونک کر پوچھا۔

"کافرستان سے۔ میں آپ کے آفس آ رہا ہوں اس لئے میں نے فون کیا تھا تاکہ اپنی آمد کے بارے میں بتا سکوں"۔۔۔۔ سیف نے کہا۔

"ابھی سلامت کا فون آیا تھا۔ وہ تمہارے بارے میں پوچھ رہا تھا میری اس سے تفصیلی بات ہوئی ہے۔ تم فوراً آفس آ جاؤ تاکہ اس معاملے کو مزید ڈسکس کر کے صدر صاحب کو رپورٹ دی جا سکے"۔۔۔ اے ون نے کہا۔

"میں آ رہا ہوں"۔۔۔۔ سیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو اے ون نے رسیور رکھ دیا۔ اس کی پیشانی پر بے شمار شکنیں ابھر آئی تھیں کیونکہ ایک لحاظ سے سارا مشن ہی ناکام ہو چکا تھا۔ وہ اب سوچ رہا تھا کہ صدر صاحب سے کیسے بات کی جائے لیکن وہ پہلے سیف سے تفصیلی ڈسکس کر لینا چاہتا تھا کیونکہ سلامت بہرحال نائب تھا۔ اصل حالات کا علم سیف کو ہی ہو سکتا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور سیف اندر داخل ہوا۔ اس نے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ہمارا مشن مکمل طور پر ناکام ہو گیا ہے سیف"۔۔۔۔ اے ون نے کہا۔

"مکمل طور پر ناکام۔ کیا مطلب"۔۔۔۔ سیف نے چونک کر کہا۔

"تمہارا آدمی عالم اغوا کر لیا گیا ہے۔ تمہارے سپیشل پوائنٹ سے تمام بلیک میلنگ سٹف حکومت کی تحویل میں جا چکا ہے اور ڈاکٹر عامر کے ذریعے تم نے جو کام کرایا تھا اسے بھی چیک کر لیا گیا ہے اور تمہارے بارے میں بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کو علم ہو چکا ہے اور وہ اب تمہاری تلاش میں ہیں"۔۔۔۔ اے ون نے کہا تو سیف کا چہرہ یکلخت دھواں دھواں سا ہو گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ سب کیسے ہو گیا"۔۔۔۔ سیف نے کہا۔

"میں نے تمہیں پہلے بتایا ہے کہ سلامت کا فون آیا تھا اور یہ ساری تفصیل اسی نے بتائی ہے اور اسی نے مجھے عمران کا بتایا ہے لیکن اصل بات یہ ہے کہ عمران تمہارے پیچھے لگا کیسے"۔۔۔۔ اے ون نے کہا۔

"یہی تو پتہ نہیں چل سکا"۔۔۔۔ سیف نے کہا۔

"تم تو کوئین کے فلیٹ پر چھپے ہوئے تھے پھر"۔۔۔۔ اے ون نے کہا۔

"اوہ۔ آپ کو اس بارے میں کیسے علم ہو گیا"۔۔۔۔ سیف نے چونک کر کہا۔

"سلامت کو معلوم تھا۔ اس نے کوئین کو فون کیا تو اس نے اسے بتایا کہ وہ تمہیں فلیٹ پر چھوڑ کر ہوٹل گئی اور جب واپس آئی تو تم غائب تھے"۔۔۔۔ اے ون نے کہا۔

"ہاں ۔ پاکیشیا میں ایک عورت روزی راسکل ہے ۔ وہ وہاں کوئین کے فلیٹ پر پہنچ گئی تھی اور اس نے بتایا کہ عمران میرے خلاف کام کر رہا ہے تو میں نے اسے بے ہوش کیا اور سیدھا ایئر پورٹ پہنچ گیا ۔ وہاں اتفاق سے کافرستان کی فلائٹ جانے والی تھی ۔ ایک سیٹ بھی مل گئی اور میں یہاں پہنچ گیا تاکہ آپ سے معاملات ڈسکس کر کے لائحہ عمل تیار کیا جائے" ...... سیف نے جواب دیا ۔

"اس عورت کو کیسے معلوم ہوا" ...... اے ون نے چونک کر پوچھا ۔

"اسے کوئین نے بتایا تھا" ...... سیف نے جواب دیا ۔

"پھر اس عورت کو ہلاک کر دیا تم نے یا نہیں" ...... اے ون نے کہا ۔

"نہیں جناب ۔ زیادہ قتل و غارت ہمارے لئے نقصان دہ ہو سکتی ہے ۔ پہلے بھی عامر کی ہلاکت ہمارے گلے پڑ گئی ہے" ...... سیف نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"ٹھیک ہے ۔ اب کیا لائحہ عمل طے کیا جائے ۔ مجھے تو لگتا ہے کہ صدر صاحب نے ہم دونوں کو ہی عہدوں سے ہٹا دینا ہے" ...... اے ون نے کہا ۔

"وہ کیوں ۔ ایسے کاموں میں تو ایسا ہوتا رہتا ہے ۔ ہم کچھ عرصے بعد دوبارہ کام کا آغاز کر سکتے ہیں ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس ساری عمر تو ہمارے پیچھے نہیں بھاگ سکتی" ...... سیف نے کہا تو اے ون نے

فون کا رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے موجود بٹن پریس کر دیا ۔

"یس سر" ...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔

"صدر صاحب سے میری بات کراؤ" ...... اے ون نے کہا ۔

"یس سر" ...... دوسری طرف سے کہا گیا تو اے ون نے رسیور رکھ دیا ۔ کچھ دیر بعد گھنٹی بج اٹھی تو اے ون نے دوبارہ رسیور اٹھا لیا ۔

"یس" ...... اے ون نے کہا ۔

"جناب صدر صاحب شانتی نگر کے دورے پر ہیں ۔ ان کی واپسی دو روز بعد ہوتی ہے تب ہی بات ہو سکتی ہے" ...... دوسری طرف سے کہا گیا ۔

"اوہ اچھا" ...... اے ون نے کہا اور رسیور رکھ دیا ۔

"میں نے سلامت کو حکم دے دیا ہے کہ وہ سب کچھ سمیٹ کر واپس آجائے ۔ میں اب صدر صاحب سے خود مل کر تمام تفصیل سے انہیں آگاہ کر دوں گا ۔ پھر نئے سرے سے کوئی لائحہ عمل طے کیا جائے گا اور تم بھی اپنے اصل چہرے میں یہاں مت رہو ۔ یہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹ اور مخبر موجود ہوں گے ۔ ایسا نہ ہو کہ وہ یہاں سے اغوا کر کے تمہیں لے جائیں" ...... اے ون نے کہا ۔

"ٹھیک ہے ۔ میں میک اپ کر لوں گا لیکن پاکیشیا میں میرا کلب ہے ۔ اس کا کیا ہوگا" ...... سیف نے کہا ۔

"اس کے بارے میں بھی سوچ لیں گے ...... " اے ون نے کہا تو سیف اٹھا اور سلام کر کے دروازے کی طرف بڑھ گیا تو اے ون نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ ظاہر ہے اس کے علاوہ وہ اور کیا کر سکتا تھا۔

ٹائیگر نے اپنی کار ہی مون لگژری پلازہ کی پارکنگ میں روکی اور پھر وہ نیچے اترا ہی تھا کہ اس کی نظریں پارکنگ میں موجود ایک کار پر پڑیں اور وہ چونک پڑا کیونکہ یہ کار روزی راسکل کی تھی۔

"روزی راسکل اور یہاں ......" ٹائیگر نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ آگے بڑھ گیا۔ فلیٹ نمبر اٹھارہ کا دروازہ بند تھا اس نے دروازے پر موجود کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ کٹاک کی ہلکی سی آواز سنائی دی لیکن اندر سے کوئی آواز نہ آئی تو اس نے جیب سے ماسٹر کی نکالی اور چند لمحوں بعد وہ لاک کھولنے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ اس نے دروازہ کھولا اور تیزی سے اندر داخل ہوا ہی تھا کہ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ وہاں روزی راسکل فرش پر بے ہوش پڑی ہوئی

تھی ۔ اس کے ساتھ ہی اس کی ناک سے ناگوار سی بو ٹکرائی ۔ گو بو بے حد ہلکی تھی لیکن پھر بھی بو اسے محسوس ہو گئی تھی اور یہ محسوس ہوتے ہی وہ سمجھ گیا کہ یہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی گئی ہے ۔ اس نے آگے بڑھ کر ایگزاسٹ فین کا بٹن آن کر دیا اور چند لمحوں بعد فلیٹ کی بوجھل فضا ٹھیک ہو گئی تو اس نے بٹن بند کر دیا اور آگے بڑھ کر اس نے روزی راسکل کو سیدھا کیا ۔ اس کی حالت دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ اسے کس گیس سے بے ہوش کیا گیا ہے ۔ پھر وہ تیزی سے کچن کی طرف بڑھ گیا ۔ وہاں سے اس نے پانی کا گلاس بھرا اور لا کر اس نے روزی راسکل کے جبڑے دبا کر پانی اس کے منہ میں ڈال دیا ۔ پھر دوسرے ہاتھ سے اس نے اس کی ناک بند کی تو پانی روزی راسکل کے حلق سے نیچے اتر گیا تو ٹائیگر سیدھا کھڑا ہو گیا اور اس نے گلاس میز پر رکھ دیا ۔ اس کی سمجھ میں یہ بات نہ آ رہی تھی کہ روزی راسکل یہاں کیوں موجود ہے اور اسے کس نے بے ہوش کیا ہے ۔ اسے معلوم تھا کہ جس گیس کی بو اس نے محسوس کی ہے اس کا ایک توڑ سادہ پانی بھی ہے اس لئے اسے یقین تھا کہ چند لمحوں بعد روزی راسکل ہوش میں آ جائے گی اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد روزی راسکل کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونا شروع ہو گئے تو ٹائیگر ایک طرف پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا ۔ چند لمحوں بعد روزی راسکل نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں ۔ پہلے چند لمحوں تک تو وہ نیم غشی کی حالت میں پڑی رہی پھر یکلخت جھٹکا کھا کر سیدھی ہو گئی ۔

اور دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے اٹھی ۔ اس کی نظریں سامنے بیٹھے ہوئے ٹائیگر پر جمی ہوئی تھیں ۔

" تم ۔ تم یہاں ۔ مگر ۔ پھر وہ کہاں گیا ۔ کیا مطلب " ۔ روزی راسکل نے لڑکھڑا کر دوبارہ گرنے سے بچنے کے لئے کرسی کا سہارا لیتے ہوئے کہا ۔

" یہی بات میں نے تم سے پوچھنی ہے کہ تم یہاں کیوں موجود ہو اور تمہیں کس نے بے ہوش کیا ہے " ۔ ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا ۔

" بے ہوش ۔ اوہ ۔ اوہ ۔ تو اس سیف نے دھوکہ کیا ہے ۔ میں اس کا خون پی جاؤں گی " ۔ اس بار روزی راسکل نے قدرے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی پر بیٹھ گئی ۔

" سیف ۔ تو کیا سیف یہاں چھپا ہوا تھا ۔ لیکن تم نے کیسے اسے ٹریس کر لیا " ۔ ٹائیگر نے حیران ہو کر کہا ۔

" تمہارے استاد نے مجھے فون کیا تھا کہ سیف ایکریمیا کے ہسپتال میں داخل ہی نہیں ہوا ۔ اس کا کوئی دوسرا پتہ بتاؤ ۔ میں نے اسے بلیو سکائی کلب کا پتہ بتا دیا ۔ لیکن میں نے سوچا کہ سیف کو میں خود ٹریس کروں ۔ میں نے سیف کی دوست کونین کو اس کے ہوٹل فون کیا تو اس نے بتایا کہ سیف اس کے فلیٹ پر ہے تو میں یہاں آ گئی تاکہ اس سے معلوم کر سکوں کہ اس نے ایسی کیا حرکت کی ہے جس کی وجہ سے تمہارا استاد اس کے پیچھے لگ گیا ہے ۔ وہ

یہاں ایکریمین میک اپ میں موجود تھا لیکن اس نے کچھ بتانے کی بجائے یہاں مجھ پر کوئی کیپسول مارا اور میں بے ہوش ہو گئی اور اب ہوش آیا ہے تو تم سامنے موجود ہو"...... روزی راسکل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہیں خود کارروائی کرنے کی بجائے مجھے بتانا چاہئے تھا یا عمران صاحب کو"...... ٹائیگر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیوں۔ کیا میں تمہاری یا تمہارے استاد کی ملازم ہوں۔ ماتحت ہوں۔ میری مرضی ہے جو چاہے کروں"...... روزی راسکل نے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا۔

"تمہاری وجہ سے ملکی سلامتی کا دشمن یہاں سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ اس لئے تمہیں اس جرم میں گولی بھی ماری جا سکتی ہے"...... ٹائیگر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ میں نے کیا جرم کیا ہے اگر اس فلیٹ پر آنا جرم ہے تو تم بھی تو یہاں موجود ہو۔ اوہ ہاں۔ تمہارا کیا تعلق ہے کوئین سے۔ تم یہاں کیوں آئے ہو"...... روزی راسکل نے بات کرتے کرتے چونک کر کہا۔

"میں تو اس سیف کو ٹریس کرتا ہوا یہاں آیا ہوں۔ اس کے نائب عالم کو عمران صاحب نے اس کے آفس سے اغوا کرایا تو اس نے بتایا کہ سیف یہاں چھپا ہوا ہے لیکن جب میں یہاں پہنچا تو اس کی بجائے تم یہاں موجود تھی۔ میں تو کوئین کو جانتا تک نہیں"۔

ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ تمہارا لہجہ بتا رہا ہے کہ تم سچ بول رہے ہو اور شکر کرو کہ مجھے تمہاری بات پر یقین آ گیا ہے ورنہ اب تک میں تمہیں گولی مار چکی ہوتی"...... روزی راسکل نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہنس کیوں رہے ہو"...... روزی راسکل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم باتیں ایسے کر رہی ہو جیسے میرے اور تمہارے درمیان کوئی رشتہ ہو حالانکہ ایسا نہیں ہے اور نہ ایسا ہو گا"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں کب تمہارے ساتھ رشتہ جوڑنے کے لئے مری جا رہی ہوں۔ تم نے کبھی شکل دیکھی ہے آئینے میں۔ نانسنس۔ اب میں جا رہی ہوں۔ بیٹھے رہو یہاں روتے"...... روزی راسکل نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"نہیں تم ایسے نہیں جا سکتی۔ تمہیں بتانا ہو گا کہ سیف کہاں گیا ہے"...... ٹائیگر نے بھی اٹھتے ہوئے جارحانہ لہجے میں کہا۔

"تم نے خود ہی تو مجھے ہوش دلایا ہے اور اب پوچھ بھی مجھ سے رہے ہو۔ کیا مطلب۔ کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا"...... روزی راسکل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم اگر اسے اس حد تک جانتی ہو اور اس نے بھی تمہیں صرف

بے ہوش کیا ہے ہلاک نہیں کیا تو تمہیں لازماً یہ بھی معلوم ہو گا کہ وہ کہاں ہے اور یہ سن لو کہ وہ اس وقت ملکی دشمن ہے اس لئے اس کی مدد کرنے والا بھی ملکی دشمن قرار دیا جائے گا اور ایسے شخص کو گولی مار کر اس کی لاش برقی بھٹی میں ڈال دی جاتی ہے"...... ٹائیگر نے ترش لہجے میں کہا۔

"میں تمہاری باندی نہیں ہوں۔ تمہیں اور نہ آئندہ اس لہجے میں مجھ سے بات کرنا آخری بار کہہ رہی ہوں۔ میرا نام روزی راسکل ہے اور جہاں تک اس سیف کا تعلق ہے اس میں اتنی ہمت ہی نہیں ہو سکتی کہ مجھے ہلاک کرتا۔ وہ میرا احسان مند ہے لیکن اس نے مجھے بے ہوش کر کے ایسا اقدام کیا ہے کہ اب اس کی موت بھی میرے ہاتھوں آئے گی"...... روزی راسکل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں عمران صاحب کو بتاتا ہوں یہ سب کچھ۔ پھر جو وہ تمہارے بارے میں حکم دیں گے ویسے ہی ہو گا"...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ٹھیک ہے۔ کرو فون۔ میں دیکھتی ہوں کہ تمہارا استاد کیا کہتا ہے۔ مجھے بھی پتہ چل جائے گا کہ کیا وہ بھی تمہاری طرح احمق ہے یا نہیں"...... روزی راسکل نے کہا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے خود ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تو دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ رسیور اٹھائے جانے کی آواز کے ساتھ ہی عمران کی مخصوص لہجے میں آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس۔ سی مون لگوری پلازہ کے فلیٹ نمبر اٹھارہ سے"...... ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا سیف مل گیا یا نہیں"...... عمران نے پوچھا تو ٹائیگر نے یہاں بے ہوش پڑی روزی راسکل کی موجودگی اسے ہوش میں لانے اور پھر اس سے ہونے والی گفتگو بتا دی۔

"ارے۔ کمال ہے۔ یہ تو واقعی اسم با مسمیٰ پلازہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"اب کیا حکم ہے باس۔ ویسے میرا خیال ہے کہ روزی راسکل اس سیف کے بارے میں بہت کچھ جانتی ہے اس لئے کیوں نہ میں اسے رانا ہاؤس لے آؤں تاکہ اس سے تفصیل سے پوچھ گچھ ہو سکے"...... ٹائیگر نے کن انکھیوں سے کرسی پر بیٹھی روزی راسکل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تم اسے رانا ہاؤس اس لئے لانا چاہتے ہو تاکہ وہاں دو گواہ مہیا ہو سکیں"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مم۔ میرا مطلب یہ نہ تھا باس"...... ٹائیگر نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔

"جو بھی تمہارا مطلب ہو۔ روزی راسکل اس چکر میں ملوث

نہیں ہو سکتی۔ وہ محب وطن لڑکی ہے۔ وہ ملک کے خلاف کوئی کام نہیں کر سکتی۔ تم روزی راسکل سے سیف کا حلیہ معلوم کرو اور پھر اسے تلاش کرو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اس نے بتایا ہے کہ جب وہ یہاں آئی تو سیف ایکریمین میک اپ میں تھا۔ ویسے تو سیف کو میں نے بھی دیکھا ہوا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اس ایکریمین میک اپ کی تفصیل معلوم کرو۔ شاید وہ ابھی تک میک اپ میں ہو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"تمہارا استاد واقعی عقل مند ہے۔ اس نے مجھے محب وطن کہا جبکہ تم احمق مجھے ملک دشمن کہہ رہے تھے۔ لیکن یہ اسم بامسمیٰ کیا ہوتا ہے اور یہ دو گواہوں والی کیا بات تھی"...... روزی راسکل نے مسکراتے ہوئے کہا۔ شاید عمران کی طرف سے اسے محب وطن قرار دیئے جانے کی بات نے اس کا موڈ ٹھیک کر دیا تھا۔

"باس بعض اوقات واقعی فضول باتیں کرتا ہے۔ تم جا سکتی ہو میں نے کمرے کی تلاشی لینی ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یہ تم کہہ رہے ہو۔ تم۔ اس کے سامنے بات کرتے ہوئے تو تمہاری جان نکل رہی ہوتی ہے اور اب کہہ رہے ہو کہ وہ فضول باتیں کرتا ہے۔ کون سی بات فضول کی ہے اس نے۔ تمہارا مطلب

ہے کہ اس نے مجھے محب وطن کہا ہے تو یہ فضول بات ہے"۔ روزی راسکل نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"میں اسم بامسمیٰ اور گواہوں والی بات کے بارے میں کہہ رہا تھا بہرحال اب مزید میرا سر نہ کھاؤ اور جاؤ"...... ٹائیگر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"نہیں اب تمہیں بتانا ہو گا کہ یہ کیا باتیں ہیں"...... روزی راسکل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس پلازہ کا نام ہنی مون پلازہ ہے اور اسم بامسمیٰ کا مطلب ہے جیسا نام ویسا کام"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"یہ کیا بات ہوئی۔ میری سمجھ میں تو اب بھی کچھ نہیں آیا۔ اب تو واقعی تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ تمہارے استاد کو سوائے فضول باتیں کرنے کے اور کچھ نہیں آتا"...... روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ خبردار اگر عمران صاحب کے بارے میں کوئی فضول بات کی"...... اس بار ٹائیگر نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"کیا میں غلط کہہ رہی ہوں۔ اگر کہہ رہی ہوں تو تم بتاؤ۔ ابھی تم نے جو معنی بتایا ہے یہ فضول بات نہیں تو اور کیا ہے"۔ روزی راسکل بھی اپنی بات پر اڑ گئی۔

"تم واقعی عقل سے پیدل ہو۔ باس کا مطلب تھا کہ ہم دونوں ہنی مون پلازہ کے فلیٹ میں موجود ہیں اس لئے ہم بھی ہنی مون منا

رہے ہیں"...... ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو روزی راسکل بے اختیار ہنس پڑی۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے"...... روزی راسکل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہی بات ہے۔ اب سمجھ میں آئی"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اور وہ گواہوں والی کیا بات تھی"...... روزی راسکل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بغیر گواہوں کے نکاح نہیں ہو سکتا اور رانا ہاؤس میں جوزف اور جوانا موجود ہیں۔ ٹائیگر نے جواب دیا تو روزی راسکل بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تمہارے دل میں لڈو پھوٹ رہے ہیں لیکن منہ دھو رکھو اور آئندہ اس بات کا تصور بھی ذہن سے نکال دو"...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ میں کب تم سے شادی کے لئے مری جا رہی ہوں۔ نانسنس۔ تم جیسے احمق اور کٹھور سے شادی کرنے سے بہتر ہے کہ آدمی خودکشی کر لے"...... روزی راسکل نے غصیلے لہجے میں کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ ٹائیگر ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا تھا۔

"میں جا رہی ہوں۔ تم بھی سن لو اور اپنے استاد کو بھی بتا دینا کہ اب اس سیف کو میں خود تلاش کروں گی اور اسے جوتے مارتی ہوئی

تمہارے استاد کے پاس لے آؤں گی تاکہ تمہیں بھی پتہ چلے کہ میں واقعی محب وطن ہوں"...... روزی راسکل نے کہا اور تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔

"خس کم جہاں پاک۔ خواہ مخواہ جان سے چمٹی جا رہی تھی"۔ ٹائیگر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے فلیٹ کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ لیکن جب کوئی خاص چیز نہ ملی تو وہ دروازے کی طرف بڑھنے لگا کہ اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال برق کے کوندے کی طرح آیا تو وہ تیزی سے واپس مڑا۔ اسے اچانک خیال آ گیا تھا کہ عمران کو فون کرتے ہوئے اس نے چیک کیا تھا کہ فون میں میموری موجود ہے اور ظاہر ہے انتہائی مہنگے فلیٹ میں فون بھی جدید ترین ہی رکھا جا سکتا تھا۔ وہ تیزی سے مڑا اور اس نے فون کا رسیور اٹھا کر میموری کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ سب سے آخری کال تو وہی تھی جو ٹائیگر نے عمران کو کی تھی۔ لیکن اس سے پہلے کی کال جیسے ہی شروع ہوئی ٹائیگر چونک پڑا کیونکہ بولنے والا ایکریمین لہجے میں بول رہا تھا اور آواز مردانہ تھی۔ ٹائیگر فوراً سمجھ گیا کہ یہ کال سیف کی طرف سے کی گئی ہے۔ کیونکہ وہ تو ویسے بھی ایکریمیا میں پیدا ہوا اور وہیں پلا بڑھا تھا اور یہ کال سنتے ہی اسے معلوم ہو گیا کہ سیف نے کافرستان جانے والی فلائٹ میں سیٹ بک کرائی ہے اور دوسری طرف سے اسے بتایا گیا تھا کہ ایک گھنٹے بعد فلائٹ پرواز کر جائے گی اس لئے وہ فوراً ایئر پورٹ پہنچ جائے تو ٹائیگر نے ایک

طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھا اور پھر مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا کیونکہ اب یہ بات حتمی طور پر ثابت ہو گئی تھی کہ سیف کافرستان جا چکا ہے۔ لیکن دروازے کے قریب پہنچ کر وہ ایک بار پھر مڑا اور اس نے اپنی وہ کال جو اس نے عمران کو کی تھی۔ میموری سے واش کر دی تاکہ اگر کوئین کالیں چیک کرے تو وہ یہ کال نہ سن سکے۔

سلامت درمیانے قد اور چھریرے جسم کا مالک تھا۔ وہ اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر بیزاری اور کوفت کے تاثرات نمایاں تھے۔ میز پر شراب کی بوتل اور ایک جام موجود تھا۔

"آخر کب تک ہم اس طرح ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں گے"...... سلامت نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اے ون نے اسے حکم دیا تھا کہ وہ اپنا سب کچھ سمیٹ کر اس وقت تک خاموش رہے جب تک کوئی نیا لائحہ عمل طے نہیں کر لیا جاتا یا حالات کوئی نیا رخ اختیار نہیں کرتے اور اس نے اے ون کے حکم کی تکمیل تو کر دی تھی لیکن وہ اس طرح فارغ اور بے کار بیٹھ کر شدید کوفت میں مبتلا ہو گیا تھا۔ لیکن اسے بھی معلوم تھا کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس ان کی راہ پر چل پڑی تو پھر وہ بھی مارا جا سکتا ہے اور ان کا سارا سیٹ اپ بھی ختم ہو سکتا ہے اس لئے اے ون کے حکم میں دانش کا پہلو تو نظر آ رہا تھا۔ لیکن وہ انتہائی فعال رہنے کا عادی تھا۔ لیکن اب اس طرح اچانک بے کار ہو جانے پر اسے واقعی انتہائی بیزاری اور کوفت

محسوس ہو رہی تھی ۔ لیکن باوجود سوچنے کے اسے کوئی متبادل راستہ بھی نظر نہ آ رہا تھا اور اب وہ اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ بجائے یہاں بے کار بیٹھنے کے وہ کافرستان شفٹ ہو جائے کہ اچانک سامنے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"سلامت بول رہا ہوں"...... سلامت نے کہا۔

"ریشم بول رہی ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی تو سلامت بے اختیار چونک پڑا کیونکہ ریشم انتہائی خوبصورت اور نوجوان لڑکی تھی اور سلامت اسے بڑے مفاد والی مخبری کے لئے استعمال کرتا تھا ویسے بھی ریشم انتہائی تربیت یافتہ مخبر تھی ۔ اس کا شکار کبھی اس کے چنگل سے نہ نکل سکتا تھا ۔ گو اس نے سب لڑکیوں کو آرڈر دے دیئے تھے کہ وہ اپنا کام بند کر دیں ۔ لیکن جو ایجنٹ دوسروں کے پاس تھیں انہیں ظاہر ہے فوری طور پر واپس نہ بلایا جا سکتا تھا اور سلامت کو معلوم تھا کہ ریشم اسسٹنٹ سیکرٹری ڈیفنس کمال حسین کے پاس تھی ۔ کمال حسین ادھیڑ عمر آدمی تھا اور ان کے بچے بھی اب کالج میں پڑھ رہے تھے ۔ لیکن اس کے باوجود وہ انتہائی عیاش فطرت آدمی تھا اس لئے جب ریشم نے اس کے حکم پر اس پر ڈورے ڈالے تو کمال حسین اس کے جال میں جکڑے گئے اور انہوں نے اسے ایک لگژری پلازہ میں باقاعدہ فلیٹ لے کر دیا اور وہ خود اکثر راتیں وہاں جا کر گزارتے تھے ۔ ریشم نے کمال حسین کے ذریعے خاصے اہم معاملات کی مخبری کی تھی اس لئے

ریشم کا اس طرح فون آنے پر وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ تم ۔ کیسے فون کیا ہے"...... سلامت نے کہا۔

"باس ۔ بلیو کوڈ بک کی کوئی خاص اہمیت ہوتی ہے"...... دوسری طرف سے ریشم نے کہا۔

"بلیو کوڈ بک ۔ وہ کیا ہوتی ہے ۔ مجھے تو معلوم نہیں ہے ۔ لیکن تم کیوں پوچھ رہی ہو"...... سلامت نے جواب دیا۔

"یہ ایک ڈائری نما کاپی ہے ۔ اس کے ہر صفحے پر کمپیوٹر سے کچھ تحریر ہے ۔ کمال حسین اسے رات میرے فلیٹ میں چھوڑ گیا تھا ۔ میں نے اسے اٹھا کر ویسے ہی الماری میں رکھ دیا ۔ لیکن پھر کمال حسین کا فون آیا کہ میں اس کاپی کو انتہائی حفاظت سے رکھوں ۔ وہ رات کو آئے گا تو واپسی پر اسے ساتھ لے جائے گا ۔ کیونکہ دن کو سرکاری مصروفیات کی وجہ سے وہ کسی صورت بھی خود یہاں نہیں آ سکتا اور بقول اس کے یہ کاپی ایسی ہے کہ وہ اسے کسی دوسرے کے ہاتھ نہیں منگوا سکتا ۔ جس پر میں نے اسے کہا کہ آخر اس کی ایسی کیا اہمیت ہے تو اس نے بتایا کہ یہ کاپی اس قدر اہم ہے کہ اگر افسران کو پتہ چل گیا کہ یہ کاپی تمہارے فلیٹ میں، میں ساتھ لے گیا تھا تو مجھے گولی بھی ماری جا سکتی ہے ۔ بہرحال میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ کاپی حفاظت سے رکھی ہوئی ہے ۔ مگر اس نے جس لہجے میں بات کی ہے اس پر مجھے خیال آیا کہ یقیناً یہ کاپی کوئی خاص اہمیت رکھتی ہو گی اس لئے میں نے آپ کو فون کیا ۔ اگر اس کی کوئی خاص اہمیت ہے

تو میں اس کی خصوصی کیمرے سے کاپی بنا لوں گی"...... ریشم نے کہا۔

"یقیناً یہ انتہائی اہم ہو گی۔ کمال حسین انتہائی ذمہ دار اور حساس ترین عہدے پر فائز ہے۔ لیکن مجھے اس کی اہمیت کا علم نہیں ہے۔ تم ویسے اس کی کاپی کر لو۔ میں کافرستان کال کر کے اس کے بارے میں معلومات حاصل کروں گا۔ اگر اس کی اہمیت ہوئی تو ٹھیک ورنہ فلم ضائع کر دینا"...... سلامت نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سلامت نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"اے ون بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے اے ون کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"سلامت بول رہا ہوں"...... سلامت نے کہا۔

"اوہ تم۔ کیا ہوا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"باس۔ میں نے آپ کے حکم پر تمام سرگرمیاں ختم کر دی ہیں لیکن اب میں بے کار رہ رہ کر اپنی جان سے بھی عاجز آ گیا ہوں"۔ سلامت نے کہا۔

"میں تمہاری کیفیت کو سمجھتا ہوں۔ تم فکر مت کرو۔ جلد ہی ہم نیا لائحہ عمل طے کر لیں گے۔ اے ٹو بھی یہاں پہنچ چکا ہے اور

بات اس سلسلے میں صدر صاحب سے ہو چکی ہے۔ اس معاملے پر ابھی مزید غور و فکر کیا جا رہا ہے کیونکہ معاملات ملکی سلامتی کے ہیں اس لئے ہم عارضی طور پر یہ سیٹ اپ سمیٹ تو سکتے ہیں۔ لیکن مستقل طور پر پیچھے نہیں ہٹ سکتے"...... اے ون نے کہا۔

"یس سر۔ بہرحال ایک اور بات کے لئے میں نے فون کیا ہے"...... سلامت نے کہا اور اس نے بلیو کوڈ بک کے بارے میں تفصیل بتا کر اس کی اہمیت کے بارے میں پوچھا۔

"اوہ۔ یہ انتہائی اہم چیز ہو گی۔ اس لئے وہ اسسٹنٹ سیکرٹری اس انداز میں بات کر رہا تھا۔ تم کہاں سے بات کر رہے ہو"۔ اے ون نے پوچھا۔

"میں اپنے آفس سے بات کر رہا ہوں"۔ سلامت نے جواب دیا۔

"میں دفاعی سائنس دانوں سے اس کے بارے میں معلوم کر کے تمہیں بتاتا ہوں"...... اے ون نے کہا اور کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سلامت نے بھی رسیور رکھ دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آدھے سے زیادہ بھرا ہوا شراب کا جام اٹھایا اور اسے چسکیاں لے کر پینے لگا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"سلامت بول رہا ہوں"...... سلامت نے کہا۔

"اے ون بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے اے ون کی پرجوش آواز سنائی دی تو سلامت بے اختیار چونک پڑا۔

"یس سر۔ کچھ پتہ چلا اس بلیو کوڈبک کی اہمیت کا"۔ سلامت نے کہا۔

"سلامت۔ یہ انتہائی قیمتی ترین راز ہے۔ جب میں نے اس بارے میں صدر صاحب کے ذریعے آگے بات کی تو یوں سمجھو کافرستان میں طوفان آگیا۔ یہ بلیو کوڈبک پورے ملک کے دفاعی نظام اور اس کی کنزکی بنیادی اور اہم ترین بک ہے۔ اس میں تمام دفاعی تنصیب کی کمپیوٹرائزڈ کوڈ میں بنیادی تفصیل موجود ہوتی ہے۔ مطلب ہے کہ دفاعی تنصیبات کی سائنسی تفصیل کہ اگر یہ کوڈبک کسی دوسرے ملک کے ہاتھ لگ جائے تو اس کے سائنس دان انتہائی آسانی سے پورے ملک کی دفاعی تنصیبات کو تباہ کرنے کا سسٹم تیار کر سکتے ہیں۔ اس لئے اس کوڈبک کی حفاظت سب سے زیادہ کی جاتی ہے۔ نجانے یہ اسسٹنٹ سیکرٹری کے ہاتھ کیسے لگ گئی اور وہ احمق اسے ریشم کے فلیٹ پر چھوڑ گیا۔ اور ہاں۔ یہ بھی یقین لو کہ یہ کوڈبک عام کاغذ پر تیار نہیں کی جاتی اس کے لئے خصوصی کاغذ تیار کرایا جاتا ہے۔ اس لئے اس کی فلم نہیں بن سکتی۔ تم فوراً ریشم کے فلیٹ پر جاؤ۔ اس سے کوڈبک حاصل کرو۔ پھر اس ریشم کو ہلاک کر دو۔ تاکہ یہ معاملہ آگے نہ بڑھ سکے اور کوڈبک کو فوری طور پر کوریئر سروس کے ذریعے مجھے بھجوا دو۔ فوراً یہ کام کر گزرنا۔ ہونے سے پہلے پہلے۔ اگر تم نے یہ کام کر لیا تو سمجھ لو کہ پورا پاکیشیا ہماری مٹھی میں آجائے گا اور یہ اتنی بڑی کامیابی ہوگی کہ یوں سمجھو کہ تم

پورے کافرستان کے ہیرو بن جاؤ گے۔ بلکہ تم اسے کوریئر سروس کے ذریعے بھیجنے کی بجائے طیارہ چارٹرڈ کرا کر خود آجاؤ۔ لیکن یہ کام انتہائی احتیاط سے کرنا"...... ایے ون نے انتہائی پرجوش لہجے میں تیزی سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ میں ابھی جاتا ہوں ریشم کے فلیٹ پر"۔ سلامت نے مسرت بھرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اگر تم اس کوڈبک کو کافرستان بحفاظت پہنچانے میں کامیاب ہوگئے تو تمہیں کافرستان کا سب سے بڑا ایوارڈ ویر چکر دیا جا سکتا ہے اس سے تم اس کی اہمیت کو سمجھ سکتے ہو"...... ایے ون نے کہا۔

"اوہ سر۔ آپ فکر مت کریں۔ اب میں اسے حاصل کر کے کافرستان پہنچانے کے لئے اپنی جان تک لڑا دوں گا"...... سلامت نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ پوری احتیاط سے کام کرنا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سلامت نے رسیور رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا تاکہ ریشم کے فلیٹ پر جا کر بلیو کوڈبک حاصل کر سکے۔ ایک بار اسے خیال آیا کہ وہ پہلے اسے فون کر کے اپنی آمد کے بارے میں بتا دے لیکن پھر اس نے اپنا ارادہ تبدیل کر دیا کیونکہ بہرحال اس نے اسے ہلاک کرنا تھا اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ ریشم کسی بھی وجہ سے ہوشیار ہو جائے۔

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا ایک سائنسی کتاب پڑھنے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ سلیمان چونکہ مارکیٹ گیا ہوا تھا اس لئے ظاہر ہے عمران کو خود ہی فون اٹنڈ کرنا تھا ورنہ عمران یہ کیا کرتا تھا کہ جب وہ کوئی اہم مطالعہ شروع کرتا تو فون اٹھوا کر سلیمان کے پاس رکھوا دیتا تھا تاکہ غیر ضروری کالوں کی وجہ سے ڈسٹرب نہ ہوسکے۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے کتاب سے نظریں ہٹائے بغیر روٹین میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے سرسلطان کی انتہائی متوحش سی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا ہوا سر۔ کوئی خاص بات"...... عمران نے کتاب کو الٹا کر

میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"غضب ہو گیا ہے عمران بیٹے۔ پاکیشیا کا دھڑکتا ہوا دل کسی بھی لمحے روکا جا سکتا ہے"...... سرسلطان نے کہا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اسے یوں محسوس ہوا جیسے سرسلطان کا ذہنی توازن خراب ہو گیا ہے۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ کیا ہوا ہے آپ کو"...... عمران نے حیرت بھرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں اور تم نے جس انداز سے بات کی ہے اس سے میں سمجھ گیا ہوں کہ تمہارا خیال ہے کہ میں پاگل ہو گیا ہوں۔ لیکن واقعی ایسا ہوا ہے کہ میں ہی نہیں صدر صاحب اور پوری حکومت پاگل ہو گئی ہے یا ہو جائے گی"...... سرسلطان نے پہلے سے زیادہ متوحش لہجے میں کہا۔

"ہوا کیا ہے۔ کچھ بتائیں تو سہی"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"بلیو کوڈ بک کے بارے میں کچھ جانتے ہو"...... سرسلطان نے کہا تو عمران بے اختیار کرسی سے اچھل پڑا۔

"بلیو کوڈ بک۔ ہاں۔ جس میں پورے ملک کے دفاعی نظام اور اس کی تنصیبات کی بنیادی کیز کی تفصیل ہوتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ کوڈ بک چوری ہو چکی ہے اور اب تم بتاؤ کہ اگر یہ کوڈ بک

کافرستان یا اسرائیل کے ہاتھ لگ جائے تو کیا ہمارا ملک سلامت رہ سکتا ہے بولو"...... سر سلطان نے کہا۔

"بلیو کوڈ بک چوری ہو گئی ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ایسی کوڈ بک تو ہر ملک کی ہوتی ہے اور اسے سب سے زیادہ سیکرٹ رکھا جاتا ہے اور اس کی حفاظت بھی اسی انداز میں کی جاتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ تم درست کہہ رہے ہو۔ پاکیشیا کی بلیو کوڈ بک سپر سٹور میں محفوظ تھی کہ سپر لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر رحمت علی نے اسے سرکاری طور پر طلب کیا۔ اس کو طلب کرنے اور اسے سٹور سے نکال کر دوبارہ سٹور تک پہنچانے کا ایک پراسس ہوتا ہے۔ یہ سارا پراسس آپریٹ کرنے کے لیے صدر صاحب کی اجازت ضروری ہوتی ہے۔ چنانچہ صدر صاحب نے اجازت دے دی اور بلیو کوڈ بک سپر لیبارٹری پہنچ گئی۔ وہاں اس سے جو کام لیا جانا تھا وہ لے لیا گیا اور پھر اسے واپس صدر صاحب کے پاس بھجوا دیا گیا۔ صدر صاحب نے اسے سپر سٹور میں بھجوا دیا۔ وہاں یہ پہنچ گئی اس کی رسید موجود ہے۔ لیکن یہ سپر سٹور کے اندر نہیں پہنچی اور اب جب اس کے غائب ہونے کا انکشاف ہوا تو سمجھ لو کہ پورے ملک میں آندھی سی آ گئی ہے۔ ملٹری انٹیلی جنس نے اس پر کام کیا ہے لیکن وہ کوئی حتمی بات نہیں معلوم کر سکی جس پر صدر صاحب نے مجھے فون کر کے پریذیڈنٹ ہاؤس بلوایا اور پھر مجھے ساری تفصیل بتائی گئی تاکہ میں ایکسٹو کو بتا سکوں

جب سے میں نے یہ تفصیل سنی ہے میں واقعی پاگل ہو گیا ہوں"...... سر سلطان نے کہا۔

"لیکن یہ کوڈ بک تو ہر ملک کے اپنے خصوصی کوڈز میں ہوتی ہے اور جہاں تک مجھے معلوم ہے کہ ہر تنصیب کے لیے علیحدہ کوڈ ہوتا ہے اور اس تنصیب کے اسٹیشن میں صرف اس کی حد تک کا کوئی کوڈ رکھا جاتا ہے۔ پھر اس سے کوئی کیا فائدہ اٹھا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کوڈ اگر بنائے جا سکتے ہیں تو انہیں حل بھی تو کیا جا سکتا ہے"۔ سر سلطان نے کہا۔

"ہاں۔ آپ کی بات درست ہے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے کہ یہ تمام کوڈ آج سے اٹھارہ سال پہلے ڈاکٹر رفیق نے بنائے تھے۔ وہ سائنسی کوڈ بنانے میں بین الاقوامی اتھارٹی تھے۔ لیکن انہیں بھی فوت ہوئے پندرہ سال سے زائد ہو گئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"عمران بیٹے۔ جو ملک یہ کوڈ بک حاصل کر سکتا ہے۔ وہ اسے ڈی کوڈ بھی کرا سکتا ہے۔ یہ ملک کی بقا کی حیثیت رکھتی ہے۔ ملک کے دل کی دھڑکن ہے۔ اسے ہر صورت میں اور ہر قیمت پر جتنی جلدی ممکن ہو سکے واپس آنا چاہیے"...... سر سلطان نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ یہ کوڈ بک چاہے پاتال میں کیوں نہ ہو انشاء اللہ میں اسے نکال لاؤں گا۔ اس سے واقعی ملک کا مستقبل وابستہ ہے۔ لیکن اس پر جو تحقیقات کی گئی ہیں اس کی

"تفصیلات کیا ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ اس کا لاکھ لاکھ شکر ہے"...... سر سلطان نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"کیا ہوا۔ کیا اس کے واپس ملنے کی اطلاع آئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ میں اس لئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہا تھا کہ تم نے اس پر کام کرنے کا کہہ دیا ہے۔ اب یقیناً یہ مل جائے گی"۔ سر سلطان نے کہا۔

"یہ آپ کا میرے بارے میں حسن ظن ہے ورنہ میری تو کوئی حیثیت ہی نہیں ہے اور میں نے کوئی دعویٰ نہیں کیا بلکہ انشاء اللہ کہا ہے اور مجھے اس لئے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ضرور ہو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ سر سلطان کے اس پر ایسے اعتماد سے واقعی بے حد متاثر ہوا تھا۔

"فائل میرے پاس موجود ہے۔ میں تمہارے فلیٹ پر بھجوا دیتا ہوں"...... سر سلطان نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بھجوا دیں"...... عمران نے کہا اور پھر دوسری طرف سے رابطہ ختم ہوتے ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اب ظاہر ہے اس اطلاع کے بعد پڑھنے کا موڈ ختم ہو گیا تھا اس لئے وہ اٹھا اور اس نے الماری میں کتاب رکھ دی۔ اسی لمحے اسے فلیٹ کا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تو وہ سمجھ گیا کہ سلیمان آیا ہے۔

"سلیمان"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"جی صاحب"...... سلیمان نے کمرے میں داخل ہو کر سنجیدہ لہجے میں کہا کیونکہ وہ عمران کی آواز اور لہجے سے ہی سمجھ جاتا تھا کہ وہ سنجیدہ ہے یا نہیں۔

"ابھی سر سلطان کا آدمی ایک فائل دینے آئے گا۔ یہ فائل لے کر مجھے دے جانا اور اس کے ساتھ ہی چائے کی ایک پیالی بھی اور تم نیک آدمی ہو اس لئے پورے خشوع و خضوع سے دعا بھی کرنا کہ اللہ تعالیٰ پاکیشیا پر اپنا خصوصی کرم فرمائے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... سلیمان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اسے مختصر طور پر بتا دیا۔

"اوہ۔ یہ تو واقعی انتہائی نازک معاملہ ہے۔ لیکن ایسی کوڈ بک تو دانش منزل میں محفوظ ہونی چاہئے"...... سلیمان نے کہا۔

"نہیں۔ چونکہ اس کی ضرورت پڑے تو بعض اوقات ہفتے بعد بھی پڑ سکتی ہے اور نہ پڑے تو سالوں نہ پڑے۔ اس میں دفاعی تنصیبات اور میزائل اسٹیشنوں کے تکنیکی کوڈ شامل ہوتے ہیں۔ اس لئے اسے ڈیفنس کے سپر سٹور میں رکھا جاتا ہے اور وہاں ان کی حفاظت کا خصوصی بندوبست کیا جاتا ہے۔ لیکن یہ کوڈ بک سپر سٹور میں پہنچی ہی نہیں۔ اگر یہ پہنچ جاتی تو پھر کسی صورت چوری نہ ہو سکتی تھی"...... عمران نے کہا۔

"اللہ تعالیٰ مہربانی فرمائے گا"۔ سلیمان نے کہا اور کمرے سے
باہر چلا گیا۔ اس کے دونوں ہاتھوں میں شاپنگ بیگز تھے۔ پھر تقریباً
آدھے گھنٹے بعد کال بیل بج اٹھی تو عمران سمجھ گیا کہ سر سلطان کا آدمی
فائل لایا ہو گا اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد سلیمان نے ایک فائل لا کر
عمران کے سامنے میز پر رکھ دی۔ فائل لفافے میں تھی اور لفافے کو
باقاعدہ سیل کیا گیا تھا۔ عمران نے سیل توڑ کر لفافے کو کھولا اور
فائل باہر نکال لی۔ یہ ملٹری انٹیلی جنس کی تیار کردہ فائل تھی۔
عمران نے اسے کھولا اور پڑھنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد سلیمان
اندر داخل ہوا اور اس نے چائے کی پیالی عمران کے سامنے رکھی اور
خاموشی سے واپس چلا گیا۔ عمران چائے پینے کے ساتھ ساتھ فائل
پڑھتا رہا۔ فائل میں اٹھارہ صفحات تھے۔ اس نے اس کا ایک ایک
لفظ غور سے پڑھا اور پھر ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کر
دی۔ فائل کے مطابق سر لیبارٹری سے یہ کوڈ بک وہاں کا ایک ڈاکٹر
رسالت لے کر ڈیفنس سپر سٹور پہنچا اور وہاں اس نے قانون کے
مطابق سپر سٹور کے انچارج عبدالکریم کو کوڈ بک واپس کی اور اس
سے دستخط لے لئے۔ عبدالکریم نے اسے مخصوص رجسٹر پر چڑھایا اور
اسے خصوصی سیف میں رکھ دیا کیونکہ سپر سٹور کے کھلنے اور بند
ہونے کے باقاعدہ اوقات مقرر تھے اور اسے کھولنے کے لئے وزارت
دفاع کے کسی اعلیٰ ترین افسر کی موجودگی ضروری تھی اور عبدالکریم
نے بتایا کہ اس نے سٹور کھولنے کے لئے وزارت دفاع کے سیکرٹری

سر راشد کو اطلاع دی اور سر راشد نے کہا کہ وہ صدر صاحب سے
تحریری اجازت لے کر بروقت سٹور پہنچ جائیں گے۔ لیکن پھر ان کی
کوئی ایمر جنسی مصروفیت آڑے آ گئی اور انہوں نے اپنی جگہ
اسسٹنٹ سیکرٹری کمال حسین کو بھجوا دیا۔ کمال حسین نے صدر
صاحب سے تحریری اجازت لی اور واپس سٹور پہنچ گئے۔ لیکن وہ
ٹریفک بلاک ہونے کی وجہ سے لیٹ ہو گئے اور سٹور کھلنے کا وقت
آف ہو گیا۔ چنانچہ معاملہ دوسرے روز پر چلا گیا۔ دوسرے روز
سیکرٹری سر راشد خود پہنچے۔ چنانچہ جب سیف کھولا گیا تو اس میں کوڈ
بک موجود نہ تھی۔ جبکہ سیف کمپیوٹرائزڈ تھا اور اسے کھولنے کا نمبر
صرف سپر سٹور انچارج عبدالکریم کو تھا اور رات کو اس کمرے اور
خصوصاً سیف کے گرد ہائی الرٹ حفاظتی نظام قائم ہوتا ہے جو
دوسرے روز صبح قائم تھا اور عبدالکریم نے سیف کو اس وقت کھولا
جب سر راشد وہاں پہنچے لیکن اس دوران کوڈ بک پر اسرار انداز میں
غائب ہو چکی تھی جس پر عبدالکریم کو گرفتار کر لیا گیا۔ ان سے
انتہائی تفصیل سے اور سختی سے ہر طرح پوچھ گچھ کی گئی لیکن وہ بے
گناہ ثابت ہوئے۔ ویسے بھی عبدالکریم کا کردار انتہائی بے داغ ہے
لیکن چونکہ اس کوڈ بک کی حفاظت اس کی ذمہ داری تھی اس لئے وہ
ابھی تک ملٹری انٹیلی جنس کی تحویل میں ہے اور اسے باقاعدہ گرفتار
کیا گیا ہے"...... عمران نے یہ سب کچھ پڑھنے کے بعد فائل بند کی اور
رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... دوسری طرف سے سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ سر سلطان سے بات کرائیں"۔ عمران نے کہا۔

"سر سلطان پریذیڈنٹ ہاؤس گئے ہوئے ہیں جناب"...... پی اے نے جواب دیا۔

"جہاں بھی ہوں میری ان سے فوری بات کراؤ"...... عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"یس سر ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔ ظاہر ہے پی اے نے پریذیڈنٹ ہاؤس فون کر کے رابطہ کرایا تھا۔

"علی عمران بول رہا ہوں سر۔ سپر سٹور انچارج عبدالکریم کو باقاعدہ گرفتار کیا گیا ہے اور وہ ملٹری انٹیلی جنس کی تحویل میں ہے۔ میں نے اس سے پوچھ گچھ کرنی ہے۔ آپ آرڈر دے دیں کہ اسے رانا ہاؤس پہنچا دیا جائے"...... عمران نے کہا۔

"رانا ہاؤس۔ اوہ نہیں۔ وہ تو گرفتار ہے اسے کیسے کسی پرائیویٹ جگہ بھجوایا جا سکتا ہے"...... سر سلطان نے کہا۔

"آپ صدر صاحب سے بات کر لیں یہ انتہائی ضروری ہے"۔

عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"اوہ اچھا۔ میں بات کرتا ہوں۔ تم کہاں سے فون کر رہے ہو"۔ سر سلطان نے قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اپنے فلیٹ سے"...... عمران نے جواب دیا۔

"میں ابھی بات کر کے تمہیں اطلاع دے دیتا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ تمام انتظامات ہو گئے ہیں۔ ملٹری انٹیلی جنس کی ٹیم عبدالکریم کو رانا ہاؤس میں جوزف کی تحویل میں دے کر چلی جائے گی اور پھر اسے وہیں سے لے جائے گی۔ جب تم اسے واپس بھجوانا چاہو۔ مجھے کال کر کے کہہ دینا"...... سر سلطان نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کتنی دیر میں پہنچ جائے گا یہ آدمی"...... عمران نے کہا۔

"ایک گھنٹے کے اندر"...... سر سلطان نے جواب دیا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا اور پھر اس نے جوزف کو فون کر کے اسے تفصیل سے ساری بات سمجھا دی کہ عبدالکریم کے آنے پر فلیٹ پر اسے اطلاع دینے کا کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

عمران رانا ہاؤس کے ایک کمرے میں داخل ہوا تو کرسی پر بیٹھا ہوا ایک ادھیڑ عمر آدمی چونک کر عمران کو دیکھنے لگا۔ اس آدمی کے چہرے کو دیکھ کر ہی عمران سمجھ گیا کہ یہ آدمی فطری طور پر ایماندار اور راست باز ہے۔ عمران اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آپ کا نام عبدالکریم ہے"...... عمران نے بڑے نرم لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ آپ کون صاحب ہیں"...... عبدالکریم نے پوچھا۔

"آپ کو یہاں بھجواتے ہوئے کیا بتایا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے بتایا گیا ہے کہ مجھے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی تحویل میں دیا جا رہا ہے"...... عبدالکریم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کا نمائندہ خصوصی علی

عمران ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو آپ ہیں علی عمران صاحب۔ آپ کی شہرت تو میں نے بہت سنی ہے لیکن آپ سے ملاقات نہ ہو سکی اور آج ان حالات میں آپ سے ملاقات ہو رہی ہے"...... عبدالکریم نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"آپ کے لئے میرے دل میں بے حد عزت ہے عبدالکریم صاحب کیونکہ آپ کے بارے میں جو اطلاعات ملی ہیں ان سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ آپ انتہائی ایماندار اور راست باز آدمی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"آپ کی مہربانی ہے جناب کہ آپ میرے بارے میں ایسے الفاظ کہہ رہے ہیں۔ ویسے اللہ تعالیٰ گواہ ہے عمران صاحب کہ میں بے گناہ ہوں"...... عبدالکریم نے کہا۔

"آپ کے بارے میں جو تفصیلی رپورٹ ملٹری انٹیلی جنس نے اپنی فائل میں لکھی ہے وہ فائل میں نے پڑھی ہے۔ آپ یہ بتائیں کہ جب یہ کوڈ بک آپ نے سیف میں رکھی تھی اس وقت آپ کے پاس کون موجود تھا"...... عمران نے کہا۔

"کوئی نہیں۔ میں اکیلا تھا جناب"...... عبدالکریم نے جواب دیا۔

"کیا پھر آپ نے اسے سیف سے نکالا تھا"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ اسسٹنٹ سیکرٹری کمال حسنین صاحب آئے تو میں

نے اسے نکالا اور ہم سپر سٹور کے مین گیٹ تک گئے لیکن اسی وقت ٹائم آف ہو گیا اور گیٹ پر سرخ بلب جل اٹھا۔ چنانچہ ہمیں واپس آنا پڑا اور پھر میں نے اسے کمال حسین کے سامنے سیف میں رکھ دیا تھا"...... عبدالکریم نے کہا۔

"کیا کمال حسین کے سامنے اسے رکھنا ضروری تھا۔ آپ نے ان کے سامنے سیف کیوں کھولا"...... عمران نے کہا۔

"وہ انتہائی اہم اور ذمہ دار عہدے دار ہیں اور پھر وہ سپر سٹور کے بھی انچارج ہیں اس لئے ان کے سامنے سیف کھولنا کوئی غیر قانونی بات نہ تھی"...... عبدالکریم نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ سیف کے نمبرز اور اس کے سیکورٹی نظام کی فائل ان کی تحویل میں ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ ان کے سیکشن میں ہی ہوتی ہے فائل"۔ عبدالکریم نے جواب دیا۔

"کیا وہ فوری طور پر واپس چلے گئے تھے یا کچھ دیر رکے تھے"۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ ایک گھنٹہ رکے تھے۔ انہوں نے باقاعدہ چائے پی تھی"...... عبدالکریم نے جواب دیا۔

"کیا اس دوران آپ ان کے ساتھ رہے یا آپ کہیں گئے تھے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی میں دس منٹ کے لئے واش روم گیا تھا"...... عبدالکریم

نے جواب دیا۔

"کمال حسین صاحب آپ کے باس ہیں۔ تو آپ ان کے کردار کے بارے میں کیا کچھ جانتے ہیں"...... عمران نے کہا تو عبدالکریم بے اختیار چونک پڑے۔

"آپ جس نتیجے پر پہنچ رہے ہیں عمران صاحب وہ غلط ہے۔ کمال حسین صاحب انتہائی محب الوطن آدمی ہیں۔ ان کے بارے میں کبھی کوئی غلط اطلاع ہم تک نہیں پہنچی"...... عبدالکریم نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"آپ واقعی راست باز آدمی ہیں۔ بہرحال یہ ہمارا کام ہے کہ ہم تحقیقات کریں۔ البتہ اب آپ یہاں رہیں گے۔ یہاں آپ کو کوئی تکلیف نہیں ہو گی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا مجھے اسی کمرے میں رہنا ہو گا"...... عبدالکریم نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ آپ عمارت کے ایک مخصوص حصے میں رہیں گے۔ وہ گیسٹ ایریا ہے۔ وہاں مہمانوں کے لئے ہر طرح کا آرام مہیا کرنے کی کوشش کی گئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"جوزف"...... عمران نے بات ختم کر کے ساتھ کھڑے جوزف سے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے کہا۔

"عبدالکریم صاحب خصوصی مہمان ہیں۔ انہیں گیسٹ ایریا میں لے جاؤ اور انہیں یہاں کوئی تکلیف نہیں ہونی چاہئے"۔ عمران نے کہا۔

"یس باس۔ آئیے جناب"...... جوزف نے کہا تو عبدالکریم نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ جوزف کے ساتھ کمرے سے باہر چلا گیا تو عمران نے جوانا کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا اور اسے لے کر وہ ایک بڑے کمرے میں آ گیا۔

"بیٹھو"...... عمران نے کہا تو جوانا سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اسسٹنٹ سیکرٹری ڈیفنس کمال حسین پاکیشیا کے بہت بڑے افسر ہیں۔ ان کی رہائش گاہ ٹاپ آفیسرز کالونی میں ہو گی اور وہاں سیکورٹی کے انتظامات بھی ہوں گے لیکن میں چاہتا ہوں کہ کمال حسین کو وہاں سے اس طرح اغوا کر کے یہاں لایا جائے کہ کسی کو معلوم نہ ہو سکے اور یہ کام تم نے ٹائیگر کے ساتھ مل کر کرنا ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر۔ آپ بے فکر رہیں۔ ہم پوری طرح احتیاط کریں گے"...... جوانا نے جواب دیا تو عمران نے ٹائیگر کو ٹرانسمیٹر کال کر کے رانا ہاؤس بلوا لیا اور پھر اس نے ٹائیگر کو بھی ساری بات بتا کر جوانا کے ساتھ بھیج دیا۔ البتہ اس سے پہلے اس نے فون کر کے یہ کنفرم کر لیا تھا کہ کمال حسین صاحب آفس سے اپنی رہائش گاہ پر چلے

گئے ہیں اور اسے معلوم تھا کہ ایسے بڑے افسر رات کو آٹھ نو بجے تک آرام کرتے ہیں پھر اٹھ کر کسی بڑے کلب چلے جاتے ہیں جہاں سے پچھلی رات گئے ان کی واپسی ہوتی ہے اس لئے اس نے اس وقفے سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی تھی۔ ویسے وہ اگر چاہتا تو سر سلطان بھی کمال حسین کو یہاں بھجوانے پر مجبور ہو جاتے لیکن وہ جس انداز میں کمال حسین سے پوچھ گچھ کرنا چاہتا تھا اس انداز کی بنا پر وہ اس معاملے کو خفیہ رکھنا چاہتا تھا۔ عبدالکریم سے باتیں کر کے اسے اس بات کا تو یقین ہو گیا تھا کہ عبدالکریم اس واردات میں ملوث نہیں اور جو کچھ انہوں نے کمال حسین کے بارے میں بتایا تھا اس کے مطابق کمال حسین پر کبھی کسی حد تک بھی شک نہ کیا جا سکتا تھا۔ آخر کار اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"آفیسرز کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں علی عمران بول رہا ہوں۔ یہاں سپروائزر ہیں عبدالمتین۔ ان سے بات کرائیں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ عبدالمتین بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں عبدالمتین صاحب"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ آپ ۔ فرمایئے ۔ حکم کیجئے" ...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"میں تمہیں فون نمبر بتاتا ہوں اس پر کسی پبلک فون بوتھ سے فون کرو" ...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رانا ہاؤس کا خصوصی نمبر بتا دیا۔

"یس سر ۔ میں ابھی فون کرتا ہوں" ...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا ۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد سپیشل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران بول رہا ہوں" ...... عمران نے کہا۔

"عبدالمتین عرض کر رہا ہوں عمران صاحب ۔ پبلک فون بوتھ سے" ...... دوسری طرف سے عبدالمتین کی آواز سنائی دی۔

"کیسے ہو ۔ کام درست جا رہا ہے یا نہیں" ...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے اور آپ کی انتہائی مہربانی ہے کہ آپ نے مجھ بے روزگار کو یہاں نوکری دلائی ہے ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزا دے گا ۔ میرا پورا خاندان آپ کو دعائیں دیتا رہتا ہے اور عمران صاحب ۔ میں آپ کی ہدایات پر پوری طرح سے عمل کر رہا ہوں اور پوری دیانت داری اور فرض شناسی سے کام کرتا ہوں اس لئے یہاں پر اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ نہ صرف میری فرض شناسی پر افسران خوش ہیں بلکہ میری بے حد عزت بھی کی جاتی ہے" ۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے ۔ اسی طرح دیانت داری اور فرض شناسی سے کام کرتے رہو تو اللہ تعالیٰ رحمت کرے گا ۔ میں نے تمہیں فون اس لئے کیا ہے کہ ایک ملکی سلامتی کے مسئلے میں اسسٹنٹ سیکرٹری دفاع کمال حسین کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں کہ ان کا کردار کس ٹائپ کا ہے ۔ تم بے لاگ انداز میں جو کچھ جانتے ہو بتا دو" ...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب ۔ کمال حسین صاحب عیاش فطرت آدمی ہیں ۔ یہاں پر کئی لڑکیوں سے ان کے تعلقات ہیں ۔ البتہ ایک بے حد خوبصورت لڑکی جس کا نام ریشم ہے وہ اکثر یہاں ان کے ساتھ آتی رہتی ہے اور ریشم ان کے ساتھ مستقل طور پر اٹیچ ہے ۔ انتہائی تیز طرار لڑکی ہے اور کمال حسین نے اسے یہاں لارنس پلازہ میں ایک لگژری فلیٹ بھی لے کر دیا ہوا ہے اور عمران صاحب وہ یہاں کلب میں تو صرف ایک دو گھنٹے گزارتے ہیں جبکہ وہاں فلیٹ میں وہ پوری رات گزارتے ہیں اور اکثر ایسا ہوتا ہے" ...... عبدالمتین نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن ایسی لڑکیوں کو مستقل اٹیچ کرنے والے تو ان پر بے پناہ اخراجات کرتے ہیں" ...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں ۔ کمال صاحب بھی سب خرچ اٹھاتے ہیں ۔ کیسے اٹھاتے ہیں اس کا مجھے علم نہیں ہے" ...... عبدالمتین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ۔ اللہ حافظ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد اسے اطلاع مل گئی کہ ٹائیگر اور جوانا کمال حسین کو لے آئے ہیں اور کمال حسین بے ہوش ہیں۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کمرے میں داخل ہوا۔

"کیسے لائے ہو۔ کوئی پرابلم"...... عمران نے کہا۔

"نہیں باس۔ کوٹھی کے سامنے کی طرف سے پولیس کا پہرہ تھا۔ میں عقبی طرف موجود ایک درخت کے ذریعے اندر داخل ہوا اور بے ہوشی کی گیس فائر کر دی اور عقبی دروازہ کھول دیا تو جوانا بھی اندر آ گیا۔ پھر ہم نے کمال حسین کو جو بے ہوش ہو چکے تھے اٹھا لیا اور عقبی دروازے سے باہر آ گئے۔ ان کی کوٹھی کالونی کی جس سائیڈ پر ہے وہاں سے چار دیواری قریب ہے اور چار دیواری ایک جگہ سے ٹوٹی ہوئی ہے۔ وہاں سے ہم ان پر کپڑا ڈال کر خاموشی سے باہر لے آئے اور پھر کار میں ڈال کر یہاں لے آئے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"دن کا وقت ہے۔ وہاں لوگ آجا رہے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں باس۔ اس وقت وہاں کوئی آدمی نہیں تھا اور وہ سائیڈ بھی غیر آباد سی ہے جہاں یہ دیوار ٹوٹی ہوئی ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ تم میرے ساتھ آؤ۔ پہلے ہم دونوں باسک میک اپ کر

لیں"...... عمران نے کہا اور ٹائیگر اس کے پیچھے چل پڑا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں بلیک روم میں داخل ہوئے تو جوزف اور جوانا دونوں وہاں موجود تھے۔

"تم دونوں باہر جاؤ۔ تم نے ان کے سامنے نہیں آنا"...... عمران نے کہا تو جوزف اور جوانا کمرے سے باہر چلے گئے۔

"ٹائیگر۔ تم الماری سے کوڑا نکالو اور کمال حسین کے قریب کھڑے ہو جاؤ۔ یہ افسر ٹائپ آدمی ہے اس لئے صرف کوڑا چھٹنے کی آواز ہی اس کی زبان کھولنے کے لئے کافی رہے گی"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر کرسی سے اٹھ کر الماری کی طرف گیا اور اس نے الماری سے کوڑا نکالا اور پھر وہ کمال حسین کے قریب آکر کھڑا ہو گیا۔

"اینٹی گیس کی شیشی بھی الماری سے نکالو تاکہ اسے ہوش میں لایا جا سکے"...... عمران نے کہا۔

"شیشی میری جیب میں ہے باس"...... ٹائیگر کہا اور جیب سے ایک شیشی نکال کر اس نے اسے کھولا اور پھر اس کا دہانہ کمال حسین کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی بند کی اور اسے واپس جیب میں ڈال کر اس نے فرش پر پڑا ہوا کوڑا اٹھا لیا۔ چند لمحوں بعد کمال حسین کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونا شروع ہو گئے اور ہوش میں آتے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن راڈز میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا۔

"یہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب۔ میں کہاں ہوں۔ تم کون ہو۔ یہ

سب کیا ہے"...... اس نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہارا کیا خیال تھا کمال حسین کہ تم نقلی بلیو کوڈ بک دے کر دھوکہ دے سکو گے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"نقلی بلیو کوڈ بک۔ کیا مطلب۔ تم کون ہو۔ پہلے اپنے بارے میں بتاؤ"...... کمال حسین نے کہا۔

"صرف اتنا بتایا جا سکتا ہے کہ ہمارا تعلق تمہاری دوست لڑکی ریشم سے ہے اور بس"...... عمران نے کہا تو کمال حسین بے اختیار اچھل پڑا۔

"ریشم سے۔ مگر۔ مگر وہ تو۔ کہاں ہے ریشم"...... وہ بات کرتے کرتے بات بدل گئے تھے۔

"جہاں بھی ہے خوش ہے۔ تم اپنی بات کرو۔ اصل بلیو کوڈ بک چاہئے ہمیں اور وہ تمہیں دینی ہو گی۔ تم نے دیکھا کہ تم اپنی کوٹھی میں سو رہے تھے اور پھر یہاں پہنچ گئے۔ وہاں کوٹھی میں کسی کو کانوں کان خبر تک نہیں ہوئی اس لئے اگر تمہیں یہاں گولی مار دی جائے تب بھی کسی کو پتہ نہیں چلے گا جبکہ اگر تم اصل بلیو کوڈ بک دے دو تو تمہیں نہ صرف زندہ واپس پہنچا دیا جائے گا بلکہ ریشم سے بڑھ کر حسین لڑکیاں بھی تمہیں بخشی جا سکتی ہیں اور کسی کو اس کا علم بھی نہ ہو گا اور کروڑوں روپے کے خفیہ فنڈز بھی دیئے جا سکتے ہیں اور اب یہ تمہاری مرضی ہے کہ تم کیا فیصلہ کرتے ہو اور یہ

بات بھی سن لو کہ اگر تم نے انکار کیا تو تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ کاٹ کر علیحدہ کر دیا جائے گا اور یہاں تمہاری چیخیں سننے والا بھی کوئی نہ ہو گا"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ ویسے وہ شروع سے ہی آواز اور لہجے کو تبدیل کر کے بات کر رہا تھا۔

"تم۔ تمہارا تعلق کس ملک سے ہے"...... کمال حسین نے اس بار خاصے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"تم خود اندازہ لگا سکتے ہو۔ بتانے کی ضرورت نہیں ہے"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن تم تو کہہ رہے ہو کہ تمہارا تعلق ریشم سے ہے اور ریشم پاکیشیائی ہے اور اسے اس بلیو کوڈ بک سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے"۔ کمال حسین نے کہا۔

"کیا ریشم کے چہرے پر لکھا ہوا ہے کہ وہ پاکیشیائی ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا۔ کیا مطلب۔ کیا ریشم کافرستانی ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... کمال حسین نے چونک کر کہا۔

"سنو کمال حسین۔ تم یہاں پاکیشیا کے بڑے افسر ہو گے۔ ہمارے نہیں۔ آخری بار کہہ رہا ہوں کہ اصل بلیو کوڈ بک کے بارے میں بتا دو"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ اصلی تھی جو ریشم لے گئی۔ کاش مجھے معمولی سا بھی اندازہ ہوتا تو میں ایسا کام ہی نہ کرتا۔ میرے تو خواب میں بھی نہ تھا

کہ ریشم ایسی بھی ہو سکتی ہے"...... آخر کار کمال حسین نے وہ بات
خود ہی کہہ دی جو عمران اس کے منہ سے اگلوانا چاہتا تھا۔
"نہیں۔ ریشم جو کوڈ بک لے گئی ہے وہ نقلی ہے اور ہمیں اصلی
چاہئے"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔
"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ وہی اصلی بلیو کوڈ بک ہے"...... اس بار
کمال حسین نے بڑے حتمی لہجے میں کہا۔
"تم مجھے اس کو حاصل کرنے کی پوری تفصیل بتاؤ تاکہ میں اپنے
طور پر اندازہ لگا سکوں۔ ساتھ ہی یہ بھی بتا دو کہ تم نے اسے کیوں
اور کس لئے حاصل کیا تھا"...... عمران نے کہا۔
"کاش میں یہ حرکت نہ کرتا۔ کاش۔ انسان سے بعض اوقات
واقعی ایسی حرکتیں ہو جاتی ہیں جن کا کوئی جواز نہیں ہوتا۔ یہ
حماقتیں چھوٹی بھی ہوں تب بھی انسان کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیتی
ہیں۔ بلیو کوڈ بک سپر سٹور میں رکھی جاتی تھی اور اس کے لئے
سیکرٹری دفاع سر راشد نے جانا تھا لیکن وہ کسی ایمر جنسی کام میں
مصروف ہو گئے اور انہوں نے مجھے کہا کہ میں چلا جاؤں۔ میں نے
جانے سے پہلے ریشم کو فون کیا کہ وہ تیار رہے کیونکہ اس نے فوری
طور پر کوئی انگوٹھی لینی تھی اور اسے خدشہ تھا کہ کہیں یہ انگوٹھی بک
نہ جائے۔ چنانچہ مجبوراً مجھے پہلے اس کے فلیٹ پر جانا پڑا اور پھر اسے
ساتھ لے کر میں مارکیٹ گیا۔ ہم نے وہاں سے جیولری خریدی اور
اسے واپس فلیٹ پر چھوڑ کر میں سپر سٹور آفس گیا تو دیر ہو چکی تھی۔

لیکن ابھی چند منٹ رہتے تھے۔ وہاں کے انچارج نے میرے سامنے
بلیو کوڈ بک سیف سے نکالی اور ہم سپر سٹور گئے۔ لیکن جیسے ہی ہم
وہاں پہنچے اس کا وقت ختم ہو گیا اور اب وہ کسی صورت بھی نہیں
کھل سکتا تھا اس لئے ہم واپس آ گئے اور انچارج نے میرے سامنے بلیو
کوڈ بک سیف میں رکھی اور پھر میں وہاں رک گیا۔ انچارج واش روم
گیا تو اچانک میرے ذہن میں خیال آیا کہ آخر اس بلیو کوڈ بک میں
ایسی کیا خاصیت ہے کہ اس کی حفاظت کے لئے اس قدر انتظام کیا جا
رہا ہے۔ بس اسی وقت میں نے سوچا کہ اگر میں خاموشی سے اسے
سیف سے نکال کر ساتھ لے جاؤں اور رات کو اس کا مطالعہ کروں
اور کل آ کر دوبارہ اسے سیف میں رکھ دوں تو کسی کو پتہ بھی نہ چلے
گا۔ چنانچہ میں نے اس پر فوری عمل کیا۔ مجھے سیف کے خصوصی نمبر
معلوم تھے۔ میں نے انچارج کی عدم موجودگی میں سیف سے کوڈ بک
نکالی اور سیف بند کر دیا۔ پھر میں وہاں سے ریشم کے فلیٹ پر آیا اور
اسے ساتھ لے کر میں آفیسرز کلب چلا گیا۔ البتہ کوڈ بک کی حفاظت
کے لئے میں اسے فلیٹ پر ہی چھوڑ گیا۔ رات میں ریشم کے فلیٹ پر
ہی ٹھہرا۔ صبح جلدی میں مجھے کوڈ بک اٹھانا یاد نہ رہا۔ میں نے اپنی
کوٹھی سے ریشم کو فون کر کے کہہ دیا کہ وہ اسے حفاظت سے رکھے
اور میں نے سپر سٹور انچارج کو فون کر دیا کہ میں آج نہیں آ سکتا کل
آؤں گا۔ پھر میں رات کو جب ریشم کے فلیٹ پر گیا تو فلیٹ بند تھا۔
اس کی ایک چابی میرے پاس بھی تھی۔ میں نے فلیٹ کھولا اور اندر

جا کر فلیٹ کی مکمل تلاشی لی لیکن کوڈ بک نہ ملی۔ میں نے جہاں جہاں ریشم جا سکتی تھی وہاں فون کئے لیکن ریشم کہیں نہ ملی۔ وہ لاپتہ ہو چکی تھی۔ مجبوراً میں واپس کوٹھی چلا گیا۔ اب یہی صورت ہو سکتی تھی کہ میں خاموش ہو جاؤں۔ چنانچہ میں خاموش ہو گیا۔ اس دوران سر راشد سر سٹور گئے لیکن جب سیف کھولا گیا تو کوڈ بک وہاں موجود نہ تھی جس پر حکومت میں کھلبلی سی مچ گئی لیکن میں کیا کر سکتا تھا خاموش رہا اور اب تم کہہ رہے ہو کہ کوڈ بک نقلی تھی جبکہ یہ نقلی ہو ہی نہیں سکتی"...... کمال حسین نے تفصیل سے سب کچھ بتاتے ہوئے کہا۔

"مجھے یقین آ گیا ہے کہ تم سچ بول رہے ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ ریشم ڈبل کراس کر رہی ہے۔ اس نے اصل کوڈ بک کہیں اور پہنچا دی ہے اور نقلی ہمیں دے دی ہے اس لئے اب یہ ضروری ہو گیا ہے کہ میں اپنے باس کو یہاں پر بلوا کر باہر بٹھا دوں اور تم پھر ساری تفصیل ان کے سامنے دوہرا دو تاکہ انہیں بھی یقین آ جائے۔ پھر تمہیں خاموشی سے واپس بھجوا دیا جائے گا اور تمہیں بھاری رقم بھی دے دی جائے گی کیونکہ اب یہ بات طے ہے کہ تم جھوٹ نہیں بول رہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے تم کہو۔ لیکن یہ بات یاد رکھنا کہ یہاں کسی کو معلوم نہ ہو سکے ورنہ مجھے خودکشی کرنا پڑے گی"...... کمال حسین نے کہا۔

"تم بے فکر رہو۔ ہمیں تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ ہم صرف اپنی حد تک کام کریں گے"...... عمران نے کہا اور پھر اٹھ کر وہ تیزی سے بلیک روم سے باہر چلا گیا۔

"جوزف"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے ایک سائیڈ سے قریب آتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم ایسا کرو کہ سپیشل روم ٹھیک کر دو۔ میں سر سلطان اور سیکرٹری دفاع سر راشد کو بلوا رہا ہوں۔ تم نے انہیں سپیشل روم سے ملحقہ کمرے میں بٹھانا ہے جبکہ کمال حسین کو میں سپیشل روم میں بٹھاؤں گا"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے کہا اور عمران تیزی سے اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں فون موجود تھا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی تھی کیونکہ یہ بات اب ثابت ہو گئی تھی کہ بلیو کوڈ بک کافرستان پہنچ چکی ہے اور اس سے پہلے کہ اسے ڈی کوڈ کیا جائے اس کو ہر صورت میں واپس لانا تھا لیکن پہلے وہ پوری بات سر سلطان اور سر راشد کے سامنے لانا چاہتا تھا تاکہ ایک بے گناہ انسان عبدالکریم کی رہائی عمل میں آ سکے۔ کمرے میں پہنچ کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ناٹران بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... ناٹران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو عمران نے اسے بلیو کوڈ بک کے بارے میں تفصیل بتا دی۔ یہ کوڈ بک ایک لڑکی ریشم کے ذریعے کافرستان پہنچی ہے۔ تم ایسا کرو کہ وزارت دفاع سے معلومات حاصل کرو کہ ایک دو روز کے اندر کسی سائنسی کوڈ کو حل کرنے کے لئے کسی ماہر کی خدمات حکومت نے حاصل کی ہیں یا نہیں۔ اگر کی ہیں تو اسے کہاں بھجوایا گیا ہے۔ فوری طور پر حرکت میں آجاؤ اور اپنے تمام وسائل استعمال کرو اور معلومات حاصل کر کے فوری مجھے رپورٹ دو"...... عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے کریڈل دبا کر ٹون آنے پر دانش منزل کے نمبر پریس کر دیئے اور بلیک زیرو کو بلیو کوڈ بک کی تفصیل بتا کر اس نے اسے بتا دیا کہ اس نے ایکسٹو کی حیثیت سے ناٹران کو کیا ہدایات دی ہیں اور پھر کریڈل دبا کر اس نے سر سلطان کی رہائش گاہ کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

ایک ٹیکسی تیزی سے کافرستانی دارالحکومت کی ٹریفک سے بھرپور سڑک پر تیزی سے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ٹیکسی کی عقبی سیٹ پر روزی راسکل اکیلی بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ ابھی پاکیشیا سے کافرستان پہنچی تھی اور ایئرپورٹ سے ہی اس ٹیکسی میں بیٹھی سفر کر رہی تھی۔ اس کی منزل البرٹ کلب تھا جہاں کی مالکہ کیتھرائن اس کی خاصی گہری دوست تھی اور وہ پہلے بھی کئی بار یہاں آ چکی تھی جبکہ کیتھرائن جو گریٹ لینڈ نژاد تھی پاکیشیا میں اس کے پاس آتی جاتی رہتی تھی۔ کیتھرائن نے یہاں مخبری کا وسیع نیٹ ورک قائم کیا ہوا تھا اور وہ بین الاقوامی سطح کی مجرم تنظیموں کے لئے کام کرتی تھی۔ انہیں معلومات فروخت کرنا اس کا پیشہ تھا لیکن یہ معلومات بھی ان مجرم

تنظیموں کی مقابل تنظیموں کے سلسلے میں ہوتی تھیں اور کیتھرائن کا
کام ٹھیک جا رہا تھا۔ سیف اسے جس طرح بے ہوش کر کے فلیٹ
سے فرار ہوا تھا اس نے روزی راسکل کے ذہن میں آگ سی لگا دی
تھی۔ وہ اسے اپنی توہین سمجھ رہی تھی اور اس نے کافرستان ایئر
پورٹ سے کیتھرائن کو اپنی آمد کے بارے میں فون کر دیا تھا اور پھر
کچھ دیر بعد وہ کیتھرائن کے سپیشل آفس میں اس کے سامنے بیٹھی
ہوئی تھی۔ کیتھرائن خوبصورت اور نوجوان عورت تھی۔

"اچانک تمہارا کافرستان آنے کا سن کر میں بے حد حیران ہوئی
ہوں روزی۔ ورنہ تمہیں دعوت دے دے کر میں تھک گئی لیکن تم
نہ آئیں"...... کیتھرائن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں ایک ضروری کام سے آئی ہوں۔ مجھے ایک آدمی کی تلاش
ہے"...... روزی راسکل نے کہا تو کیتھرائن چونک پڑی۔

"آدمی کی تلاش اور تمہیں۔ تم تو آدمیوں کو سرے سے آدمی ہی
نہیں سمجھتی"...... کیتھرائن نے کہا۔

"وہ بات نہیں جو تم سمجھ رہی ہو اور تم اس آدمی کو جانتی ہو۔
اس کا نام سیف ہے۔ ریڈ آئی کلب کا مالک سیف"...... روزی
راسکل نے کہا تو کیتھرائن ایک بار پھر اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر
حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"سیف۔ وہ تو تمہاری مدد کا احسان مند ہے۔ اسے کیا ہوا"۔
کیتھرائن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو روزی راسکل نے اسے

ساری تفصیل بتا دی۔

"تو تم اس سے ذاتی انتقام لینا چاہتی ہو۔ لیکن اس نے تمہیں
صرف بے ہوش کیا ہے۔ وہ چاہتا تو تمہیں گولی مار کر بھی نکل سکتا
تھا۔ ہو سکتا ہے کہ اس کی کوئی مجبوری ہو"...... کیتھرائن نے کہا۔

"وہ اگر مجھ سے معافی مانگ لے تو میں اسے معاف کر دوں گی۔
وہ مجھے بے شک گولی مار دیتا لیکن جو کچھ اس نے کیا ہے وہ میرے
لئے ناقابل برداشت ہے"...... روزی راسکل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم یہاں رہو میں اسے دو چار روز کے اندر
تلاش کر لوں گی اور پھر اسے مجبور بھی کر دوں گی کہ وہ تم سے معافی
مانگے"...... کیتھرائن نے کہا۔

"دو چار گھنٹے کہو کیتھرائن۔ اس سے زیادہ نہیں۔ میں تمہیں اس
کے بارے میں ایک کلیو دیتی ہوں جس سے تم اس کے بارے میں
جلد معلومات حاصل کر لو گی"...... روزی راسکل نے کہا۔

"کون سا کلیو"...... کیتھرائن نے کہا۔

"اس نے مجھے ایک بار بتایا تھا کہ کافرستان ملٹری کا ایک بہت
بڑا عہدیدار جسے کرنل ایس کہا جاتا ہے اس کا بڑا گہرا دوست ہے اور
وہ یقیناً اس کے پاس ہو گا"...... روزی راسکل نے کہا۔

"کرنل ایس۔ اوہ۔ یہ کرنل سریندر کا کوڈ نام ہے اور میں اسے
اچھی طرح جانتی ہوں۔ وہ میرا مخبر بھی ہے۔ خاصی بھاری رقمیں
وصول کرتا ہے مجھ سے"...... کیتھرائن نے بڑے جوش بھرے لہجے

میں کہا۔

"تو پھر اسے ابھی بلاؤ۔ میں اس سے خود بات کرتی ہوں اور رقم بھی دوں گی۔ مجھے سیف کو ٹریس کرنا ہے ہر صورت میں اور فوراً"۔ روزی راسکل نے کہا تو کیتھرائن مسکرا دی۔

"تم واقعی عجیب فطرت کی لڑکی ہو۔ بہرحال میں بات کرتی ہوں اس سے"...... کیتھرائن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھا کر نمبر پریس کر دیئے۔

"کرنل ایس جہاں بھی ہو میری اس سے فوری بات کراؤ"۔ کیتھرائن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کیتھرائن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا جبکہ پاس بیٹھی ہوئی روزی راسکل نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"کرنل ایس لائن پر ہیں میڈم"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیتھرائن بول رہا ہوں کرنل ایس۔ کیا تم پچاس ہزار روپے فوری کمانا چاہتے ہو"...... کیتھرائن نے کہا۔

"پچاس ہزار روپے۔ ہاں۔ مگر مجھے کیا کرنا ہو گا"...... کرنل ایس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میری ایک پارٹی پاکیشیا دارالحکومت میں ریڈ آئی کلب کے مالک سیف سے ملنا چاہتی ہے اور سیف نے بتایا تھا کہ تمہارے ذریعے اس سے ملا جا سکتا ہے۔ ویسے تو یہ ملاقات بہت کم پیسوں میں

بھی ہو سکتی تھی لیکن میں نے تمہیں بھاری رقم دلوانے کے لئے اس پارٹی کو کہا ہے کہ ملاقات ممکن ہی نہیں ہے۔ پھر وہ ایک لاکھ روپے دینے پر آمادہ ہوئی۔ پچاس ہزار تمہارے اور پچاس ہزار میرے"...... کیتھرائن نے کہا۔

"کون ہے وہ پارٹی اور کیوں وہ سیف سے ملاقات کے لئے اتنی بڑی رقم ادا کر رہی ہے"...... کرنل ایس نے کہا۔

"اس پارٹی کا تعلق بھی کلب بزنس سے ہے۔ تمہیں پتہ ہے کہ سیف کا تعلق ڈرگ سے ہے۔ اسی ڈرگ کے ایک سودے کا چکر ہے"...... کیتھرائن نے کہا۔

"یہ ملاقات کہاں ہو گی"...... کرنل ایس نے کہا۔

"میرے کلب میں"...... کیتھرائن نے کہا۔

"کوئی خطرے والی بات تو نہیں"...... کرنل ایس نے کہا۔

"خطرہ۔ کیسا خطرہ۔ یہ معمول کی سودے بازی ہے اور تم مجھے جانتے ہو پھر ایسی بات کیوں کر رہے ہو"...... کیتھرائن نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ سیف میرے پاس ہی موجود ہے لیکن وہ ایکریمین میک اپ میں ہے کیونکہ اسے پاکیشیا کے کسی گروپ سے خطرہ ہے اور ان سے چھپنے کے لئے وہ پاکیشیا سے یہاں آیا ہے۔ میں اسے تم سے ملوانے کا کہہ کر لے آؤں گا"...... کرنل ایس نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اسے لے آؤ۔ میں پہلے خود اس سے بات کر لوں

گی ۔ اگر وہ اس پارٹی سے ملنے کے لئے تیار ہو گیا تو ملاقات ہو گی ورنہ نہیں"...... کیتھرائن نے کہا۔

"تو پھر وہ رقم کیسے ملے گی"...... کرنل ایس نے کہا۔

"رقم میں نے پہلے ہی وصول کر لی ہے اس لئے رقم کی فکر مت کرو۔ رقم ضرور ملے گی لیکن میں نہیں چاہتی کہ زبردستی کی جائے"۔ کیتھرائن نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن سیف کے سامنے رقم کی بات نہ کرنا"۔ کرنل ایس نے کہا۔

"تم بے فکر رہو۔ میں دودھ پیتی بچی نہیں ہوں"...... کیتھرائن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ ہم ایک گھنٹے میں پہنچ جائیں گے"...... کرنل ایس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کیتھرائن نے رسیور رکھ دیا۔

"تم اب بتاؤ کہ تم اس کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہتی ہو"۔ کیتھرائن نے روزی راسکل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم یہ ملاقات یہاں کرانے کی بجائے کسی ایسی جگہ پر کراؤ جہاں میں کھل کر اس سے بات کر سکوں"...... روزی راسکل نے کہا۔

"نہیں۔ سوری۔ میں نے کرنل ایس سے وعدہ کیا ہے اس لئے رقم بھی اسے دینا ہو گی اور ملاقات بھی یہیں ہو گی"...... کیتھرائن نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے"...... روزی راسکل نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیکٹ کی جیب سے چیک بک نکالی اور ایک چیک لکھ کر اس کو بک سے علیحدہ کیا اور کیتھرائن کو دے دیا۔

"یہ ایک لاکھ کا گارینٹڈ چیک ہے"...... روزی راسکل نے کہا۔

"ویری گڈ۔ تم واقعی اچھی دوست ہو"...... کیتھرائن نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"میں اصولوں پر کام کرتی ہوں۔ کیا میں یہاں سے پاکیشیا فون کر لوں"...... روزی راسکل نے کہا۔

"ہاں۔ کر لو میں یہ چیک سیف میں رکھ آؤں"...... کیتھرائن نے اٹھتے ہوئے کہا اور روزی راسکل نے فون کا رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے عمران کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"روزی راسکل بول رہی ہوں۔ کافرستان سے"...... روزی راسکل نے کہا۔

"کافرستان سے۔ کیا مطلب۔ کیا تم واقعی وہاں شفٹ ہو گئی ہو"...... دوسری طرف سے عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میں یہاں اس ریڈ آئی کے سیف کو ٹریس کرنے آئی ہوں اور اب ایک گھنٹے بعد وہ یہاں آنے والا ہے۔ ایک کرنل ایس

کے ساتھ ۔ مجھے ٹائیگر نے بتایا تھا کہ وہ ملک دشمن سرگرمیوں میں ملوث ہے اس لئے اب بتاؤ کیا میں اسے گولی مار دوں یا کیا کروں ۔ میں نے یہی پوچھنے کے لئے تمہیں فون کیا ہے" ...... روزی راسکل نے کہا۔

"یہ کرنل ایلن کون ہے" ...... عمران نے پوچھا۔

"یہ کافرستان ملٹری کا کرنل ہے اور سیف کا دوست ہے" ۔ روزی راسکل نے کہا۔

"تم اس وقت کہاں سے فون کر رہی ہو اور یہ ملاقات کہاں ہو رہی ہے" ...... عمران نے پوچھا۔

"کافرستانی دارالحکومت کا مشہور کلب ہے البرٹ کلب ۔ اس کی مالکہ کیتھرائن میری دوست ہے ۔ میں اس وقت اس کے سپیشل آفس میں موجود ہوں اور ملاقات بھی یہیں ہو گی" ...... روزی راسکل نے کہا۔

"کیا سیف اپنے اصل روپ میں آئے گا" ...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں ۔ بتایا گیا ہے کہ وہ ایکریمین بنا ہوا ہے" ...... روزی راسکل نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ تم اس سے ملاقات کر لو ۔ اب مجھے اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہے" ...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"ہونہہ ۔ اس وقت تو ٹائیگر مرا جا رہا تھا کہ یہ سیف بہت بڑا ملکی

دشمن ہے اور اب جب میں نے ایک لاکھ روپے بھی خرچ کر دیئے اب انہیں کوئی دلچسپی نہیں ہے ۔ ٹھیک ہے ۔ اب یہ سارا خرچہ ٹائیگر کو دینا ہو گا" ...... روزی راسکل نے رسیور رکھ کر غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا ہوا ۔ تمہارے چہرے پر غصہ کیوں ہے ۔ کیا کال ہو گئی ہے" ...... اسی لمحے کیتھرائن نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"سارے مرد احمق ہوتے ہیں ۔ قطعی احمق" ...... روزی راسکل نے کہا تو کیتھرائن بے اختیار ہنس پڑی اور پھر واقعی تقریباً ایک گھنٹے بعد کمرے میں ایک مقامی آدمی اور ایک ایکریمین داخل ہوا تو کیتھرائن اٹھ کھڑی ہوئی ۔ ایکریمین روزی راسکل کو دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا تھا۔

"تم ایکریمین روپ میں ہو یا کارمن ۔ تم روزی راسکل سے نہیں چھپ سکتے ۔ تم نے مجھے بے ہوش کیا تھا ۔ بولو کیوں کیا تھا" ...... روزی راسکل نے غصیلے لہجے میں کہا جبکہ وہ مقامی آدمی چونک کر کیتھرائن کو دیکھ رہا تھا۔

"ارے ۔ ابھی سے لڑنا شروع کر دیا ۔ اسے اطمینان سے بیٹھنے تو دو" ...... کیتھرائن نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا کہ اچانک سیف کا ایک ہاتھ تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے فرش پر دھماکہ ہوا اور سفید رنگ کا دھواں کمرے میں پھیلتا چلا گیا ۔ اس کے ساتھ ہی روزی راسکل کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا

ذہن کسی تیز رفتار لٹو کی طرح گھومنے لگ گیا ہو اور یہ احساس بھی اسے صرف چند لمحوں کے لئے ہوا۔ اس کے بعد اس کے تمام احساسات تاریکی میں ڈوبتے چلے گئے۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھو"...... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ناٹران کی طرف سے کوئی رپورٹ"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ ابھی تک تو کوئی رپورٹ نہیں آئی۔ لیکن آپ کا کیا خیال ہے کہ وہ سیف اس کوڈ بک کے چکر میں ملوث ہو گا۔ بلیک زیرو نے کہا کیونکہ عمران نے اپنے فلیٹ سے اسے فون کر کے بتا دیا تھا کہ اسے روزی راسکل کی کال وصول ہوئی تھی اور اس نے فلیٹ سے ہی ناٹران کو بطور ایکسٹو کال کر کے کیتھرائن کے سپیشل آفس سے سیف اور اس کرنل ایلس کو اغوا کرنے کے احکامات دے دیئے تھے اور ساتھ ہی یہ حکم بھی دے دیا تھا کہ وہ ان دونوں سے پوچھ گچھ ہی

کرے کہ کیا ان کا کوئی تعلق اس لڑکی ریشم سے ہے جو یہ کوڈ بک لے کر غائب ہو گئی ہے اور اس کے بعد عمران یہاں آگیا تھا تاکہ ناٹران کی رپورٹ تفصیل سے حاصل کر سکے۔

"ابھی ہم اندھیرے میں ہیں۔ ناٹران کو میں نے کہا تھا کہ وہ کسی سائنسی کوڈ کے ماہر کے بارے میں معلوم کرے کیونکہ لازماً حکومت کافرستان نے کسی ماہر کو اس کام پر لگایا ہو گا۔ لیکن وہ ناکام رہا ہے اس لئے میں نے سوچا کہ ہو سکتا ہے کہ یہ لڑکی ریشم اس سیف گروپ کی ہو"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کے شدید انتظار کے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ناٹران بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"باس۔ اس سیف نے شدید تشدد کے بعد زبان کھول دی ہے۔ ریشم کا تعلق اس کے گروپ انچارج سلامت سے ہے۔ سلامت ہی بلیک میلنگ سٹف تیار کرتا تھا اور اس کی بنا پر معلومات بھی وہی حاصل کرتا تھا۔ ریشم کو اس نے اسسٹنٹ سیکرٹری دفاع کمال حسین کے ساتھ مستقل نتھی کیا ہوا تھا اور پھر ریشم یہاں پہنچ گئی۔ لیکن یہاں ریشم کو ہلاک کر دیا گیا اور جناب۔ اس سلامت کو بھی

ہلاک کر دیا گیا ہے اور اس معاملہ میں وہ اس سے زیادہ کچھ نہیں جانتا البتہ اس نے یہ بھی بتایا ہے کہ اس کا تعلق ڈیفنس کونسل کے چیف سے تھا جس کا کوڈ نام اے ون ہے جبکہ سیف اے ٹو کہلاتا ہے اور اے ون کا تعلق براہ راست صدر سے ہے اور جناب۔ کرنل سرہندر جسے اس کے ساتھ اغوا کیا گیا تھا وہ اس کا دوست ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ اس کا تعلق بھی ڈیفنس کونسل سے ہے اور وہ اے ون کا سیکرٹری ہے۔ اس سے معلوم ہوا ہے کہ صدر کے حکم پر سائنسی کوڈ کے ایک ماہر ڈاکٹر چوپڑا کو انگیج کیا گیا ہے اور پھر اس ڈاکٹر چوپڑا کو سنگرور پہاڑی کے دامن میں پہنچا دیا گیا اور اب بھی وہ وہاں ہے اور اس کا علم صرف اے ون یا وزیراعظم اور صدر کو ہے اور جناب۔ اے ون بھی اپنی رہائش گاہ پر ہلاک ہو گیا ہے۔ اسے زہریلے سانپ نے ڈس لیا تھا۔ بس اس سے زیادہ یہ دونوں نہیں جانتے"...... ناٹران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان دونوں کا کیا کیا ہے تم نے"...... عمران نے کہا۔

"میں نے ان دونوں کو ہلاک کر کے ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈلوا دی ہیں"...... ناٹران نے جواب دیا۔

"انہیں ٹریس تو نہیں کر لیا جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں جناب"...... ناٹران نے جواب دیا۔

"اوکے۔ میں عمران کی سرکردگی میں ٹیم بھیج رہا ہوں۔ عمران اگر ضروری سمجھے گا تو خود ہی تم سے رابطہ کر لے گا"...... عمران نے

کہا اور کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... جولیا کا لہجہ یکلخت مودبانہ ہو گیا۔

"عمران کی سرکردگی میں ٹیم فوری طور پر کافرستان بھیجی جا رہی ہے۔ تم صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کو اپنے فلیٹ پر کال کر لو اور تم بھی تیار رہو۔ عمران تمہیں وہیں سے ساتھ لے لے گا۔ زیادہ سے زیادہ دو گھنٹوں کے اندر تم نے روانہ ہو جانا ہے۔ تفصیلات تمہیں عمران بتا دے گا۔ ویسے بتا دوں کہ یہ مشن پاکیشیا کی بقاء کا مشن ہے اس لئے اس میں معمولی سی کوتاہی بھی ناقابل معافی ہو گی"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"میں فلیٹ پر جا کر تیار ہوتا ہوں۔ تم اس دوران طیارہ کافرستان کے لئے چارٹرڈ کرا لو اور باقی کاغذات بھی۔ ہم سپیشل میک اپ میں جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا اور پھر تقریباً دو گھنٹے بعد وہ جولیا، صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کے ہمراہ ایئرپورٹ پر پہنچ

چکا تھا۔ چارٹرڈ طیارہ چونکہ تیاری کے آخری مراحل میں تھا اس لئے وہ سب ریستوران میں بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران سمیت سب نے ایکریمین میک اپ کیا ہوا تھا اور ان کے پاس متعلقہ کاغذات بھی تھے۔ کاغذات کی رو سے وہ سب سیاح تھے اور ان کے پاس انٹرنیشنل سیاحتی کارڈ بھی موجود تھے۔

"عمران صاحب۔ چیف نے"...... صفدر نے کچھ کہنا چاہا۔

"سوری مسٹر مارشل۔ میرا نام مائیکل ہے۔ آپ شاید بھول رہے ہیں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"سوری مسٹر مائیکل۔ اب آپ کی اس سنجیدگی کو دیکھ کر اور چیف کی طرف سے یہ ہدایات کہ یہ مشن پاکیشیا کی بقاء کا مشن ہے بہتر یہی ہے کہ آپ ہمیں اس کی تفصیل بتا دیں"...... صفدر نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کہا جاتا ہے کہ دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں اور یہاں بھی دیواریں موجود ہیں اس لئے لازماً ان کے کان بھی ہوں گے اور یہ بھی ضروری نہیں کہ کان بہرے ہوں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو صفدر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ باقی ساتھی بھی جو شاید بولنے کے لئے پر تول رہے تھے خاموش ہو گئے۔

"آپ کا نام مائیکل ہے"...... اچانک ایک ویٹر نے قریب آ کر کہا۔

"یس" ...... عمران نے فوراً ایکریمین لہجے میں کہا۔

"آپ کی کال ہے کاؤنٹر پر" ...... اس ویٹر نے کہا تو عمران ایک جھٹکے سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا اور اس نے ایک طرف رکھا ہوا رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ مائیکل سپیکنگ" ...... عمران نے ایکریمین لہجے میں کہا۔

"کال ٹو چیف" ...... دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا۔

"اوکے" ...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"میں ابھی آ رہا ہوں" ...... عمران نے اپنے ساتھیوں کے قریب سے گزرتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ریستوران سے باہر نکل گیا۔ ایک سائیڈ پر پبلک فون بوتھ موجود تھا۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے بوتھ میں داخل ہو کر جیب سے کارڈ نکالا اور فون پیس کے مخصوص خانے میں ڈال کر اسے دبایا تو فون سیٹ کے اوپر والے کونے میں چھوٹا سا سبز رنگ کا بلب جل اٹھا تو عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو" ...... دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔

"مائیکل بول رہا ہوں۔ ایئر پورٹ سے" ...... عمران نے ایکریمین لہجے میں کہا۔

"ناٹران کی کال آئی ہے کہ سنگروز پہاڑی علاقے کے رہنے والے ایک آدمی سے معلوم ہوا ہے کہ یہاں دو روز پہلے دو بڑی جیپیں گھومتی ہوئی پائی گئیں اور پھر یہ جیپیں واپس قریبی شہر ناگر چلی گئیں

اور سنگروز میں سوائے ایئر فورس کے ایک اڈے کے اور کچھ نہیں ہے" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اس کوڈ کے ناہر کو ناگر میں رکھا گیا ہے" ...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے ناٹران کو حکم دے دیا ہے وہ ناگر کے بارے میں تازہ ترین رپورٹ آپ کو فوراً دے گا۔ اس کے آدمی وہاں پہنچ چکے ہیں۔ آپ ایئر پورٹ سے باہر نکلتے ہی سپیشل لائن پر بات کر سکتے ہیں" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہاں ایئر پورٹ پر کیا پوزیشن ہے" ...... عمران نے کہا۔

"ابھی تک کوئی چیکنگ سامنے نہیں آئی" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹائیگر کی طرف سے کوئی رپورٹ" ...... عمران نے مائیکل کی آواز اور لہجے میں پوچھا۔

"جی نہیں" ...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا اور پھر کارڈ باہر نکال کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا واپس ریستوران کی طرف بڑھ گیا۔ اب اس کے چہرے پر سنجیدگی کی بجائے دوبارہ پہلے جیسی شرارت بھری مسکراہٹ رینگ رہی تھی۔ اس کے ساتھی ریستوران میں خاموش بیٹھے تھے۔ ان سب کے سامنے جوس کے خالی ٹن پڑے ہوئے تھے۔

"ارے۔ لگتا ہے تم یہاں اپنے کسی ہیرو کو دفن کرنے لیے اکٹھے

ہوئے ہو ...... عمران نے کہا تو سب بری طرح چونک پڑے۔

"یہ سب آپ کی وجہ سے ہے مسٹر نائیکل" ...... صفدر نے کہا۔

"میری وجہ سے ۔ کیا مطلب ۔ ابھی تو میں زندہ ہوں ۔ اوہ ۔ تمہارا مطلب ہے کہ میری زندگی میں ہی مرنے کے بعد کی رسومات مکمل کر دی جائیں ۔ واہ ۔ آئیڈیا تو اچھا ہے" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ ۔ مشن کے آغاز میں فضول باتیں کرنے کی ضرورت نہیں ۔ کس کی کال تھی اور تم کیسے کال کرنے گئے تھے" ...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تمہیں بیٹھے بیٹھے کیا الہام ہو جاتا ہے کہ تمہیں پتہ چل گیا ہے کہ میں باہر جا کر کسی کو کال کر رہا ہوں" ...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"صفدر نے چیک کیا تھا" ...... جولیا نے مختصر جواب دیا۔

"چیف کی کال تھی ۔ اس نے کہا تھا کہ پبلک فون بوتھ سے کال کروں ۔ چنانچہ میں نے کال کی تو اس نے بتایا کہ ایئرپورٹ کلیئر ہے وہاں ہماری نگرانی نہیں ہو رہی اس لئے ہم اطمینان سے گفتگو کر سکتے ہیں" ...... عمران نے کہا۔

"تو آپ کا کیا خیال تھا کہ یہاں پر ہماری نگرانی ہو رہی ہو گی" ...... صفدر نے کہا۔

"ہاں ۔ جس انداز کا مشن ہے اس پر تو یہی ہونا چاہئے تھا کہ یہ

ایئرپورٹ بھی کافرستانی ایجنٹوں سے بھرا ہوا ہوتا اور کافرستانی ایئرپورٹ بھی اور اگر ہم پر معمولی سا شک بھی ہو جاتا تو یہاں پر اندھا دھند فائر کھولا جا سکتا تھا اس لئے ہم نے چیکنگ سے بچنے کے لئے خصوصی میک اپ کئے ہیں اور اسی لئے میں سنجیدہ بھی تھا کہ معاملات واقعی بے حد سنجیدہ ہیں ۔ لیکن چیف کے یہ بتانے پر کہ یہاں ہماری نگرانی نہیں ہو رہی میرے ذہن پر چھائی ہوئی تمام سنجیدگی کی گرد چھٹ گئی ہے" ...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو سب نے بے اختیار طویل سانس لئے اور اس طرح ڈھیلے ہو گئے جیسے ان کے کاندھوں پر موجود ٹنوں بوجھ اتر گیا ہو۔

"مشن کیا ہے" ...... صفدر نے کہا تو عمران نے مختصر طور پر بلیو کوڈ بک کی اہمیت اور اس کی چوری اور اس کے کافرستان پہنچنے کے بارے میں بتا دیا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ اس قدر اہم اور سنجیدہ مشن ہے ۔ ویری بیڈ ۔ لیکن اس کی تو انہوں نے کاپیاں تیار کروا لی ہوں گی" ...... صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا ۔ باقی ساتھی بھی مشن کے بارے میں سن کر ایک بار پھر انتہائی سنجیدہ ہو گئے تھے۔

"اس کی کاپی نہیں ہو سکتی ایک بات اور دوسری بات یہ کہ ہر ملک اپنی کوڈ بک میں اپنا خصوصی کوڈ استعمال کرتا ہے تاکہ اگر یہ کوڈ بک کوئی اور پڑھے تو اسے کوڈ سمجھ نہ آئے اور اس کے ساتھ ساتھ تعیناتی یا آنے کے لئے علیحدہ علیحدہ کوڈ ہوتا ہے تاکہ اگر کوئی

ایک کوڈ بُجھ جائے تو دوسرے کوڈ محفوظ رہ سکیں اس لئے لامحالہ چند یوم کی مہلت ہمیں مل ہی جائے گی ...... عمران نے جواب دیا۔

" کیا آپ کو معلوم ہے کہ یہ کوڈ بک اس وقت کہاں ہے "۔ صفدر نے کہا۔

" تمہارے چیف نے اس پر کام کیا ہے۔ لیکن چیف کو باوجود کوشش کے علم نہیں ہو سکا لیکن روزی راسکل اس کے پیچھے کافرستان گئی اور اس نے اصل آدمی کا سراغ لگا لیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مجھے فون کر کے اس بارے میں پوچھا کہ اس آدمی کا کیا کرنا ہے۔ میں نے فوری طور پر چیف کو یہ بات بتائی تو چیف نے ناٹران کو حکم دیا کہ وہ فوراً وہاں ریڈ کرے اور اصل آدمی کو اغوا کر کے اس سے پوچھ گچھ کرے۔ چنانچہ اس نے پوچھ گچھ کی۔ اس کے مطابق اس آدمی نے بتایا کہ یہ کوڈ بک اس وقت سنگروز پہاڑی علاقے میں بھجوائی گئی ہے جس پر چیف نے ہمیں سنگروز پہنچ کر کوڈ بک واپس لانے کا حکم دیا اور چونکہ وقت بے حد کم ہے اس لئے اس نے ناٹران کی ڈیوٹی لگا دی کہ وہ سنگروز کے بارے میں تازہ ترین معلومات حاصل کرے۔ ناٹران نے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق سنگروز میں دو بڑی جیپیں دیکھی گئی ہیں لیکن پھر وہ قریبی قصبے ناگر چلی گئیں اور سنگروز میں کافرستانی ایئر فورس کے ایک اڈے کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ اب وہ ناگر کے بارے میں معلومات

حاصل کر رہا ہو گا تاکہ ہمارے کافرستان پہنچنے تک ٹارگٹ کا حتمی طور پر تعین ہو اور ہمارا وقت ضائع نہ ہو "...... عمران نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ اس مشن پر واقعی اسی انداز میں کام ہونا چاہئے۔ ہر گزرنے والا لمحہ پاکیشیا کے مستقبل کو تاریک بنا سکتا ہے "۔ صفدر نے کہا۔ اسی لمحے اطلاع دی گئی کہ چارٹرڈ طیارہ روانگی کے لئے تیار ہے تو وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ ویٹر کو پیمنٹ وہ پہلے ہی کر چکے تھے اس لئے وہ ریستوران سے نکل کر ایئر پورٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

روزی راسکل البرٹ کلب کے ایک کمرے میں بیٹھی مسلسل ہونٹ چبا رہی تھی۔ اس کا چہرہ کھنچا ہوا تھا اور آنکھوں میں بھی غصے کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

"یہ۔ یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں۔ آخر یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں"...... اچانک روزی راسکل نے میز پر زور سے ہاتھ مارتے ہوئے چیخ کر کہا۔ لیکن ظاہر ہے اس کی بات کا جواب دینے والا کوئی نہ تھا لیکن پھر اس سے پہلے کہ روزی راسکل دوبارہ کوئی حرکت کرتی سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر فون اٹھالیا۔

"یس۔ روزی راسکل بول رہی ہوں"...... روزی راسکل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میڈم۔ کوئی مسٹر ٹائیگر آپ سے فوری ملاقات چاہتے ہیں۔ ان

کا کہنا ہے کہ وہ آپ کو ان لوگوں کے بارے میں بتا سکتے ہیں جن کو آپ تلاش کر رہی ہیں"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر۔ کہاں ہے ٹائیگر۔ کیا پاکیشیا سے اس کا فون آیا ہے"...... روزی راسکل نے اچھلتے ہوئے کہا۔

"نہیں میڈم۔ میں کاؤنٹر سے بول رہی ہوں۔ مسٹر ٹائیگر کاؤنٹر پر موجود ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیتھرائن کہاں ہے"...... روزی راسکل نے پوچھا۔

"وہ کہیں گئی ہوئی ہیں اور ابھی تک ان کی واپسی نہیں ہوئی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ بھیج دو ٹائیگر کو"...... روزی راسکل نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ پاکیشیا سے یہاں کیوں آیا ہے اور پھر اسے کیسے پتہ چلا کہ میرے ساتھ کیا ہوا ہے"...... روزی راسکل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ٹائیگر اندر داخل ہوا۔

"کیا ہوا ہے تمہیں"...... ٹائیگر نے اندر داخل ہو کر منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا ہونا ہے۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"...... روزی راسکل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تمہارے چہرے پر غصہ اور آنکھوں سے شرارے نکل رہے ہیں

کیا کسی سے مار کھا کر بیٹھی ہو"...... ٹائیگر نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلے تم بتاؤ کہ تم یہاں کیوں آئے ہو اور تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں یہاں ہوں اور تم میرے پاس کس لئے آئے ہو"...... روزی راسکل نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

"اب کیا بتاؤں۔ مجھے تو وہ الفاظ بھی نہیں آتے۔ وہ کیا کہتے ہیں کشش وغیرہ۔ میں تو سائنس کا طالب علم ہوں اس لئے کشش ثقل کی بات کر سکتا ہوں۔ کشش، حسن وغیرہ کے الفاظ مجھے واقعی نہیں آتے اور جہاں تک تمہاری یہاں موجودگی کا علم ہے تو یہ تو مجھے پاکیشیا میں ہی معلوم تھا کیونکہ تم نے خود ہی عمران صاحب کو فون کیا تھا اور تفصیل بتائی تھی"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو روزی راسکل نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"میں خواہ مخواہ سر کھپا رہی ہوں۔ یہ تو واقعی سیدھی بات ہے۔ لیکن تمہارے استاد نے تمہیں یہاں کیوں بھیجا ہے۔ اصل بات بتاؤ یہ کشش وغیرہ کی بات مت کرنا۔ تمہارے چہرے اور لہجے سے ہی مصنوعی پن جھلکتا ہے اس لئے دوبارہ یہ احمقوں جیسی بات کی تو گولی مار دوں گی"...... روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں تم سے وہ معلومات حاصل کرنے آیا ہوں جو تم نے سیف اور کرنل ایلس سے حاصل کی ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تو تمہیں معلوم نہیں ہے کہ یہاں کیا ہوا ہے جبکہ کاؤنٹر گرل نے تو کہا تھا کہ تم نے اسے کہا ہے کہ تم ان آدمیوں کے بارے میں جانتے ہو"...... روزی راسکل نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اس لئے جانتا ہوں کہ یہاں پہنچ کر پہلے میں نے کلب میں بیٹھ کر کافی پی اور کلب کا جائزہ لیا تاکہ مجھے معلوم ہو سکے کہ تمہاری دوست کیتھرائن کس ٹائپ کی لڑکی ہے اور پھر یہ بات سامنے آ گئی کہ یہاں اچانک ریڈ ہوا اور دو آدمیوں کو اغوا کر کے لے جایا گیا اور تم دونوں کو بے ہوش کر دیا گیا اور اب کیتھرائن ان لوگوں کو تلاش کرتی پھر رہی ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"لیکن تم نے تو کہا تھا کہ تم ان لوگوں کو جانتے ہو۔ بولو۔ کیسے جانتے ہو"...... روزی راسکل نے کہا۔

"اگر میں یہ الفاظ نہ کہتا تو تم مجھے ملاقات کا وقت ہی نہ دیتیں اور پھر مجھے زبردستی کرنا پڑتی اور میں خواتین کے معاملے میں زبردستی کا قائل ہی نہیں ہوں"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یو نانسنس۔ بغیر سوچے سمجھے بات کر دیتے ہو۔ کیا ہوا ہے تمہیں۔ پہلے تو تم ہر بات پر کاٹ کھانے کو دوڑتے تھے اب تم ہنس مسکرا رہے ہو۔ بڑے شیریں لہجے میں بات کر رہے ہو۔ کیوں۔ اصل وجہ بتاؤ"...... روزی راسکل نے بات کرتے کرتے یکلخت چونک کر کہا۔

"اس لئے کہ عمران صاحب نے مجھے خاص طور پر تاکید کی ہے کہ

تم سے کوئی سخت بات نہ کروں کیونکہ عمران صاحب کے نزدیک تم انتہائی محب وطن ہو اور وہ محب وطن لوگوں کی بے حد قدر کرتے ہیں ...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

" تو تم یہ سب کچھ اپنے استاد کے کہنے پر کر رہے ہو۔ نجانے تمہارے استاد نے تمہیں کیا گھول کر پلا دیا ہے کہ تم اس کی ہر بات پر آنکھیں بند کر کے عمل کرتے ہو چاہے وہ بات تمہارے مزاج کے خلاف ہی کیوں نہ ہو"...... روزی راسکل نے کہا۔

" جسے استاد کہہ دیا جائے اس کا ہر حکم شاگرد پر فرض ہوتا ہے۔ بہرحال اب ان باتوں کو چھوڑو اور مجھے بتاؤ کہ تمہاری دوست کیتھرائن کو اگر کوئی بڑا کام دیا جائے اور بھرپور معاوضہ بھی دیا جائے تو کیا وہ کام کر دے گی"...... ٹائیگر نے کہا تو روزی راسکل بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" کون سا کام۔ کیا مطلب"...... روزی راسکل نے پوچھا۔

" کام بے حد معمولی سا ہے۔ صرف اتنا معلوم کرنا ہے کہ کافرستان کے صدر یا پرائم منسٹر نے کافرستان کے کسی سائنسی کوڈ کے ماہر کو انگیج کیا ہے یا نہیں۔ اگر انگیج کیا ہے تو وہ کون ہے اور اسے کہاں لے جایا گیا ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا لیکن اس سے پہلے کہ روزی راسکل کوئی جواب دیتی کمرے کا دروازہ کھلا اور کیتھرائن اندر داخل ہوئی تو ٹائیگر احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

" میرا نام ٹائیگر ہے"...... ٹائیگر نے اٹھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیتھرائن۔ یہ وہی ٹائیگر ہے جس کے بارے میں تم سے باتیں ہوتی رہتی ہیں اور ٹائیگر یہ ہے کیتھرائن۔ اس کلب کی مالکہ اور میری دوست"...... روزی راسکل نے بیٹھے بیٹھے ان دونوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ تو آپ ہیں ٹائیگر صاحب۔ آپ سے مل کر بے حد خوشی ہوئی"...... کیتھرائن نے مسکراتے ہوئے کہا اور مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

" سوری مس کیتھرائن۔ میں مسلمان ہوں اور مسلمان خواتین سے مصافحہ نہیں کرتے۔ میں معافی چاہتا ہوں"...... ٹائیگر نے صاف اور دو ٹوک لہجے میں کہا تو کیتھرائن کے چہرے پر یکلخت غصے کے تاثرات ابھر آئے اور اس نے اپنا بڑھا ہوا ہاتھ ایک جھٹکے سے پیچھے کر لیا جبکہ روزی راسکل بے اختیار ہنس پڑی۔

" دیکھا تم نے کیتھرائن۔ کیسا آدمی ہے۔ صاف، سیدھا اور کھرا"...... روزی راسکل نے مسکراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں واقعی۔ بہرحال بیٹھیں"...... کیتھرائن نے قدر شرمندہ سے لہجے میں کہا اور خود بھی کرسی پر بیٹھ گئی۔

" ٹائیگر تم سے ایک کام لینا چاہتا ہے اور تمہیں منہ مانگا معاوضہ بھی ملے گا۔ کام بھی معمولی سا ہے اور سنو۔ انکار مت کرنا"۔ روزی

راسکل نے کہا تو کیتھرائن بے اختیار چونک پڑی۔
"کون سا کام"...... کیتھرائن نے کہا تو ٹائیگر نے اپنی بات دوہرا دی۔
"یہ تو بڑا ادنیٰ کام ہے"...... کیتھرائن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"اعلیٰ یا ادنیٰ کی بات نہیں ہے مس کیتھرائن۔ اگر تم کام کر سکتی ہو تو بتاؤ۔ نہیں کر سکتی تب بھی بتا دو۔ کام تو بہر حال ہو ہی جائے گا لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم معاوضہ وصول کر لو"...... ٹائیگر نے کہا۔
"ہاں۔ کام ہو سکتا ہے کیونکہ میرے آدمی پرائم منسٹر ہاؤس میں بھی ہیں اور پریذیڈنٹ ہاؤس میں بھی اور کلیدی عہدوں پر ہیں اور پھر کام ایسا ہے جس میں ملک کے خلاف کوئی بات بھی نہیں ہے لیکن معاوضہ ایک کروڑ روپے ہو گا"...... کیتھرائن نے کہا۔
"کیا کہہ رہی ہو۔ ایک کروڑ روپے"...... روزی راسکل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"مجھے منظور ہے۔ لیکن یہ سوچ لو کہ معلومات حتمی اور درست ہونی چاہئیں اور زیادہ وقت بھی میرے پاس نہیں ہے صرف ایک گھنٹہ"...... ٹائیگر نے کہا تو روزی راسکل نے اب حیرت بھری نظروں سے ٹائیگر کو دیکھنا شروع کر دیا۔
"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ تم ایک کروڑ روپے دو گے۔ کبھی دیکھی

ہے اتنی بڑی رقم"...... روزی راسکل نے کہا۔
"میں نے اپنی پارٹی سے دس کروڑ روپے لئے ہیں۔ ایک کروڑ دینے میں کیا حرج ہے"...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"دس کروڑ روپے۔ وہ کون سی پارٹی ہے"...... کیتھرائن نے چونک کر کہا۔
"یہ تمہارا کام نہیں ہے۔ تم اپنی بات کرو ورنہ اس سے آدھی رقم میں بھی کام ہو سکتا ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔
"تمہارا کام آدھے گھنٹے میں ہی ہو سکتا ہے لیکن رقم تمہیں پیشگی دینا ہو گی"...... کیتھرائن نے کہا تو ٹائیگر نے جیب سے چیک بک نکالی اور ایک چیک پر رقم درج کر کے اس نے دستخط کئے اور چیک علیحدہ کر کے اس نے کیتھرائن کی طرف بڑھا دیا۔
"یہ لو۔ یہ گارنٹڈ چیک ہے اور یہ بھی سن لو کہ اگر کوئی غلط بیانی ہوئی تو پھر معاملات اس حد تک جا سکتے ہیں کہ روزی راسکل کا لحاظ بھی نہ کیا جائے گا"...... ٹائیگر نے کہا۔
"تم بے فکر رہو۔ میں کام کے معاملے میں کوئی غلط بیانی نہیں کرتی"...... کیتھرائن نے چیک لے کر غور سے اسے دیکھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔
"میں اسے سیف میں رکھ لوں اور اپنے آدمی کو کال کر کے ابھی آ رہی ہوں"...... کیتھرائن نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"یہ اتنی بھاری رقم کیوں دی ہے تم نے اسے" ...... کیتھرائن کے جاتے ہی روزی راسکل نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"تمہاری دوست ہے اس لئے میں نے دے دیئے ورنہ کام تو میں اس سے مفت کرا لیتا" ...... ٹائیگر نے کہا تو روزی راسکل بے اختیار ہنس پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"مفت۔ وہ کیسے۔ اس نے مجھ سے ایک لاکھ لئے ہیں۔ تمہارا کام مفت کیوں کرتی" ...... روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر میں اسے مسکرا کر کہہ دیتا تو وہ لازماً کر دیتی۔ اگر تمہیں یقین نہ ہو تو ابھی میں اس سے مسکرا کر بات کرتا ہوں تم دیکھنا وہ چیک خود ہی واپس کر دے گی اور کام بھی کر دے گی" ...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو روزی راسکل بے اختیار اچھل پڑی۔

"اب اتنے بھی گلفام نہیں ہو تم سمجھے۔ اگر میں تم سے بات کر لیتی ہوں تو اسے میرا احسان سمجھو ورنہ تمہاری شکل تو ایسی ہے کوئی تم سے بات کرنے کا بھی روادار نہ ہو" ...... روزی راسکل نے کہا۔

"پھر تجربہ کر لیتے ہیں" ...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ہرگز نہیں۔ کیتھرائن احمق ہے۔ میں جانتی ہوں اسے اور میں اسے بھی گولی مار دوں گی اور تمہیں بھی" ...... روزی راسکل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اسے تو چلو تم گولی مارو گی مجھے کیوں مارو گی" ...... ٹائیگر نے کہا۔

"اس لئے کہ تم اسے دیکھ کر مسکراؤ گے اور میں یہ کیسے برداشت کر سکتی ہوں" ...... روزی راسکل نے بے خیالی میں کہا تو ٹائیگر بے اختیار اچھل پڑا۔

"تمہارا مجھ سے کیا رشتہ ہے کہ تم کو میرا دوسری عورتوں کو دیکھ کر مسکرانا بھی پسند نہیں ہے" ...... ٹائیگر نے کہا۔

"تم سے رشتہ۔ تم اس قابل ہو کہ تم سے کوئی رشتہ قائم کیا جائے۔ نانسنس" ...... روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ مزید بات ہوتی دروازہ کھلا اور کیتھرائن اندر داخل ہوئی۔

"تمہارا کام ہو گیا ہے ٹائیگر" ...... کیتھرائن نے کہا تو ٹائیگر کے ساتھ ساتھ روزی راسکل بھی چونک پڑی۔

"اتنی جلدی" ...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے چیک سیف میں رکھ کر پرائم منسٹر ہاؤس میں اپنے خاص آدمی کو کال کیا اور اسے بھاری رقم دینے کا وعدہ کیا تو اس نے بتا دیا کیونکہ یہ بات اس کے علم میں تھی کہ کافرستان کے معروف سائنسی کوڈ کے سکالر ڈاکٹر مکھیجی جنہیں ڈاکٹر ایم بھی کہا جاتا ہے کو پرائم منسٹر ہاؤس میں کال کیا گیا اور پھر انہیں دو جیپوں میں پرائم منسٹر صاحب کے خصوصی سیکورٹی کے آدمیوں کے ساتھ

سنگروز پہاڑی علاقے میں بھجوا دیا گیا۔ میرا مخبر بھی ساتھ گیا تھا۔ وہاں انہیں ایئر فورس سیکورٹی نے روک لیا لیکن پرائم منسٹر صاحب کا خصوصی کارڈ دکھا کر انہیں واپس بھجوا دیا گیا اور ڈاکٹر ایم کو دو آدمیوں سمیت سنگروز پہاڑی علاقے میں بنے ہوئے ایک خفیہ مرکز جسے کوڈ میں رسالڈ کہا جاتا ہے میں پہنچا کر اس مرکز کو اس وقت تک کے لئے بند کر دیا گیا جب تک کہ ڈاکٹر ایم اپنا کام مکمل نہ کر لیں۔ اس کے بعد وہ دونوں جیپیں قریبی شہر ناگر لے گئے۔ وہاں ایک خفیہ سائنسی مرکز موجود ہے جس کو کوڈ میں سنٹر ایکس کہا جاتا ہے اور وہاں بھی چار آدمیوں کو اتارا گیا۔ میرے پوچھنے پر کہ ایسا کیوں کیا گیا ہے تو اس نے بتایا کہ پرائم منسٹر اور صدر صاحب نے باقاعدہ پلاننگ کی ہے کہ اصل ڈاکٹر ایم کو سنگروز پہاڑی علاقے کے سنٹر میں رکھا جائے اور وہاں کوئی پہرہ نہ ہو حتیٰ کہ ایئر فورس سپاٹ والوں کو بھی اس کا علم نہ ہو سکے اور نقلی آدمیوں کو ناگر میں رکھا جائے تاکہ اگر پاکیشیائی ایجنٹ ان کے پیچھے آئیں تو وہ بھی ناگر میں ہی کام کرتے رہیں۔ میرے آدمی کے مطابق ڈاکٹر ایم اپنا کام ایک ہفتے میں مکمل کر لیں گے اور ایک ہفتے تک بہرحال جو کچھ بھی ہو گا ناگر میں ہی ہو گا" .... کیتھرائن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم نے ایک کروڑ روپے کا حق ادا کر دیا ہے۔ ویسے تم نے چیک بینک تو نہیں بھجوا دیا" .... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں کیوں۔ کیا وہ جعلی ہے" .... کیتھرائن نے

اچھلتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ میں روزی راسکل کی دوست کو کیسے دھوکہ دے سکتا ہوں۔ البتہ مجھے اب یاد آیا ہے کہ میں نے اپنے دستخط کے نیچے جلدی میں کوڈ درج نہیں کیا۔ تم وہ چیک لے آؤ میں کوڈ درج کر دوں تاکہ وہ کیش ہو سکے" .... ٹائیگر نے کہا تو کیتھرائن تیزی سے اٹھی اور ایک لحاظ سے دوڑتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئی۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ لگتا ہے تم عیاری کرنا چاہتے ہو اور تم کیتھرائن کو ڈاج دینا چاہتے ہو" .... روزی راسکل نے کہا۔

"ارے نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں" .... ٹائیگر نے کہا تو روزی راسکل نے اس طرح ہونٹ بھینچ لئے جیسے وہ ٹائیگر کے جواب سے ذہنی طور پر مطمئن نہ ہو۔ تھوڑی دیر بعد کیتھرائن اندر داخل ہوئی تو اس کے ہاتھ میں وہی چیک تھا جو ٹائیگر نے اسے دیا تھا۔

"یہ لو۔ اس پر واقعی خصوصی کوڈ نہیں ہے" .... کیتھرائن نے کہا اور چیک ٹائیگر کی طرف بڑھا دیا۔ ٹائیگر نے چیک لے کر اسے غور سے دیکھا اور پھر اسے تہہ کر کے اپنی جیب میں ڈال لیا۔

"یہ۔ یہ کیا مطلب" .... کیتھرائن نے چونک کر کہا ہی تھا کہ ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی کیتھرائن چیختی ہوئی کرسی سمیت نیچے جا گری اور بری طرح تڑپنے لگی جبکہ ٹائیگر نے جمپ لگایا اور پھر اس سے پہلے کہ روزی راسکل اس سچوئیشن کو سمجھ سکتی وہ دروازہ کھول کر باہر جا چکا تھا۔ پھر جیسے کوئی سکتے کی کیفیت سے دوبارہ

ہوش میں آتا ہے اسی طرح روزی راسکل نے جھرجھری سی لی اور دوسرے لمحے وہ ایک جھٹکے سے اٹھی اور تیزی سے دروازے کی طرف دوڑ پڑی۔

"کیا ہوا میڈم"...... راہداری کراس کرتے ہوئے وہاں موجود ایک آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں بے تحاشا دوڑ کر آتی ہوئی روزی راسکل سے کہا۔

"وہ۔ وہ آدمی کہاں گیا۔ اس نے کیتھرائن کو گولی مار دی ہے"...... روزی راسکل نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہی ہیں۔ وہ آدمی تو کلب سے باہر نکل گیا ہے"...... اس آدمی نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس طرف کو دوڑ پڑا جدھر سے روزی راسکل آئی تھی۔ روزی راسکل نے چیخ چیخ کر پورا کلب سر پر اٹھا لیا۔

"اس آدمی کو ڈھونڈو۔ اسے تلاش کرو وہ قاتل ہے"...... روزی راسکل چیخ چیخ کر کہہ رہی تھی اور چند لمحوں میں پورے کلب میں جیسے ہلچل سی مچ گئی۔ کیتھرائن کے قتل کا سن کر چند لمحوں میں ہی کلب خالی ہو گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد پولیس گاڑیوں کے سائرن سنائی دینے لگے تو روزی راسکل کو جیسے ہوش آ گیا اور وہ تیزی سے مڑی اور ایک راہداری میں گھستی چلی گئی۔ چونکہ وہ کئی بار پہلے بھی یہاں آ چکی تھی اس لئے یہاں سے نکلنے والے تمام راستوں سے وہ واقف تھی۔ چند لمحوں بعد وہ عقبی گلی سے ہوتی ہوئی سڑک پر پہنچ گئی اور پھر وہ تیزی

سے کلب کی مخالف سمت بڑھتی چلی گئی۔ اس کا ذہن کھول رہا تھا۔ اس کے ذہن میں یہ تصور بھی نہ آیا تھا کہ ٹائیگر ایسا بھی کر سکتا ہے لیکن ٹائیگر نے جو کچھ کیا تھا وہ اس قدر المناک تھا کہ اس نے اب فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ ٹائیگر کو تلاش کر کے اس کا ہر صورت میں خاتمہ کر دے گی۔ ابھی وہ تھوڑی دور ہی گئی تھی کہ اچانک ایک کار اس کے قریب آ کر رکی۔

"بیٹھ جاؤ گاڑی میں"...... ٹائیگر کی آواز سن کر وہ بے اختیار اچھل پڑی۔

"تم"...... روزی راسکل نے ٹائیگر کو دیکھ کر غصیلے لہجے میں کہا۔

"جلدی کرو۔ باقی باتیں بعد میں ہوں گی۔ پولیس ہمارے پیچھے ہے"...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا تو روزی راسکل تیزی سے دروازہ کھول کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی۔

"تم۔ تم۔ تم نے"...... روزی راسکل نے چیخ کر کہنا شروع کر دیا۔

"ابھی خاموش رہو"...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا تو روزی راسکل نے یکلخت ہونٹ بھینچ لئے۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر نے گاڑی ایک رہائشی کالونی میں لے جا کر ایک کوٹھی کے گیٹ پر روک دی اور تین بار ہارن بجایا تو کوٹھی کا چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک مقامی نوجوان باہر آیا۔

"پھاٹک کھولو"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یس سر"...... نوجوان نے جواب دیا اور واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد کار اندر پورچ میں جا کر رک گئی۔

"آؤ"...... ٹائیگر نے کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترتے ہوئے کہا تو روزی راسکل بھی نیچے اتر آئی۔

"تم نے میری دوست کو ہلاک کیا ہے۔ کیوں۔ بتاؤ"۔ ایک کمرے میں پہنچتے ہی روزی راسکل نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"پہلے میری بات اطمینان سے سن لو۔ پھر تمہارا جو جی چاہے کرتی رہنا"...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ٹائیگر کالنگ۔ اوور"...... ٹائیگر نے ٹرانسمیٹر آن کر کے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ این بول رہا ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"عمران صاحب یہاں پہنچ گئے ہیں یا نہیں۔ اوور"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"پہنچنے والے ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"صاحب جب پہنچیں تو انہیں بتا دینا کہ میں نے کال کیا تھا اور میں نے یہاں آکر روزی راسکل کے ذریعے معلوم کر لیا ہے کہ یہاں

باقاعدہ ہمیں ٹریپ کرنے کے لئے منصوبہ بندی کی گئی ہے۔ اصل آدمی جو کہ سائنسی کوڈ کا ماہر ہے اور جس کا نام ڈاکٹر مجیشی ہے اور جسے ڈاکٹر ایم کہا جاتا ہے کو دو آدمیوں سمیت سنگروز پہاڑی علاقے میں ایک خفیہ اڈے میں پہنچا دیا گیا ہے جس کا علم وہاں موجود ایئر فورس اڈے والوں کو بھی نہیں اور ہمیں ڈاج دینے کے لئے نقلی آدمیوں کو ناگر نامی قریبی شہر میں ایک خفیہ سنٹر میں پہنچایا گیا ہے تاکہ پاکیشیائی ایجنٹ اگر یہاں پہنچ بھی جائیں تو وہ ناگر میں انہیں تلاش کرتے رہیں اور ڈاکٹر ایم کو ایک ہفتے کا ٹاسک دیا گیا ہے۔ اوور"...... ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ سب کس طرح معلوم ہوا ٹائیگر۔ اوور"...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا تو ٹائیگر نے روزی راسکل کی دوست کیتھرائن کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"اس کیتھرائن کا کیا ہوا۔ اوور"...... ناٹران نے پوچھا۔

"میں نے اسے ہلاک کر دیا ہے تاکہ وہ حکومت کے کسی آدمی کو اطلاع نہ دے سکے۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"گڈ شو ٹائیگر۔ روزی راسکل کی عمران صاحب بہت تعریف کرتے رہتے ہیں۔ آج اس نے زبردست کارنامہ سرانجام دیا ہے ورنہ ہم تو واقعی ڈاج کھا گئے تھے۔ میں عمران صاحب کو تفصیل بتا دوں گا۔ وہ تم سے خود ہی رابطہ کر لیں گے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ٹائیگر نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"کون ہے یہ این"...... روزی راسکل نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے این نے یہ بات کر کے کہ عمران اس کی تعریف کرتا رہتا ہے اس کا موڈ نارمل کر دیا تھا۔

"کافرستان میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا فارن ایجنٹ ہے۔ اور ہاں۔ اب تم نے سن لیا کہ میں نے کیتھرائن کو کیوں ہلاک کیا ہے۔ ایسا کرنا ضروری تھا ورنہ کیتھرائن انتہائی لالچی عورت ہے۔ اس نے یقیناً ڈبل گیم کرنی تھی اور چونکہ اس وقت پاکیشیا کی سلامتی اور بقاء کا مسئلہ ہے اس لئے کیتھرائن کی ہلاکت سے کوئی فرق نہیں پڑتا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"پاکیشیا کے لئے تو میں ایسی ایک ہزار کیتھرائن کو اپنے ہاتھوں سے ہلاک کر سکتی ہوں۔ لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اس نے صرف رقم کی خاطر غلط بیانی کی ہو۔ اس کی تصدیق کیسے ہو گی"...... روزی راسکل نے کہا۔

"تصدیق این خود کر لے گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تمہارا استاد یہاں کیوں آ رہا ہے"...... روزی راسکل نے پوچھا تو ٹائیگر نے اسے مختصر طور پر بتا دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ تو پھر یہ کام میں خود کروں گی۔ میں یہ کوڈ بک وہاں سے لے آؤں گی"...... روزی راسکل نے اچھلتے ہوئے کہا۔

"پہلے عمران صاحب سے بات ہو جائے پھر اس بارے میں سوچ

لیں گے"...... ٹائیگر نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو روزی راسکل اس طرح چونک کر ٹائیگر کو دیکھنے لگی جیسے وہ کسی احمق کو دیکھ رہی ہو۔

"کیا مطلب۔ یہ تم نے کس لہجے میں مجھ سے بات کی ہے۔ کیا مطلب۔ میں تمہاری یا تمہارے استاد کی بندھی ہوئی ہوں جو تمہاری یا تمہارے استاد کی مرضی سے کام کروں"...... روزی راسکل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تمہارے وہاں جانے سے معاملات بگڑ بھی سکتے ہیں اس لئے کہہ رہا ہوں"...... ٹائیگر نے قدرے نرم لہجے میں کہا لیکن اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ نجانے کس طرح اپنے آپ پر جبر کر کے نرم لہجے میں بات کر رہا ہے۔

"کچھ نہیں ہو گا۔ روزی راسکل بگڑے ہوئے معاملات کو بھی درست کرنے کی طاقت رکھتی ہے۔ میں جا رہی ہوں"...... روزی راسکل نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اب تک تمہارا حلیہ پولیس تک پہنچ چکا ہو گا اس لئے جیسے ہی تم باہر جاؤ گی تمہیں کیتھرائن کے قتل کے جرم میں گرفتار کر لیا جائے گا کیونکہ تم آخری لمحے تک وہاں رہی ہو اور پولیس گاڑیوں کے سائرن کی آوازیں سن کر وہاں سے خفیہ طور پر فرار ہوئی ہو اور تم جانتی ہو کہ کافرستان جیسے ملک کی پولیس تمہارے ساتھ کیا سلوک

کرے گی"...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں پولیس کو بھی دیکھ لوں گی۔ وہ میرا کیا بگاڑ سکتی ہے"۔ روزی راسکل نے کہا لیکن اس کا لہجہ خاصا ڈھیلا پڑ گیا تھا اور پھر وہ ایک جھٹکے سے کرسی پر بیٹھ گئی۔

"یہ سب تمہارا کیا دھرا ہے۔ میں نے کیا کیا ہے"...... روزی راسکل نے یکلخت چیخ کر کہا۔

"یہ سب کچھ پاکیشیا کے مفاد کے لئے ضروری تھا اور تم فکر نہ کرو میں تمہارے چہرے پر نیا میک اپ کر دوں گا اور تمہیں کاغذات بھی مل جائیں گے تاکہ تم آسانی سے واپس پاکیشیا جا سکو"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم نہیں رہو گے"...... روزی راسکل نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ ہو سکتا ہے کہ مجھے عمران صاحب کے ساتھ سنگروز جانا پڑے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تو پھر میں بھی ساتھ جاؤں گی چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے"۔ روزی راسکل نے فیصلہ کن لہجے میں کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

کافرستانی پرائم منسٹر اپنے آفس میں موجود تھے کہ سامنے رکھے ہوئے مختلف رنگوں کے فونز میں سے سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو پرائم منسٹر نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... پرائم منسٹر نے سرد لہجے میں کہا۔

"سر۔ چیف سیکورٹی آفیسر کرنل سبھاش ملاقات کی اجازت چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے ان کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"بھیج دو"...... پرائم منسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک باوردی آدمی اندر داخل ہوا۔ یہ پرائم منسٹر ہاؤس کا چیف سیکورٹی آفیسر تھا۔ اس نے اندر داخل ہو کر باقاعدہ فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

"بیٹھو کرنل سبھاش"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"تھینک یو سر"...... کرنل سبھاش نے کہا اور سامنے موجود کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"کیا بات ہے"...... پرائم منسٹر نے قدرے نرم لہجے میں کہا تو کرنل سبھاش اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھ کر بات کرو"...... پرائم منسٹر نے کہا تو کرنل سبھاش دوبارہ بیٹھ گیا۔

"سر۔ آپ کے سپیشل سیکرٹری مہادیو نے البرٹ کلب کی کیتھرائن کی کال پر اسے پوری تفصیل سے آگاہ کیا ہے۔ ڈاکٹر ایم کے سلسلے میں"...... کرنل سبھاش نے کہا تو پرائم منسٹر بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب"...... پرائم منسٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ مہادیو کو کال آئی تو وہ پرائم منسٹر ہاؤس سے باہر چلا گیا۔ لیکن اسے معلوم نہ تھا کہ اس کی یونیفارم میں ایسی ڈیوائس موجود ہے کہ وہ یونیفارم پہنے ہوئے جب بھی کوئی کال کرے گا چاہے پبلک فون بوتھ سے ہی کیوں نہ کرے وہ یہاں سیکورٹی میں چیک ہو گی۔ اس نے باہر پبلک فون بوتھ سے کال کی اور واپس آ گیا۔ یہ کالیں ہر دو گھنٹے بعد چیک ہوتی ہیں۔ جب یہ کال چیک ہوئی تو یہ بات سامنے آ گئی جس پر فوری طور پر مہادیو کو گرفتار کر لیا گیا

ہے اور میں آپ کو اطلاع دینے کے لئے حاضر ہوا ہوں"...... کرنل سبھاش نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ مہادیو ایسا ہو سکتا ہے۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا۔ کون ہے یہ کیتھرائن"...... پرائم منسٹر نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

"میں نے آپ کو رپورٹ دینے سے پہلے معلومات حاصل کیں تو معلوم ہوا کہ کیتھرائن کو دو گھنٹے پہلے اس کے کلب کے سپیشل آفس میں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے اور اس وقت اس کے پاس پاکیشیا سے اس کی دوست لڑکی روزی راسکل موجود تھی اور روزی راسکل کا ایک مہمان بھی پاکیشیا سے آیا تھا اور اس کا نام ٹائیگر تھا جو وہاں موجود تھا اور پھر ٹائیگر تو پہلے ہی چلا گیا جبکہ اس کے بعد روزی راسکل نے باہر آ کر بتایا کہ کیتھرائن کو گولی مار دی گئی ہے اور پھر وہ بھی غائب ہو گئی۔ اب پولیس ان دونوں کو تلاش کر رہی ہے"...... کرنل سبھاش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا۔ اوہ ویری بیڈ۔ تو اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا کو معلوم ہو گیا ہے کہ یہ کوڈ بک میں نے حاصل کی ہے اور اب تو یہ بات بھی سامنے آ گئی ہے کہ کوڈ بک کہاں ہے۔ ویری بیڈ۔ تم جاؤ اور جا کر مزید معلومات حاصل کرو"...... پرائم منسٹر نے یکلخت انتہائی سخت لہجے میں کہا تو کرنل سبھاش تیزی سے اٹھا اور سیلوٹ کر کے آفس سے باہر چلا گیا۔

"ویری بیڈ۔ یہ تو سب کچھ ختم ہو گیا۔ مجھے صدر صاحب سے بات کرنی چاہئے"...... پرائم منسٹر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے ہاتھ بڑھا کر سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھا لیا۔ یہ صدر صاحب کے ساتھ ان کی ہاٹ لائن تھی۔ رسیور اٹھا کر انہوں نے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے صدر کافرستان کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"پرائم منسٹر بول رہا ہوں سر"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"یس۔ فرمائیے"...... دوسری طرف سے کہا گیا کیونکہ اتنی بات بہرحال صدر صاحب بھی جانتے تھے کہ اس ہاٹ لائن پر پرائم منسٹر ہی بات کر سکتے ہیں اور جواب میں پرائم منسٹر نے کرنل شبھاش سے ملنے والی تمام معلومات دوہرا دیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہماری ساری پلاننگ یکسر ناکام ہو گئی ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کسی بھی لمحے کوڈ بک واپس لے جا سکتی ہے۔ ویری بیڈ"...... صدر نے یکلخت چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ اب کیا کیا جائے۔ کیا ڈاکٹر ایم کو اس کوڈ بک سمیت فوری طور پر کسی چھاؤنی میں نہ بھجوا دیا جائے۔ بہرحال وہاں ان کی حفاظت بھی یہ چھاؤنی کر سکے گی اور ڈاکٹر ایم سے کہا جائے کہ وہ کم سے کم وقت میں یہ کام مکمل کر دیں"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ اب اس کے سوا اور کوئی راستہ بھی نہیں ہے۔ ٹھیک ہے۔ آپ ڈاکٹر ایم کو ایئر فورس کے ذریعے وہاں سے فوری طور پر نکالیں اور اسے راج گڑھ چھاؤنی کے کرنل سہنا کے پاس بھجوا دیں۔ میں کرنل سہنا سے بات کر لیتا ہوں۔ وہ ڈاکٹر ایم اور کوڈ بک کی حفاظت کا فول پروف پلان بنا لیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ راج گڑھ فوجی چھاؤنی اتنی بڑی اور اس کے حفاظتی انتظامات ایسے ہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس فوری طور پر وہاں کام نہیں کر سکتی اور جب تک وہ لوگ کوئی پلان بنائیں گے کوڈ حل کر لیا جائے گا"۔ صدر نے کہا۔

"یس سر۔ آپ نے واقعی بہترین چھاؤنی کا انتخاب کیا ہے۔ اس چھاؤنی میں ایئر فورس کا سپاٹ بھی ہے اور پھر پہاڑوں کے درمیان ہونے کی وجہ سے یہ انتہائی محفوظ بھی ہے"...... پرائم منسٹر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ فوری طور پر یہ کام کرائیں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں آپ اتنا نہیں جانتے جتنا میں جانتا ہوں۔ یہ لوگ بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے کام کرتے ہیں"...... صدر نے کہا۔

"یس سر۔ ویسے اگر آپ اجازت دیں تو اس چھاؤنی کے باہر حفاظت کے لئے کسی ایجنسی کو تعینات کر دیا جائے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"کسے تعینات کرنا چاہتے ہیں آپ"...... صدر نے پوچھا۔

"کافرستانی سیکرٹ سروس کو"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"نہیں ۔ وہ مناسب نہیں رہیں گے کیونکہ سیکرٹ سروس کے انچارج شاگل نے پوری چھاؤنی کا چارج سنبھال لینا ہے اور میں ایسا چاہتا ہوں کہ وہ صرف باہر تک محدود رہیں ۔ کوئین ایجنسی آپ نے بنائی تھی وہ کیسی رہے گی"...... صدر نے کہا۔

"یس سر۔ اس کی انچارج مادام سوشیلا ہے ۔ وہ بے حد تیز اور ہوشیار ایجنٹ ہے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"آپ نے اسے چیف بنایا ہے ۔ آپ اس کے بارے میں بہتر جانتے ہوں گے"...... صدر نے کہا۔

"وہ انتہائی تیز، ذہین اور شاطر لڑکی ہے ۔ ویسے میں اسے خصوصی طور پر کہہ دوں گا کہ وہ چھاؤنی کے باہر تک محدود رہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کسی صورت چھاؤنی میں داخل نہ ہونے دے ۔ ویسے آپ کرنل سہتا کو کوئین ایجنسی اور مادام سوشیلا کے بارے میں بتا دیں تاکہ وہ ایک دوسرے سے تعاون کر سکیں"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ یہ کام جتنی جلد ممکن ہو سکے کریں"...... صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو پرائم منسٹر نے رسیور رکھا اور سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھا لیا تاکہ ڈاکٹر ایم کو فوری طور پر راج گڑھ چھاؤنی منتقل کیا جا سکے اور کوئین ایجنسی کو اس کا ٹاسک دیا جا سکے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت کافرستان کی ایک رہائشی کالونی کی کوٹھی میں موجود تھا۔ انہیں یہاں پہنچے ہوئے ابھی صرف ایک گھنٹہ ہوا تھا۔ وہ ایئرپورٹ سے ٹیکسیوں کی بجائے علیحدہ علیحدہ بسوں میں سوار ہو کر یہاں پہنچے تھے۔ اس کوٹھی کا انتظام ناٹران نے چیف کے حکم پر ان کے لئے پہلے سے کر دیا تھا اور چونکہ انہیں خدشہ تھا کہ کافرستانی ایجنٹ لازماً ایئرپورٹ پر چیکنگ کر رہے ہوں گے اس لئے انہوں نے ٹیکسیوں کی بجائے بسوں میں سفر کیا تھا اور وہ بھی دو دو کے گروپس میں تاکہ نگرانی کرنے والوں کو ڈاج دیا جا سکے۔ یہاں پہنچ کر عمران نے فون کر کے ناٹران کو بتا دیا تھا کہ وہ یہاں پہنچ چکے ہیں تو ناٹران نے خود وہاں آنے کا کہہ کر رابطہ ختم کر دیا تھا۔

"ناٹران صاحب تو آ رہے ہیں عمران صاحب لیکن یہ مشن ایسا

نہیں کہ ہم ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہیں"...... صفدر نے کہا۔

"اتنی بھی بے صبری اچھی نہیں ہوتی۔ بزرگ کہتے ہیں کہ کھانا ٹھنڈا کر کے کھایا جائے اور تم دیکھ ہی رہے ہو کہ میں کتنے عرصے سے کھانے کو پھونکیں مار مار کر ٹھنڈا کرنے کی کوشش میں مصروف ہوں لیکن کھانا ٹھنڈا ہی نہیں ہو رہا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کن انکھیوں سے ساتھ خاموش بیٹھی ہوئی جولیا کی طرف دیکھا تو اس کے اس طرح دیکھنے پر سب کو سمجھ آ گئی کہ عمران کی بات کا مطلب کیا ہے۔

"آپ نے تو اتنی دیر کر دی ہے کہ اب کھانا برف سے بھی زیادہ ٹھنڈا ہو چکا ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہیں کسی حکیم نے کہا ہے کہ تم اس کی فضول باتوں کا جواب ضرور دو"...... جولیا نے یکلخت صفدر پر آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"اس کی تو عادت ہے عمران کی ہاں میں ہاں ملانے کی۔ تنویر نے لقمہ دیتے ہوئے کہا۔

"آئی ایم سوری مس جولیا"...... صفدر نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ معلوم ہوا ہے کہ کوڈ بک کا کوڈ حل کرنے کے لئے حکومت کافرستان نے کسے ہائر کیا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں اور یہی بات معلوم کرنے کے لئے میں یہاں بیٹھا ہوا ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ وہ کون ہے۔ ہم نے تو کوڈ بک واپس حاصل کرنی ہے"...... جولیا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے ایکریمین لہجے میں کہا۔

"این بول رہا ہوں مسٹر مائیکل۔ انتہائی اہم انکشافات ہوئے ہیں اور میں ان کے فالو اپ کے حصول کی وجہ سے آپ کے پاس فوری نہیں آ سکتا۔ یہ انکشاف ٹائیگر اور زوزی زاسکل کے ذریعے ہوئے ہیں۔ آپ زیرو فائیو سپیشل ٹرانسمیٹر پر ٹائیگر سے بات کر سکتے ہیں۔ ان کا فالو اپ معلوم ہوتے ہی میں آپ کے پاس خود پہنچ جاؤں گا"...... دوسری طرف سے ناٹران نے کہا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے رسیور رکھا اور جیب سے ایک چھوٹا سا لیکن جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی جبکہ اس کے سارے ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ مائیکل کالنگ۔ اوور"...... عمران نے ایکریمین لہجے میں کہا۔

"یس ۔ ٹائیگر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"تم نے این کو کوئی معلومات دی ہیں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا یہ تفصیلات فون پر یا ٹرانسمیٹر پر بتائی جا سکتی ہیں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"نو سر۔ یہاں معاملات بے حد سیریس ہیں۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ تم خود آجاؤ۔ ایڈریس نوٹ کر لو۔ اوور"...... عمران نے کہا اور پھر کالونی اور کوٹھی کا نمبر اس نے مخصوص کوڈ میں بتا دیا۔

"میں سمجھ گیا باس۔ میں آرہا ہوں روزی راسکل کے ساتھ۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر کے جیب میں ڈال لیا۔

"یہ روزی راسکل کیوں ٹائیگر کے ساتھ نتھی ہوئی پھر رہی ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ دونوں مخالف فریق ہیں۔ اس کے باوجود ایک دوسرے سے نتھی ہونے پر مجبور ہیں۔ جیسے نیگٹو اور پازیٹو ملتے ہیں تو بجلی پیدا ہوتی ہے ویسے روزی راسکل نے اس کیس میں بنیادی کردار ادا کیا

ہے ورنہ شاید اس کی اطلاع تک نہ ہو سکتی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد کال بیل کی آواز سنائی دی تو عمران کے اشارے پر صفدر اٹھا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے پیچھے ٹائیگر اور روزی راسکل تھی۔ دونوں نے مقامی میک اپ کئے ہوئے تھے۔ ٹائیگر نے اندر داخل ہو کر سلام کیا۔

"یہ کون ہیں۔ تم تو کہہ رہے تھے کہ تم اپنے استاد کے پاس جا رہے ہو۔ یہ تو ایکریمین ہیں"...... روزی راسکل نے اندر داخل ہوتے ہی قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جس طرح تم میک اپ میں ہو اسی طرح عمران صاحب بھی میک اپ میں ہیں"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"نہیں۔ پہلے مجھے ثبوت دو"...... روزی راسکل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اسے آئینہ دکھا دو ٹائیگر"...... عمران نے اپنے اصل لہجے میں کہا تو روزی راسکل حیرت بھری نظروں سے عمران کی طرف دیکھنے لگی۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم۔ مگر کیا تم جادوگر ہو۔ اس قدر تبدیلی"۔ روزی راسکل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی پر بیٹھ گئی۔ اب وہ عمران کے ساتھیوں کو غور سے دیکھ رہی تھی۔

"ہاں۔ اب بتاؤ کیا نئی باتیں معلوم ہوئی ہیں"...... عمران نے ٹائیگر سے کہا تو ٹائیگر نے البرٹ کلب میں روزی راسکل اور اس کی دوست کیتھرائن سے ملنے سے لے کر آخر میں اس کی ہلاکت اور پھر روزی راسکل سمیت کوٹھی میں پہنچ جانے تک کی پوری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارے خلاف باقاعدہ پلاننگ کی گئی تھی۔ اصل آدمی سنگروز پہاڑی میں ہے اور ہمیں ناگر قصبے کی طرف بھجوایا جا رہا تھا۔ ویری گڈ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کا تمام تر کریڈٹ روزی راسکل کو جاتا ہے باس"۔ ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"مبارک ہو روزی راسکل۔ آخرکار تم نے ٹائیگر جیسے درندے کے دانت نکال ہی دیئے اور اسے بھیڑ بنا دیا ہے"...... عمران نے روزی راسکل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ بھیڑ بن کر تو دیکھے دوسرے لمحے اس کی لاش گٹر میں تیرتی ہوئی نظر آئے گی"...... روزی راسکل نے عمران کی تعریف پر خوش ہونے کی بجائے الٹا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ خواتین کی تو ہمیشہ یہ کوشش ہوتی ہے کہ مردوں کو بھیڑ بنا لیا جائے اور تم الٹا ناراض ہو رہی ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جو بھیڑ ہو جاتے ہیں وہ مرد نہیں ہوتے بلکہ خواتین بن جاتے ہیں"...... روزی راسکل نے کہا تو عمران تو عمران باقی سب ساتھی بھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"تمہارے تجربات واقعی قابل قدر ہیں"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کال بیل کی آواز سنائی دی تو سب چونک پڑے اور صفدر ایک بار پھر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"میرا خیال ہے ناٹران آیا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر واقعی کچھ دیر بعد صفدر کے ساتھ ناٹران اندر داخل ہوا۔ وہ بھی میک اپ میں تھا۔ اس نے سلام کیا اور ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ٹائیگر نے آپ کو تفصیل تو بتا دی ہو گی"...... ناٹران نے کہا۔

"ہاں اور اگر ٹائیگر یہ معلومات نہ حاصل کرتا تو پھر"...... عمران نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب یہ واقعی ٹائیگر اور روزی راسکل کا ہی کارنامہ ہے ورنہ اس بار جس انداز میں یہ پلاننگ بنائی گئی تھی ہم واقعی ٹریپ میں آگئے تھے۔ ویسے کیتھرائن کو میں بھی جانتا ہوں وہ مخبری کا نیٹ ورک چلاتی تھی۔ لیکن میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ اس کا کوئی ایسا آدمی وہاں موجود ہو گا جو اس قدر اندر کی بات اتنی جلدی بتا دے گا"...... ناٹران نے جواب دیا۔

"تم نے فالو اپ کی بات کی تھی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں عمران صاحب جب ٹائیگر نے مجھے تفصیل بتائی تو میں نے پرائم منسٹر ہاؤس میں اپنے آدمیوں سے رابطہ کیا تاکہ انہیں بتا سکوں کہ جو کام وہ نہیں کر سکے وہ اس انداز میں ہو گیا ہے۔ کہ وہاں سے مجھے معلوم ہوا کہ اس آدمی کو جس نے کیپٹن اترانن کو تفصیل بتائی تھی پرائم منسٹر ہاؤس کی سیکورٹی نے گرفتار کر لیا ہے۔ جس پر میں سمجھ گیا کہ اب جب پرائم منسٹر صاحب کو اطلاع دی جائے گی تو وہ لازماً اس سیٹ اپ کو تبدیل کر دیں گے اس لئے میں نے فوری طور پر پرائم منسٹر ہاؤس میں بھی اور پریذیڈنٹ ہاؤس میں بھی خصوصی انتظامات کئے تاکہ تبدیل شدہ صورت حال سامنے آسکے۔ اسی لئے میں نے آپ کو کہا تھا کہ اس کے فالو اپ کے لئے میں فوری نہیں آ سکتا"...... ناٹران نے جواب دیا۔

"کیا فالو اپ سامنے آیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب پرائم منسٹر صاحب نے گو ہاٹ لائن پر صدر صاحب سے بات کی ہے لیکن چونکہ مجھے پہلے سے اندازہ تھا کہ اس گفتگو کو خفیہ رکھنے کے لئے ہاٹ لائن استعمال کی جائے گی۔ اس لئے میں نے ہاٹ لائن کو چیک کرانے کے خصوصی انتظامات کر رکھے تھے اور اس سے جو کچھ معلوم ہوا ہے وہ خاصا تشویش ناک ہے"...... ناٹران نے کہا۔

"تمہید مت باندھا کرو"...... عمران نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ٹائیگر نے آپ کو بتایا ہو گا کہ اس کوڈ کو حل کرنے کے لئے ڈاکٹر مجیٹھی جسے ڈاکٹر ایم کہا جاتا ہے کو ہائر کیا گیا ہے اور اسے پہلے والے مقام سے نکال کر فوری طور پر راج گڑھ چھاؤنی میں ایئر فورس کے ذریعے پہنچا دیا گیا ہے اور اس چھاؤنی کے انچارج کرنل مہتا کو اس سلسلے میں خصوصی ہدایات دی گئی ہیں۔ ویسے یہ چھاؤنی کافرستان کی سب سے بڑی اور جدید چھاؤنی ہے۔ اس کا محل وقوع ناقابل تسخیر ہے۔ کیونکہ یہ اس وادی میں ہے جس کے چاروں طرف اونچے اور سلیٹ کی طرح سیدھے پہاڑ موجود ہیں اور پہاڑوں پر ایئر فورس کا چیکنگ پوائنٹ بھی موجود ہے۔ اس کا راستہ ایک درے سے جاتا ہے اور اس درے میں چیکنگ کے جدید ترین انتظامات ہیں لیکن اس کے باوجود ایک نئی ایجنسی جسے کوئین ایجنسی کہا گیا ہے، کو بیرونی حفاظت کے لئے وہاں بھجوایا گیا ہے"...... ناٹران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ بات کنفرم ہے کہ ڈاکٹر ایم اور کوڈ بک وہاں پہنچ چکی ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... ناٹران نے جواب دیا۔

"اس نئی ایجنسی کی انچارج کون ہے"...... عمران نے کہا۔

"مادام سوشیلا کو پرائم منسٹر صاحب نے اس کا انچارج بنایا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ بے حد تیز، ذہین اور شاطر دماغ لڑکی ہے"...... ناٹران نے جواب دیا۔

"تو اب ہم نے اس راج گڑھ چھاؤنی سے کوڈ بک حاصل کرنی ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں"...... ناٹران نے جواب دیا۔

"کیا اس ڈاکٹر ایم کا حلیہ اور قد و قامت کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں تم نے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ جیسے ہی ڈاکٹر ایم کا نام سامنے آیا تو میں نے فوری طور پر اس کے بارے میں نہ صرف تفصیلات معلوم کی ہیں بلکہ اس کی تصویر بھی حاصل کر لی ہے"...... ناٹران نے کہا اور جیب سے ایک تصویر نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے اسے لے کر غور سے دیکھا اور پھر اسے میز پر رکھ دیا۔

"راج گڑھ کے بارے میں کیا تفصیلات ہیں"...... عمران نے کہا۔

"جو کچھ فوری طور پر معلوم ہو سکا ہے وہ میں نے آپ کو بتا دیا ہے"...... ناٹران نے جواب دیا۔

"اس کرنل مہتا کا کوئی رابطہ نمبر وغیرہ"...... عمران نے کہا تو ناٹران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جیب سے ایک کارڈ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے کارڈ لے کر دیکھا اور پھر اسے بھی ڈاکٹر ایم کی تصویر کے ساتھ میز پر رکھ دیا۔

"اس دوشیلا کے بارے میں کیا تفصیل ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس کا صرف نام ہی سامنے آیا ہے"...... ناٹران نے جواب دیا۔

"اوکے ٹھیک ہے اب تم جا سکتے ہو۔ ہم اب خود ہی کام کر لیں گے"...... عمران نے کہا تو ناٹران اٹھا اور سلام کر کے کمرے سے باہر چلا گیا۔ صفدر بھی اٹھ کر اس کے پیچھے چلا گیا۔

"ٹائیگر۔ تم بھی اب واپس جا سکتے ہو اور روزی راسکل تم بھی واپس پاکیشیا چلی جاؤ۔ تمہارا یہاں کام ختم ہو گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... روزی راسکل نے کہا اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ عمران حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔ شاید اس کے اس قدر جلدی مان جانے پر وہ حیران ہو رہا تھا۔ ٹائیگر بھی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر سلام کر کے وہ کمرے سے باہر چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی روزی راسکل بھی باہر چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد صفدر واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تم نے دیکھا کہ اگر ہم جلدی کرتے اور گرم گرم کھانا کھانے کی کوشش کرتے تو ہمارا منہ جل جاتا"...... عمران نے جیب سے ایک تہہ شدہ نقشہ نکالتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ کی بات درست ہے۔ واقعی ہم ٹریپ میں آ جاتے"...... صفدر نے کہا۔

"لیکن اب تم یہاں بیٹھ کر صرف ترکیبیں ہی نہ سوچتے رہنا"۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ ہم مشین پسٹل لے کر راج گڑھ چھاؤنی کو فتح کر لیں گے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں میرا یہ مطلب نہیں ہے لیکن ایسا نہ ہو کہ تم یہاں ترکیبیں سوچتے رہ جاؤ اور وہاں وہ ڈاکٹر کو ڈیل کر کے پورے پاکیشیا کے دفاع کا خاتمہ کر دے"...... تنویر نے جواب دیا۔

"تنویر ٹھیک کہہ رہا ہے عمران صاحب۔ یہ مشن واقعی تیزی سے کام کرنے کا ہے"...... صفدر نے کہا تو عمران کوئی جواب دینے کی بجائے نقشے پر جھک گیا۔ اس نے جیب سے ایک بال پوائنٹ نکال کر نقشے پر ایک جگہ دائرہ لگا دیا اور پھر غور سے کافی دیر تک نقشے کو دیکھتا رہا۔

"اس چھاؤنی کے قریب بڑا شہر بھی راج گڑھ ہے۔ ہمیں فوری طور پر وہاں پہنچنا ہو گا پھر وہاں سے مزید آگے بڑھ سکیں گے"۔ عمران نے چند لمحوں بعد ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب یہی بہتر رہے گا۔ لیکن خصوصی اسلحہ تو وہاں سے نہ مل سکے گا۔ اس لئے اسلحہ ہمیں یہیں سے لے جانا ہو گا"...... صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

سوشیلا دبلے جسم اور لمبے قد کی لڑکی تھی۔ اس کے سنہری گھنگریالے بال اس کے شانوں تک تھے۔ وہ خاصی خوبصورت اور سمارٹ لڑکی تھی۔ اس کی آنکھوں میں ذہانت کی تیز چمک تھی۔ وہ تھی تو کافرستانی نژاد لیکن اس کے والدین اس کے بچپن میں ہی مستقل طور پر گریٹ لینڈ شفٹ ہو گئے تھے۔ اس لئے سوشیلا گریٹ لینڈ میں ہی پلی بڑھی تھی۔ اس نے گریٹ لینڈ کے ایک اعلیٰ ادارے سے کریمنالوجی میں گریجوایشن کی تھی کیونکہ اس کا بچپن سے ہی رجحان اسی طرف تھا اور اس کا ارادہ تھا کہ وہ تعلیم مکمل کر کے گریٹ لینڈ کی کسی سرکاری ایجنسی سے اٹیچ ہو جائے گی اور اس مقصد کے پیش نظر اس نے تعلیم کے دوران مارشل آرٹ کی بھی باقاعدہ تربیت حاصل کی اور اس کے ساتھ ساتھ نشانہ بازی، جدید اور خصوصی اسلحے کے استعمال میں بھی وہ تربیت یافتہ تھی۔ تعلیم

کے بعد اس نے واقعی گریٹ لینڈ کی ایک ایجنسی جسے ریڈ سٹار کہا جاتا تھا جائن کر لی تھی۔ اس ایجنسی کا کام جرائم پیشہ افراد میں سے ایسے افراد کو ٹریس کرنا تھا جو گریٹ لینڈ کے مفادات کے خلاف کام کرتے تھے اور اس نے اس ایجنسی میں بے حد محنت سے کام کیا تھا۔ اس لئے اسے نہ صرف اس ایجنسی میں کام کرنے کی وجہ سے بے شمار تجربات حاصل ہوئے تھے۔ بلکہ وہ ایک لحاظ سے ایسے کاموں میں خاصی شہرت بھی حاصل کر چکی تھی۔ موجودہ کافرستانی پرائم منسٹر اس کی فیملی کے دور کے رشتہ دار تھے۔ چنانچہ جب وہ منتخب ہوئے تو سوشیلا کے والدین سوشیلا سمیت انہیں اس منصب تک پہنچنے کی مبارک باد دینے کافرستان آئے تھے اور اس طرح سوشیلا کی ملاقات پرائم منسٹر سے ہوئی جب پرائم منسٹر صاحب نے سوشیلا سے اس کے بارے میں تفصیلات معلوم کیں تو انہوں نے اسے آفر دی کہ وہ اپنے تجربے اور تربیت کو گریٹ لینڈ کی بجائے کافرستان کے مفادات کے لئے وقف کر دے اور انہوں نے اسے نئی ایجنسی کا چارج سنبھالنے کی آفر کی تو سوشیلا فوراً رضامند ہو گئی۔ کیونکہ اتنی بڑی ایجنسی کا چیف بن جانا اس کا بھی خواب تھا۔ چنانچہ اس نے آفر قبول کر لی اور پھر وہ مستقل طور پر کافرستان شفٹ ہو گئی۔ اسے کوئین ایجنسی کا چارج سنبھالے تقریباً چھ ماہ سے زیادہ ہو گئے تھے۔ اس دوران اس نے کافرستان کے سپیشل سرکاری ریکارڈ میں موجود مختلف ایجنسیوں کے کارناموں پر مشتمل فائلیں حاصل کر کے انہیں بغور

پڑھا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خاص طور پر اس عمران کے بارے میں نہ صرف تمام تفصیلات اسے معلوم ہو گئی تھیں بلکہ وہ پاکیشیا جا کر ایک ہوٹل میں عمران سے ملاقات بھی کر چکی تھی۔ وہ وہاں سیاح کے روپ میں عمران سے ملی تھی اور اس نے عمران کو یہی بتایا تھا کہ وہ گریٹ لینڈ کی یونیورسٹی میں طالب علم ہے۔ البتہ اس نے عمران سے ملاقات کے بعد یہ اندازہ لگایا تھا کہ عمران بھیڑ کے روپ میں چھپا ہوا بھیڑیا ہے اور اس کے نزدیک ایسا شخص انتہائی خطرناک ہوتا ہے پھر اسے عمران کے بارے میں جو مزید معلومات حاصل ہوئی تھیں۔ اس نے بھی اسے حیران کر دیا تھا۔ کیونکہ اسے معلوم ہوا تھا کہ عمران نہ صرف سائنس میں ڈاکٹریٹ کر چکا ہے۔ بلکہ اب بھی وہ سائنسی معلومات میں عام سائنس دانوں سے کہیں آگے ہے اور یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ وہ میک اپ کا بھی ماہر ہے اور اس نے میک اپ کے فن میں ایسے خود ساختہ نسخے تیار کئے ہوئے ہیں۔ جنہیں کبھی بھی میک اپ واشر سے واش نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے علاوہ اسے بتایا گیا تھا کہ عمران مارشل آرٹ کا جادوگر بھی کہلاتا ہے اور اس کی نشانہ بازی بھی حد درجہ کمال پر پہنچ چکی ہے اور سچی بات تو یہ تھی کہ اس کا دل چاہتا تھا کہ وہ کوئین ایجنسی کو خیرباد کہہ کر عمران کی شاگرد بن جائے۔ لیکن پھر اسے اپنے ملک کے مفادات کا خیال آیا تو اس نے سوچا کہ اگر اس عمران کا خاتمہ کر دیا جائے تو کافرستان کے مفادات ہمیشہ کے لئے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اس لئے اس نے فیصلہ کیا

تھا کہ جیسے ہی پاکیشیا کے خلاف کوئی مشن سامنے آیا وہ مکمل طور پر اس عمران کو ہی ٹارگٹ بنائے گی۔ یہ اور بات ہے کہ اب تک کوئی ایسا مشن سامنے نہ آیا تھا اس لیے وہ خاموش تھی۔ البتہ اس نے کوئین ایجنسی کے تمام ممبران کی خصوصی تربیت اس دوران مکمل کر لی تھی۔ اس کا نمبر ٹو کیپٹن سوریش نامی نوجوان تھا جو انتہائی پھرتیلا اور تیز طرار نوجوان تھا۔ یہ کافرستان کی ملٹری انٹیلی جنس سے کوئین ایجنسی میں شامل ہوا تھا اور اسے اپنا نمبر ٹو اس کی صلاحیتوں کو دیکھتے ہوئے سوشیلا نے بنایا تھا۔ اس وقت سوشیلا اپنے خصوصی آفس میں بیٹھی ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھی کہ سامنے میز پر پڑے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"..... سوشیلا نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"پرائم منسٹر ہاؤس سے کال ہے میڈم"..... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"..... سوشیلا نے کہا۔

"ہیلو۔ سپیشل سیکرٹری ٹو پرائم منسٹر بول رہی ہوں۔ پرائم منسٹر صاحب سے بات کریں"..... دوسری طرف سے ایک دوسری نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں سوشیلا بول رہی ہوں سر"..... سوشیلا نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سوشیلا۔ تمہارے امتحان کا وقت آ گیا ہے"..... دوسری طرف سے پرائم منسٹر کی بھاری آواز سنائی دی۔

"میں ہر امتحان کے لیے حاضر ہوں سر بلکہ میں تو انتظار میں ہوں کہ مجھے کوئی موقع دیا جائے"..... سوشیلا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو۔ میں تمہیں مختصر طور پر بتا دیتا ہوں۔ ہر ملک کی دفاعی تنصیبات چاہے وہ ایٹمی ہوں یا میزائل وغیرہ کی ہوں کی ایک خصوصی کوڈ بک تیار کی جاتی ہے اس کوڈ بک میں ہر تنصیب کی بنیادی تفصیلات درج ہوتی ہیں اور ہر تنصیب کے لیے علیحدہ کوڈ رکھا جاتا ہے اور یہ کوڈ بک ہر ملک اپنے طور پر تیار کرتا ہے تاکہ کوئی دوسرا اس سے فائدہ نہ اٹھا سکے۔ اس کوڈ بک کو بلیو کوڈ بک کہا جاتا ہے۔ پاکیشیائی کوڈ بک کافرستان نے حاصل کر لی ہے اور اسے سائنسی کوڈ کے ماہر ڈاکٹر مچیشی جنہیں کوڈ میں ڈاکٹر ایم کہا جاتا ہے کے حوالے کیا گیا ہے کہ وہ اس پاکیشیائی بلیو کوڈ بک کی تمام تنصیبات کے کوڈ حل کریں۔ انہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ دس پندرہ روز میں کامیاب ہو جائیں گے۔ پہلے انہیں سنگروز پہاڑی علاقے میں رکھا گیا ہے لیکن اس کی اطلاع پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہو گئی اور وہ اصل بلیو کوڈ بک ڈی کوڈ ہونے سے پہلے حاصل کرنا چاہتے ہیں کیونکہ اس کی کاپی نہیں کی جا سکتی۔ بہرحال اس اطلاع کے بعد کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کسی بھی لمحے سنگروز پہاڑی علاقے میں پہنچ سکتی ہے۔ ڈاکٹر ایم کو فوری طور پر وہاں سے

نکال کر راج گڑھ چھاؤنی کے اندر پہنچا دیا گیا۔ راج گڑھ چھاؤنی کے انچارج کرنل مہتا ہیں یہ انتہائی محفوظ چھاؤنی ہے۔ اس کے باوجود ہم چاہتے ہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس چھاؤنی میں داخل ہی نہ ہو سکے۔ چنانچہ اس کام کے لئے تمہاری ایجنسی کو ٹاسک دیا جا رہا ہے۔ تم نے راج گڑھ چھاؤنی کے باہر اس انداز میں پلاننگ کرنی ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ کسی صورت چھاؤنی میں داخل نہ ہو سکیں بلکہ باہر ہی ان کا خاتمہ کر دیا جائے۔ کرنل مہتا کو تمہارے بارے میں ہدایات دے دی گئی ہیں اور ویسے بھی چھاؤنی کو اس وقت تک کے لئے سیلڈ کر دیا گیا ہے جب تک کہ ڈاکٹر ایم اپنا کام مکمل نہیں کر لیتے اور اس کے ساتھ ساتھ راج گڑھ چھاؤنی کی فضا اور ارد گرد کے وسیع علاقے کو نان فلائی زون قرار دے دیا گیا ہے۔ کوئی ہیلی کاپٹر کوئی جہاز اسے کراس نہیں کرے گا اور کرے گا تو اسے فوری طور پر بغیر کسی وارننگ کے فضا میں ہی میزائلوں سے تباہ کر دیا جائے گا"۔ پرائم منسٹر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"سر کیا یہ اطلاع مل چکی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کافرستان پہنچ گئی ہے"..... سوشیلا نے کہا۔

"کوئی اطلاع نہیں ہے لیکن وہ لوگ کسی بھی لمحے پہنچ سکتے ہیں تم نے اپنی تمام تر توجہ راج گڑھ چھاؤنی کے گرد ہی مرکوز رکھنی ہے۔ جب تک کہ کوڈ حل نہ ہو جائے"..... پرائم منسٹر نے کہا۔

"یس سر آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی اور میں یقین دلاتی ہوں کہ

اس بار اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کافرستان آئی تو زندہ واپس نہ جا سکے گی"..... سوشیلا نے کہا۔

"اوکے۔ وش یو گڈ لک"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سوشیلا نے رسیور رکھا اور ایک طرف پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس کے یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

"یس میڈم"..... دوسری طرف سے اس کے نمبر ٹو کیپٹن سوریش کی آواز سنائی دی۔

"کیپٹن سوریش میرے آفس میں آ جاؤ فوراً"..... سوشیلا نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور لمبے قد اور چھریرے جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر سوٹ تھا یہ کیپٹن سوریش تھا اس نے اندر آ کر سوشیلا کو سلام کیا۔

"بیٹھو آخر کار ہمیں موقع مل ہی گیا ہے کام کرنے کا"۔ سوشیلا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو کیپٹن سوریش بے اختیار چونک پڑا۔

"موقع کون سا موقع میڈم"..... کیپٹن سوریش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور سوشیلا نے مختصر طور پر اسے مشن کے بارے میں بتا دیا۔

"تو میں نے راج گڑھ چھاؤنی نہ صرف دیکھی ہوئی ہے بلکہ وہاں میں ایک سال تک کام بھی کرتا رہا ہوں۔ ڈاکٹر ایم کو وہاں بھجوانے کا فیصلہ انتہائی دانش مندانہ ہے کیونکہ اس میں داخلے کا ایک ہی راستہ

ہے جو ایک درے سے گزرتا ہے اگر اسے بلاک کر دیا جائے تو پھر سوائے ہیلی کاپٹر کے اس چھاؤنی میں داخل ہونے کے اور کوئی سکوپ باقی نہیں رہتا اور آپ نے بتایا ہے کہ راستہ بھی بلاک کر دیا گیا ہے اور اسے نان فلائی زون بھی قرار دے دیا گیا ہے ۔ اس لئے اب ان کے چھاؤنی میں داخل ہونے کا برے سے کوئی سکوپ ہی باقی نہیں رہا "...... کیپٹن سوریش نے کہا ۔

" وہ لوگ کوئی نہ کوئی راستہ تلاش کر لیں گے ۔ میں نے ان کی فائلیں پڑھی ہیں ۔ یہ لوگ حد درجہ ذہانت بلکہ شاطرانہ ذہانت سے کام لیتے ہیں اور یہ ہمارا مسئلہ ہی نہیں ہے کہ ہم اس بارے میں سوچیں ۔ ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ ہم نے انہیں چھاؤنی کے پاس بھی نہیں آنے دینا تاکہ یہ کوئی راستہ سوچ ہی نہ سکیں "...... سوشیلا نے کہا ۔

" میڈم ۔ لامحالہ یہ لوگ پہلے راج گڑھ شہر میں پہنچیں گے وہاں پہنچے بغیر وہ کسی بھی راستے سے راج گڑھ چھاؤنی میں داخل ہی نہیں ہو سکتے کیونکہ راج گڑھ چھاؤنی کے سامنے کی طرف وسیع میدانی علاقہ ہے ۔ پہاڑی علاقہ شروع راج گڑھ سے ہوتا ہے ۔ دونوں سائیڈوں پر بھی وسیع میدان ہیں ۔ البتہ سامنے راج گڑھ شہر تک پہاڑی علاقہ ہے ۔ اس کے بعد ہی میدانی علاقہ ہے ۔ یوں سمجھیں کہ وسیع و عریض میدانوں میں قدرت نے ایک چھوٹا سا پہاڑی علاقہ قائم کیا ہے اب چونکہ یہ چھاؤنی پہاڑوں کے اندر وادی میں ہے اور

تمام پہاڑ سیدھے اور سپاٹ ہیں اور پھر پہاڑ کی چوٹی کے اوپر ایئر فورس کے اڈے میں وسیع چیکنگ ٹاورز ہیں اس لئے یہ لوگ سائیڈوں یا عقبی طرف سے چھاؤنی تک کسی صورت بھی نہیں پہنچ سکتے ان کے پہنچنے کا سکوپ وہی درہ ہی ہے ۔ جسے بلاکڈ کر دیا گیا ہے اس لئے ہم راج گڑھ میں ہی انہیں تلاش کر کے ان کا خاتمہ کر سکتے ہیں "...... کیپٹن سوریش نے کہا ۔

" راج گڑھ کتنا بڑا شہر ہے "...... سوشیلا نے پوچھا کیونکہ وہ کبھی راج گڑھ نہیں گئی تھی ۔

" کافی بڑا شہر ہے ۔ چونکہ وہ راجھستان اور روہیلا پردیش کی سرحد پر ہے اس لئے وہاں کافی آمد و رفت جاری رہتی ہے وہاں ہوٹل اور کلب بھی ہیں "...... کیپٹن سوریش نے جواب دیا ۔

" راج گڑھ میں داخل ہونے کے کتنے راستے ہیں "...... سوشیلا نے کہا ۔

" آفس میں راج گڑھ کا تفصیلی نقشہ موجود ہے میں لے آتا ہوں پھر بات زیادہ اچھی طرح سمجھ میں آسکے گی " ۔ کیپٹن سوریش نے کہا ۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں تہہ شدہ نقشہ موجود تھا ۔ اس نے اسے کھول کر میز پر پھیلا دیا تو سوشیلا اس پر جھک گئی ۔

" یہ ہے راج گڑھ میڈم اور اس میں داخلے کے تین راستے ہیں ایک راستہ راجھستان سے ہے ، یہ دوسرا راستہ روہیلا پردیش سے ہے

اور یہ تیسرا راستہ جو صوبہ گجرات سے ہے"...... کیپٹن سوریش نے کہا۔

"نقشے کے لحاظ سے یہ تو کافی بڑا شہر ہے۔ اتنے بڑے شہر میں چار پانچ افراد کی تلاش کیسے کی جائے گی"...... سوشیلا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"میڈم۔ یہ لوگ ظاہر ہے میک اپ میں ہوں گے اور تینوں راستوں پر زیرو سکس ٹائپ کے کیمرے لگا دیئے جائیں تو ہم ایک کمرے میں بیٹھے انہیں سکرین پر ٹریس کر سکتے ہیں۔ ایک بار یہ ٹریس ہو جائیں پھر ان کا خاتمہ مشکل نہ ہو گا"...... کیپٹن سوریش نے کہا۔

"اوہ نہیں کیپٹن سوریش میں نے سنا ہے کہ عمران میک اپ کا بہت بڑا ماہر ہے اور ایسے ایسے میک اپ اس نے تیار کر رکھے ہیں جو کسی کیمرے یا میک اپ واشر سے چیک نہیں ہو سکتے اس لئے اس کی بجائے کیوں نہ ہم کراس ویوز اس شہر پر سیٹلائٹ کے ذریعے فوکس کر دیں کراس ویوز کمپیوٹر میں اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران کے الفاظ فیڈ کر دیئے جائیں تو جیسے ہی یہ الفاظ راج گڑھ میں کسی کی زبان سے نکلیں گے وہ سپاٹ فوراً سکرین پر چیک ہو جائے گا"...... سوشیلا نے کہا۔

"لیکن میڈم یہ تو بہت مہنگا پڑے گا"...... کیپٹن سوریش نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ہلاکت اور کافرستان کے مفادات کے مقابلے میں مہنگا نہیں ہے اور موجودہ جدید دور میں کامیابی بھی اسے ہی حاصل ہوتی ہے جو جدید ترین آلات کو استعمال کرے"...... سوشیلا نے کہا۔

"یس میڈم یہ تو انہیں ٹریس کرنے کا فول پروف طریقہ ہے"۔ سوریش نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو فوری طور پر وہاں پہنچنے کے انتظامات کراؤ اور ہمارے ساتھ صرف اے سیکشن ہو گا وہاں رہائش۔ آفس۔ جیپیں۔ اسلحہ یہ سب انتظامات تم نے فوراً کرانے ہیں تاکہ ہم جتنی جلدی ممکن ہو سکے وہاں پہنچ سکیں"...... سوشیلا نے کہا۔

"یس میڈم۔ یہ سب انتظامات ایک گھنٹے میں ہو جائیں گے اور ہم ایک گھنٹے بعد ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹروں پر وہاں روانہ ہوں گے اور زیادہ سے زیادہ دو گھنٹوں میں وہاں پہنچ جائیں گے"...... کیپٹن سوریش نے کہا تو سوشیلا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ایک بس تیزی سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی
بس میں مقامی عورتوں اور مردوں کی اکثریت سوار تھی ۔ البتہ چند
غیر ملکی بھی تھے جب کہ جولیا اور صالحہ بھی اس بس میں ایک سیٹ پر
اکٹھی بیٹھی ہوئی تھیں ۔ وہ مقامی میک اپ میں تھیں ۔ ان کی منزل
راج گڑھ شہر تھا ۔ عمران اور باقی ساتھی راج گڑھ سے پہلے آنے
والے ایک شہر رامی میں ڈراپ ہو گئے تھے ۔ عمران نے جولیا اور
صالحہ کو یہ ہدایات دی تھیں کہ وہ راج گڑھ پہنچ کر وہاں سے راج
گڑھ چھاؤنی میں داخل ہونے کے کسی راستے کے بارے میں
معلومات حاصل کریں ۔ اور اس بات کا بھی جائزہ لیں کہ کوئین
ایجنسی نے وہاں ان کے خلاف کیا انتظامات کر رکھے ہیں اس سلسلے
میں اس نے انہیں راج گڑھ میں واقع ایک کلب کے مالک کارلوس
کی ٹپ دی تھی ۔ کارلوس کارمن نژاد تھا ۔ لیکن وہ طویل عرصے سے

راج گڑھ میں کلب چلا رہا تھا ۔ منشیات اور اسلحے کی اسمگلنگ میں وہ
ملوث تھا اور چونکہ راج گڑھ کافرستان کے تین صوبوں کی سرحد پر
واقع تھا ۔ اس لیے اس علاقے کو منشیات اور اسلحے کی اسمگلنگ میں
خاصی اہمیت حاصل تھی ۔ ناٹران نے ہی ایک ٹپ کے ذریعے
کارلوس کی خدمات حاصل کی تھیں اور عمران نے یہ ٹپ جولیا کو
بتا دی تھی ۔ اس نے جولیا اور صالحہ کو اس لیے وہاں بھیجا تھا کہ
وہاں کوئین ایجنسی نے نگرانی کا کوئی سیٹ اپ قائم کر رکھا ہو گا تو
بہرحال وہ گروپ کے لیے ہو گا اور اکیلی دو عورتوں کو وہ چیک نہ
کریں گے البتہ اس نے جولیا اور صالحہ کو بتا دیا تھا کہ انہوں نے جلد
سے جلد اپنا کام کر کے اسے فون پر اطلاع دینی ہے اور اس کے ساتھ
ہی عمران نے انہیں کہہ دیا تھا کہ وہ اس کا نام کسی صورت بھی
زبان پر نہ لائیں کیونکہ ناٹران نے اسے فون پر بتا دیا تھا کہ کوئین
ایجنسی کا گروپ جو دس افراد پر مشتمل ہے سوشیلا کی سرکردگی میں
راج گڑھ روانہ ہو چکا ہے اور یہ اطلاع بھی اس نے دی تھی ۔ کہ
سوشیلا وہاں ان کو ٹریس کرنے اور چیکنگ کے لیے جدید ترین آلات
بھی لے گئی ہے ۔ جس میں خصوصی طور پر ایک خاص ٹائپ کی
سیٹلائٹ ویوز مشین بھی ہے ۔ جس کے ذریعے خصوصی لہروں کو
سیٹلائٹ کے ذریعے فضا میں پھیلا کر مخصوص الفاظ کو کمپیوٹر کے
ذریعے چیک کر کے بولنے والے کو ٹریس کیا جا سکتا ہے ۔ اس لیے
عمران نے خاص طور پر ان دونوں کو نام لینے سے منع کر دیا تھا ۔

جب کہ یہاں اس کا مقامی نام نائیکل تھا اور وہ اسی نام سے راہی کے ہوٹل میں مقیم تھا۔ جولیا کا نام پارتی تھا جب کہ صالحہ کا نام دیوی رکھا گیا تھا اور ان کے پاس خصوصی کاغذات موجود تھے جن کے مطابق دونوں کافرستانی دارالحکومت کی انڈین یونیورسٹی کے اس سیکشن سے متعلق تھیں جو جڑی بوٹیوں پر ریسرچ کرتا ہے اور جڑی بوٹیوں کی تلاش میں وہ پورے کافرستان میں گھومتی رہتی تھیں۔ وہ دونوں خاموش بیٹھی ہوئی تھیں جبکہ بس میں موجود لوگ ایک دوسرے سے باتوں میں مصروف تھے۔

"پارتی کیوں نہ ہم اس موقع سے فائدہ اٹھالیں"...... اچانک صالحہ نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا مطلب۔ کیا فائدہ"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بجائے پڑتال اور چیکنگ کرنے کے ہم خود ہی برسیم جڑی بوٹی حاصل کر لیں"...... صالحہ نے کہا تو جولیا بے اختیار مسکرا دی۔

"تمہارا کیا خیال ہے کہ برسیم جڑی بوٹی اس طرح راستے میں پڑی نظر آجائے گی۔ اس پورے ایریے کو بلاک کر دیا گیا ہے اور وہاں جڑی بوٹیوں کو تحفظ دینے کے لئے تنظیم کے افراد بھی موجود ہیں۔ پھر جڑی بوٹیوں کے حصول کے لئے مخصوص ساز و سامان کی بھی ضرورت ہے جو ہمارے پاس نہیں ہے"...... جولیا نے کہا۔

"میرا مطلب ہے کہ اگر ہم اس فارمولے پر ہی نظر رکھیں تو ہو

سکتا ہے کہ کوئی راستہ بن جائے"...... صالحہ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ دیکھ لیں گے"...... جولیا نے جواب دیا اور صالحہ سر ہلا کر خاموش ہو گئی پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد بس راج گڑھ کی حدود میں داخل ہو گئی تو جولیا اور صالحہ دونوں سیدھی ہو کر بیٹھ گئیں۔ بس جیسے ہی ٹرمینل پر رکی۔ باقی لوگوں کے ساتھ ساتھ وہ دونوں بھی نیچے اتر آئیں۔ ان کی تیز نظروں نے ایک لمحے میں ماحول کا جائزہ لے لیا۔ لیکن انہیں کوئی ایسا آدمی نظر نہ آیا۔ جس پر نگرانی یا چیکنگ کرنے کا شبہ ہو سکے۔ وہ اطمینان سے چلتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئیں اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس کلب کے سامنے موجود تھیں۔ جس کی ٹپ انہیں دی گئی تھی۔ وہ اندر داخل ہوئیں۔ کلب میں نچلے طبقے کے افراد بھرے ہوئے تھے۔ جن میں زیادہ تعداد جرائم پیشہ کی ہی نظر آ رہی تھی۔ لیکن وہ سب اپنے حال میں مست تھے۔ جولیا اور صالحہ کی طرف انہوں نے توجہ ہی نہ دی تھی اور وہ سیدھی کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئیں۔ کاؤنٹر پر دو مقامی موجود تھے۔

"کارلوس سے کہو کہ دارالحکومت سے ماسٹر راکسن کا پیغام لے کر ہم آئی ہیں میرا نام پارتی ہے جب کہ میری ساتھی کا نام دیوی ہے"...... جولیا نے مقامی لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا"...... اس آدمی نے کہا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر سامنے موجود فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"کاؤنٹر سے البرٹ بول رہا ہوں باس"...... اس آدمی نے کہا اور

پھر جو کچھ جولیا نے کہا تھا وہ اس نے دوہرا دیا۔

"یس باس"..... دوسری طرف سے بات سن کر اس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"سائیڈ راہداری کے آخر میں باس کا کمرہ ہے"..... کاؤنٹر مین نے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی اس راہداری کی طرف بڑھ گئی۔ صالحہ اس کے پیچھے تھی۔ چند لمحوں بعد وہ ایک آفس میں داخل ہو رہی تھیں۔ جس کی بڑی سی میز کے پیچھے ایک بندر کے چہرے اور گینڈے جیسے جسم کا مالک ایک کارمن نژاد آدمی بیٹھا ہوا تھا۔

"آؤ بیٹھو"..... اس آدمی نے جو کارلوس تھا بغیر اٹھے صرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو جولیا اور صالحہ دونوں میز کی دوسری طرف پڑی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئیں۔

"تم پہلے دارالحکومت ماسٹر راکسن کو فون کر کے بات کر لو"..... جولیا نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"میری اس سے بات ہو چکی ہے۔ اس نے کہا ہے کہ تم مجھے ایک لاکھ ڈالر دو گی اور میں بدلے میں تمہیں تمہاری مطلوبہ معلومات مہیا کر دوں۔ نکالو چیک"..... کارلوس نے کہا تو جولیا نے جیکٹ کی جیب سے ایک چیک نکال کر اس کی طرف بڑھا دیا۔ یہ چیک اسے عمران نے دیا تھا۔ کارلوس چیک لے کر کچھ دیر اسے غور سے دیکھتا رہا۔ پھر اس کے چہرے پر اطمینان اور مسرت کے تاثرات ابھر آئے اور اس نے چیک تہہ کر کے جیب میں ڈال لیا۔

"اب بتاؤ کیا پینا پسند کرو گی"..... کارلوس نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

"کچھ نہیں ہم کام پر ہیں اور کام کے دوران ایسا کچھ نہیں ہوا کرتا"..... جولیا نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال بتاؤ تمہیں کیا معلومات چاہئیں"..... کارلوس نے کہا۔

"یہاں ایک سرکاری ایجنسی جسے کوبن ایجنسی کہا جاتا ہے کا گروپ آیا ہوا ہے اس ایجنسی کی انچارج سوشیلا نامی لڑکی ہے۔ ہمیں ان کے بارے میں معلومات چاہئیں۔ کہ وہ یہاں کیا کر رہے ہیں اور انہوں نے یہاں نگرانی کے لئے کیا سیٹ اپ قائم کیا ہے اور ان کا کنٹرول اڈا کہاں ہے اور وہ کتنے افراد ہیں۔ یہ سب معلومات ہمیں چاہئیں"..... جولیا نے کہا۔

"سرکاری ایجنسی"..... کارلوس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور چند لمحوں بعد اس نے فیصلہ کن انداز میں کاندھے جھٹکے۔

"ٹھیک ہے میں معلوم کر لوں گا۔ کیونکہ ماسٹر راکسن کو انکار نہیں کر سکتا۔ ورنہ میں اور میرا سارا سیٹ اپ ختم ہو سکتا ہے"..... کارلوس نے کہا۔

"پہلے تمہارے اندر جھجک کیوں پیدا ہوئی تھی"..... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیونکہ میں نے اس سے پہلے کسی سرکاری ایجنسی کے معاملات

میں مداخلت نہیں کی۔ ویسے یہاں میرے آدمیوں کا جال بچھا ہوا ہے اس لئے کوئی بھی آدمی یہاں میرے آدمیوں کی نظروں سے چھپ نہیں سکتا۔ لیکن یہ بتاؤ کہ اس سرکاری ایجنسی کا یہاں کیا ٹارگٹ ہے"...... کارلوس نے کہا۔

"کوئین ایجنسی کے مطابق یہاں پاکیشیائی ایجنٹوں نے آنا ہے اور ان کا ٹارگٹ فوجی چھاؤنی ہے"...... جولیا نے جواب دیا تو کارلوس بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ یہ مسئلہ ہے۔ اس لئے چھاؤنی کو بھی کلوزڈ کر دیا گیا ہے لیکن آپ لوگوں کا پاکیشیائی ایجنٹوں سے کیا تعلق ہے"۔ کارلوس نے کہا۔

"ہمارا تعلق ایک اور سرکاری ایجنسی سے ہے اور ہمارا باس نہیں چاہتا کہ ان ایجنٹوں کے خاتمے کا کریڈٹ کوئین ایجنسی لے سکے"۔ جولیا نے اسی طرح بااعتماد لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ اچھا تو یہ بات ہے ٹھیک ہے مجھے دو گھنٹے دو میں تمہیں پوری معلومات مہیا کر دوں گا۔ اگر تم چاہو تو میں تمہارے لئے علیحدہ کمرے کا انتظام کرا دیتا ہوں"...... کارلوس نے کہا۔

"ٹھیک ہے ہم ویسے بھی آرام کرنا چاہتی ہیں"...... جولیا نے کہا تو کارلوس نے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر کسی کو آفس میں کال کیا اور پھر رسیور رکھ دیا چند لمحوں بعد ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"یہ میری مہمان ہیں۔ انہیں سپیشل روم مہیا کرو۔ یہ وہاں

آرام کریں گی اور راڈگر سے کہہ دو کہ وہ ان کا خصوصی طور پر خیال رکھے"...... کارلوس نے کہا۔

"یس باس"...... آنے والے نوجوان نے کہا اور پھر اس نے جولیا اور صالحہ کو اپنے ساتھ آنے کا کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"جیسے ہی کام ہو جائے۔ ہمیں فوری اطلاع دینا"...... جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا اور کارلوس نے اثبات میں سر ہلا دیا اور جولیا اور صالحہ مڑ کر اس نوجوان کے پیچھے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئیں۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک کمرے میں موجود تھیں۔ جہاں کرسیاں میز اور بیڈز موجود تھے۔ اس نوجوان نے ان سے مزید کسی آرڈر کے لئے پوچھا لیکن جولیا نے انکار کر دیا۔ پھر اس نوجوان کے جانے کے بعد جولیا نے جیب سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکال کر اسے آن کر کے میز پر رکھ دیا۔ دوسرے لمحے اس آلہ میں سے کارلوس کی آواز سنائی دینے لگی۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ فون پر بات کر رہا ہے۔

"تمام تفصیلات مجھے دو گھنٹوں کے اندر چاہیں"...... کارلوس کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور رکھے جانے کی آواز سنائی دی۔ اس کے بعد خاموشی چھا گئی تو جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے آلہ آف کر دیا۔

"کیا تمہیں خطرہ تھا کہ کارلوس غلط کام کر سکتا ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"کچھ بھی ہو سکتا ہے ہمیں ہر طرف سے ہوشیار رہنا چاہئے"۔
جولیا نے جواب دیا۔

"یہاں دو گھنٹے انتظار کرنے کی بجائے ہمیں اس دوران گھوم پھر کر چیکنگ کرنی چاہئے تھی"...... صالحہ نے کہا۔

"ابھی نہیں۔ اس طرح ہم نگرانی میں بھی پھنس سکتی تھیں۔ گو ہمیں ایجنسی کا سیٹ اپ معلوم ہو جائے پھر ہو سکتا ہے کہ ہم دونوں اس کے خلاف حرکت میں آجائیں"...... جولیا نے کہا اور اس بار صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا لیکن ابھی انہیں یہاں آئے نصف گھنٹہ گزرا تھا کہ اچانک ان کی ناک سے نامانوس سی بو ٹکرائی اور دونوں نے ہی چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ان کے ذہن یکلخت تاریک پڑتے چلے گئے۔ پھر جیسے گھپ اندھیرے میں جگنو چمکتا ہے۔ اس طرح جولیا کے ذہن میں روشنی کے نقطے نمودار ہونا شروع ہو گئے اور پھر آہستہ آہستہ روشنی پھیلتی چلی گئی اور پھر جیسے ہی جولیا کا شعور بیدار ہوا۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن میں یہ محسوس کر کے دھماکہ سا ہوا۔ کیونکہ اس نے دیکھ لیا تھا کہ وہ ایک تہہ خانے میں کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی اور اس کے جسم کو رسیوں سے باندھا گیا تھا۔ اس نے گردن گھمائی تو سائیڈ پر صالحہ بھی اسی حالت میں موجود تھی اور اس کے ہوش میں آنے کے آثار بھی واضح تھے۔

"اوہ اوہ کیا ہوا۔ یہ میں کہاں ہوں"...... چند لمحوں بعد صالحہ کی

حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"ہم کسی تہہ خانے میں ہیں۔ یہ لوگ عام مجرم ہیں۔ اس لئے رسی کی گانٹھ تلاش کر کے اسے کھولنے کی کوشش کرو"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے دونوں ہاتھ جو کہ عقب میں کر کے باندھے گئے تھے حرکت میں آگئے اور تھوڑی دیر بعد وہ گانٹھ تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گئی۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ گانٹھ کھولتی کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور کارلوس اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ایک مشین گن سے مسلح مقامی آدمی تھا۔

"تمہیں ہوش آگیا"...... کارلوس نے مسکراتے ہوئے کہا اور سامنے موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔ جب کہ مسلح آدمی اس کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ مشین گن اس کے کاندھے سے لٹکی ہوئی تھی۔

"یہ تم نے کیا حرکت کی ہے"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہارا کام کر دیا ہے اور تمہاری بجائے ماسٹر راکسن کو تفصیلات بتا دی ہیں۔ میں نے اسے کہا ہے کہ تم معلومات حاصل کر کے واپس چلی گئی ہو۔ یہ سب اس لئے کیا گیا ہے کہ میں ماسٹر راکسن سے بگاڑ نہ پیدا کرنا چاہتا تھا اور تم جیسی خوبصورت لڑکیوں کو بھی واپس نہ جانے دینا چاہتا تھا"...... کارلوس نے شیطانی انداز میں کہا۔ اس کی نظریں جولیا اور صالحہ پر اس طرح چپکی ہوئی تھیں جیسے لوہا مقناطیس سے چپک جاتا ہے اور اس کی آنکھوں سے ہوس نمایاں طور پر جھلک رہی تھی۔

"کیا بتایا ہے تم نے ماسٹر راکسن کو"...... جولیا نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"تم اب ان معلومات کا کیا کرو گی۔ تم نے اب واپس تو نہیں جانا"...... کارلوس نے کہا۔

"تم بتاؤ تو سہی۔ کم از کم مجھے یہ تو اطمینان رہے گا کہ جس کام کے لئے ہم آئی تھیں وہ کام درست طور پر ہو گیا ہے۔ باقی رہی تمہاری یہاں رہنے کی بات تو تم ویسے ہمیں کہہ دیتے ہم دو چار روز یہاں رہ جاتیں تم نے خواہ مخواہ اتنا بکھیڑا پالا"...... جولیا نے کہا تو کارلوس بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا واقعی۔ کیا واقعی"...... کارلوس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں تو اس میں حرج ہی کیا ہے۔ ایسا تو ہوتا رہتا ہے"۔ جولیا نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ آئی ایم سوری کہ میں نے تمہیں تکلیف دی"۔ کارلوس نے کہا۔

"تم مجھے پہلے بتاؤ کہ تم نے کیا معلوم کیا ہے پھر ہم اپنے باس کو رپورٹ دیں گی۔ اس کے بعد ہم یہاں ایک دو روز رہ کر تمہاری میزبانی کا شرف حاصل کر سکتی ہیں۔ مسئلہ کام کا ہے جب کام ہو جائے گا تو پھر ہم آزاد ہوں گی"...... جولیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں بتا دیتا ہوں"...... کارلوس نے کہا۔

"اپنے آدمی کو پہلے باہر بھجوا دو"...... جولیا نے کہا۔

"تم باہر جاؤ ٹونی"...... کارلوس نے اس آدمی سے کہا۔

"یس باس"...... اس آدمی نے کہا اور مڑ کر دروازے سے باہر چلا گیا۔

"ہاں اب بتاؤ"...... جولیا نے کہا۔

"سرکاری ایجنسی کے آٹھ افراد یہاں موجود ہیں۔ ان کے ساتھ ایک عورت بھی ہے اور اس عورت نے اپنا ٹھکانہ آورش کالونی کی ایک رہائش گاہ جسے گرین ہاؤس کہا جاتا ہے کو بنایا ہوا ہے۔ وہاں انہوں نے ایسی مشین بھی رکھی ہوئی ہے۔ جس کے ذریعے وہ سیٹلائٹ کی مدد سے پورے راج گڑھ کو چیک کر رہے ہیں۔ اس مشین میں انہوں نے مخصوص لفظ فیڈ کئے ہوئے ہیں۔ جیسے ہی یہ الفاظ راج گڑھ میں کسی بھی مقام پر ادا کئے جائیں گے اس مشین کے اوپر ایک نقشہ آ جائے گا اور جہاں یہ الفاظ بولے جائیں گے وہاں کی لوکیشن آ جائے گی۔ ان کے چھ آدمی راج گڑھ کے مختلف مقامات پر موجود ہیں۔ وہ اطلاع ملتے ہی الفاظ کو ادا کرنے والوں کے خلاف کارروائی کریں گے۔ ویسے یہ چھاؤنی اور راج گڑھ میں آنے والے ایک گروپ کو تلاش کر رہے ہیں۔ جس میں مرد بھی ہیں اور عورتیں بھی لیکن ان کی صحیح تعداد کا انہیں علم نہیں"...... کارلوس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اس قدر تفصیل کا علم کیسے ہو گیا"...... جولیا نے حیرت

بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی حیرت حقیقی تھی۔ کیونکہ جو کچھ کارلوس نے بتایا تھا۔ وہ واقعی اتنی جلدی اسے معلوم نہ ہو سکتا تھا۔ جب تک کہ کوئین ایجنسی کا اندر کا کوئی آدمی اسے اطلاع نہ دیتا۔

"راج گڑھ پر کارلوس کی حکومت ہے۔ جس رہائش گاہ میں وہ عورت موجود ہے۔ یہ رہائش گاہ ایک آدمی دیا رام نے انہیں مہیا کی ہے۔ اس دیا رام کا رابطہ حکومت کی سرکاری ایجنسیوں سے ہے وہ ان کے لئے یہاں کام کرتا رہتا ہے۔ اس لئے تمہارے آفس سے جانے کے بعد میں نے دیا رام کو فون کیا تو اس نے مجھے بتایا کہ اس نے کافرستان کی ایک سرکاری ایجنسی کو رہائش گاہ مہیا کی ہے۔ جس پر میں نے اسے حکم دیا کہ وہ مجھے وہاں کے بارے تفصیلات دو گھنٹے کے اندر مہیا کرے تو اس نے ایک گھنٹے بعد ہی فون پر یہ ساری تفصیلات بتا دیں اور یہ تفصیل اس لئے اسے آسانی سے معلوم ہو گئی کہ اس نے رہائش گاہوں میں خفیہ آلات لگائے ہوئے ہیں۔ وہ ان آلات کی مدد سے سرکاری ایجنسیوں میں کام کرنے والے لوگوں کے مختلف معاملات سے واقف ہو جاتا ہے اور پھر وہ انہیں بلیک میل کر کے بھاری رقمیں کما لیتا ہے۔ چنانچہ اس نے ان آلات کو میرے فون کے بعد آن کر دیا۔ اس عمارت میں ایک عورت سوشیلا اور ایک آدمی کیپٹن سوریش موجود ہیں اور یہ ساری باتیں ان کے درمیان ہونے والی گفتگو سے دیا رام نے معلوم کی ہیں اور پھر مجھے رپورٹ کر دی"...... کارلوس نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم نے واقعی کام کیا ہے اس لئے تمہیں اس کا انعام ملنا چاہئے"...... جولیا نے کہا۔

"تم دونوں سے بڑا انعام اور کیا ہو سکتا ہے"...... کارلوس نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں ٹونی سے کہتا ہوں۔ وہ تمہیں رسیوں سے آزاد کر کے میری رہائش گاہ پر پہنچا دے گا"...... کارلوس نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن پہلے ہمیں اپنے باس کو یہ معلومات مہیا کرنی ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ میری رہائش گاہ سے کر دینا"...... کارلوس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اور پھر جیسے ہی دروازہ بند ہوا جولیا نے بجلی کی سی تیزی سے گانٹھ کھولی اور پھر اسی تیزی سے اس نے اپنے جسم کے گرد لپیٹی ہوئی رسیاں ہٹا دیں جبکہ صالحہ بھی اسی کارروائی میں مصروف تھی۔ چند لمحوں بعد صالحہ بھی آزاد ہو کر اس کے قریب پہنچ گئی۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ٹونی اندر داخل ہوا لیکن دوسرے لمحے جولیا اس پر جھپٹی اور ٹونی چیختا ہوا اچھل کر پہلو کے بل ایک دھماکے سے نیچے گرا ہی تھا کہ صالحہ کی لات حرکت میں آئی اور نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے ٹونی کی کنپٹی پر بھرپور ضرب پڑی تو ٹونی کا اٹھنے کے لئے سمٹتا ہوا جسم یکلخت سیدھا ہو گیا۔

"اس کی مشین گن اٹھا لو"...... جولیا نے کہا اور تیزی سے

دروازے سے باہر آ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس پوری عمارت کو چیک کر چکی تھی۔ یہ جنگل میں بنی ہوئی ایک چھوٹی سی عمارت تھی۔ اس کے صحن میں ایک کار موجود تھی لیکن کارلوس یہاں موجود نہ تھا اور عمارت میں اس ٹونی کے علاوہ اور کوئی نہ تھا۔ البتہ اس عمارت میں ایک کمرے کو باقاعدہ بیڈ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا اس لئے جولیا سمجھ گئی کہ یہ عمارت کارلوس نے اپنی عشرت گاہ کے طور پر بنائی ہوئی لیکن چونکہ جولیا نے اسے اطمینان دلا دیا تھا اس لئے وہ واپس چلا گیا تھا اور وہ جاتے ہوئے ٹونی کو کہہ گیا ہو گا کہ وہ دونوں کو اس کی رہائش گاہ پر پہنچا دے۔ جولیا واپس اس تہہ خانے میں آئی اور اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور ٹونی کے سینے پر فائر کھول دیا۔ اس کے بعد وہ باہر آ گئی۔

"اب کیا کرنا ہے۔ یہ کار تو کارلوس کے آدمی شناخت کر لیں گے"...... صالحہ نے کہا۔

"کرتے رہیں شناخت۔ ہم نے فوری طور پر آورش کالونی پہنچنا ہے تاکہ سوشیلا کو کور کیا جا سکے"...... جولیا نے کہا۔

"وہ تو تربیت یافتہ عورت ہے۔ وہ آسانی سے قابو میں نہیں آئے گی"...... صالحہ نے کہا۔

"تم بے فکر رہو۔ میرے پاس جیکٹ کی جیبوں میں خصوصی سامان موجود ہے۔ ہم پہلے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کریں گے پھر اندر جائیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"لیکن یہ آورش کالونی کہاں ہے"...... صالحہ نے کہا تو جولیا نے جیب سے ایک تہہ شدہ نقشہ نکالا اور اسے کھول کر سامنے کر لیا۔ یہ راج گڑھ کا تفصیلی نقشہ تھا جو جولیا نے بس ٹرمینل کے ایک بک سٹال سے خریدا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ آورش کالونی کو مارک کر چکی تھیں۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے جنگل کو بھی مارک کر لیا اور پھر وہ دونوں کار کی طرف بڑھ گئیں۔

سوشیلا ایک کمرے میں اپنے سامنے میز پر ایک مشین رکھے بیٹھی ہوئی تھی۔ مشین پر سکرین تھی لیکن یہ سکرین آف تھی جبکہ کیپٹن سوریش بھی اس کے ساتھ کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے میز پر ایک فون موجود تھا اور ساتھ ہی ایک ٹرانسمیٹر بھی رکھا ہوا تھا۔

"نجانے ہمیں کب تک انتظار کرنا پڑے"...... سوشیلا نے قدرے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہمارا گروپ کام کر رہا ہے۔ جیسے ہی کوئی گروپ سامنے آیا وہ ہمیں اطلاع دے دیں گے"...... کیپٹن سوریش نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو وہ دونوں چونک پڑے اور کیپٹن سوریش نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ راٹھور کالنگ۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی

ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیپٹن سوریش فرام دس اینڈ۔ اوور"...... کیپٹن سوریش نے کہا۔

"باس۔ دو مقامی عورتیں بس ٹرمینل پر اتریں اور ان کا انداز عام عورتوں جیسا نہ تھا۔ وہ اس انداز میں ادھر ادھر دیکھ رہی تھیں جیسے وہ نگرانی کو چیک کر رہی ہوں۔ گو ان کا انداز بے حد ماہرانہ تھا لیکن میں نے انہیں چیک کر لیا تھا۔ پھر یہ عورتیں یہاں کے سٹار کلب پہنچیں اور وہ اس کے مالک کارلوس سے جو کارمن نژاد ہے ملیں۔ میں نے وہاں کے ایک آدمی کو بھاری رقم کا وعدہ کر کے اس سے کہا ہے کہ وہ مجھے ان عورتوں کے بارے میں معلوم کر کے بتائے جبکہ میں اس کلب سے باہر ہی رک گیا تھا۔ تقریباً نصف گھنٹے بعد وہ آدمی آیا اور اس نے بتایا کہ وہ کارلوس کی مہمان ہیں اور کارلوس نے انہیں سپیشل روم میں بھجوا دیا ہے لیکن ساتھ ہی اس نے بتایا کہ کارلوس ان عورتوں کو سپیشل روم میں بھجواتا ہے جنہیں اس نے جنگل میں بنی ہوئی اپنی عشرت گاہ میں بھجوانا ہوتا ہے۔ چنانچہ میں نے اس سے اس عشرت گاہ کا پتہ معلوم کیا اور پھر میں وہاں پہنچ گیا۔ یہاں واقعی جنگل میں ایک چھوٹی سی عمارت موجود ہے۔ میں اس عمارت کی عقبی طرف سے اندر گیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ایک سیاہ رنگ کی کار میں ان دونوں عورتوں کو وہاں لایا گیا۔ وہ دونوں بے ہوش تھیں۔ انہیں اس عمارت کے نیچے بنے ہوئے تہہ خانے

میں لے جا کر رسیوں سے باندھ دیا گیا۔ کچھ دیر بعد دوسری کار آ گئی۔ اس میں ایک کار مین ٹائپ آدمی تھا۔ اس آدمی نے اسے چیف کہا۔ یہ کارلوس تھا۔ کارلوس نے اس آدمی کو ٹونی کے نام سے پکارا اور اسے اپنے ساتھ آنے کا کہا اور وہ دونوں تہہ خانے میں چلے گئے تو میں عمارت کے دوسری طرف پہنچ گیا جہاں چھت پر ایک روشندان بنا ہوا تھا اور پھر باس اس کارلوس نے ان عورتوں کو تفصیل سے آپ کے اور میڈم کے بارے میں اور آپ کی رہائش گاہ کے بارے میں بتایا اور اس سپیشلائٹ وژن کے بارے میں بھی اس نے انہیں بتا دیا۔ ان عورتوں نے اس کے ساتھ رہنے پر خود آمادگی ظاہر کر دی تو کارلوس نے باہر آ کر ٹونی سے کہا کہ وہ اپنی رہائش گاہ پر جا رہا ہے۔ وہ ان دونوں کو کھول کر کار میں اس کی رہائش گاہ پر پہنچا دے اور اس کے ساتھ ہی وہ کار میں بیٹھ کر چلا گیا۔ لیکن کارلوس کے جاتے ہی ان عورتوں نے اپنی رسیاں کھول لیں اور پھر جیسے ہی ٹونی اندر داخل ہوا تو انہوں نے ایک لمحے میں ٹونی کو گرا کر بے ہوش کر دیا اور اس کے ساتھ ہی ان دونوں نے پوری عمارت کی چیکنگ کی لیکن میں ایسی جگہ پر تھا کہ وہ مجھے آسانی سے چیک نہیں کر سکتی تھیں۔ پھر انہوں نے واپس آ کر ٹونی کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ اس کے بعد ان کے درمیان جو باتیں ہوئیں اس کے مطابق وہ کار پر آپ کی رہائش گاہ پر جانے کا پروگرام بنا رہی تھیں۔ ان کے پاس بے ہوش کر دینے والی گیس ہے۔ وہ پہلے آپ کو بے ہوش کر کے پھر اندر آئیں

گی۔ اس پلاننگ کے بعد وہ کار میں بیٹھ کر چلی گئیں تو اب میں آپ کو رپورٹ دے رہا ہوں۔ اوور"...... راٹھور نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم نے انہیں ہلاک کیوں نہیں کیا۔ اوور"...... سورلیش نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس۔ اگر میں ان پر حملہ کرتا تو پھر مجھے لازماً ان دونوں کو ہلاک کرنا پڑتا جبکہ آپ ان میں سے ایک کو زندہ پکڑ کر ان کے گروپ کے بارے میں ان سے معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ اوور"۔ راٹھور نے کہا۔

"کس کار میں آ رہی ہیں وہ۔ تفصیل بتاؤ۔ اوور"...... کیپٹن سورلیش نے کہا تو دوسری طرف سے تفصیل بتا دی گئی۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... کیپٹن سورلیش نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"کمال ہے۔ ان لوگوں نے سب کچھ معلوم کر بھی لیا ہے۔ اب تم فوراً حرکت میں آ جاؤ۔ ان دونوں کو بے ہوش کر دینا تاکہ ان سے ان کے باقی ساتھیوں کے بارے میں معلومات حاصل کی جا سکیں"...... سوشیلا نے کہا۔

"یس میڈم"...... کیپٹن سورلیش نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی شیشی تھی۔

"میڈم - یہ دو گولیاں کھالیں - اس سے چار گھنٹوں تک ہم بے ہوش نہ ہو سکیں گے جبکہ وہ باہر سے بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے اطمینان سے اندر آئیں گی تو ہم آسانی سے انہیں کور کر لیں گے"...... کیپٹن سوریش نے کہا تو سوشیلا نے اثبات میں سر ہلا دیا تو کیپٹن سوریش نے شیشی میں سے چھوٹی چھوٹی دو گولیاں نکال کر سوشیلا کے ہاتھ میں رکھ دیں اور سوشیلا نے انہیں منہ سے ڈال لیا تو کیپٹن سوریش تیزی سے اٹھا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت شہر راسی کی ایک کوٹھی کے کمرے میں موجود تھا۔ جولیا اور صالحہ دونوں کو اس نے راج گڑھ بھجوا دیا تھا تاکہ وہ وہاں کوبین ایجنسی کے سیٹ اپ اور چھاؤنی کے بارے میں تازہ ترین معلومات حاصل کر سکیں۔ اس سلسلے میں اس نے انہیں سٹار کلب کے کارلوس کے نام کی ٹپ دی تھی۔ ان دونوں کو گئے ہوئے چار پانچ گھنٹے گزر گئے تھے لیکن ابھی تک ان کی طرف سے کوئی اطلاع نہ آئی تھی اور عمران تو بڑے اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا لیکن صفدر اور تنویر دونوں کے چہروں پر بے چینی کے تاثرات واضح طور پر دکھائی دے رہے تھے جبکہ کیپٹن شکیل کے چہرے پر تو کسی قسم کے تاثرات نہ تھے۔ البتہ اس کی آنکھوں میں تشویش کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

"عمران صاحب - مس جولیا کے پاس ٹرانسمیٹر ہے - آپ اسے

کال کر لیں"...... آخر کار صفدر نے کہا۔

"مجھے تو کوئی بے چینی نہیں ہے۔ البتہ اگر تم کہو تو میں صالحہ سے تمہاری بات کرا دیتا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں صالحہ کی نہیں مس جولیا کی بات کر رہا ہوں عمران صاحب"...... صفدر نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"اسے جولیا کی کیا فکر ہو سکتی ہے۔ یہ تو چاہتا ہے کہ وہ ماری جائے"...... تنویر نے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا۔

"میرا جولیا سے کیا رشتہ ہے جو مجھے اس کی فکر ہو۔ تم بھائی ہو اس لئے تمہیں فکر ہو سکتی ہے یا صفدر اور کیپٹن شکیل اس کے ساتھی ہیں۔ میرا کیا ہے۔ میں تو ویسے بھی کرائے کا سپاہی ہوں اور کرائے سے ہی مطلب رکھتا ہوں۔ وہ ایک شاعر نے اس موقع کے لئے بڑا خوبصورت شعر کہا ہے۔ وہ کیا شعر ہے۔ ایک تو یہ شعر بھی اچانک ذہن سے اس طرح سلپ ہو جاتے ہیں جیسے جولیا اور صالحہ دونوں سلپ ہو گئی ہیں۔ چلو اس شعر کا مفہوم بتا دیتا ہوں کہ دریا کو تو اپنی موج کی طغیانیوں سے کام ہوتا ہے۔ اسے اس سے کوئی مطلب نہیں ہوتا کہ کسی کی کشتی پار لگتی ہے یا درمیان میں ہی ڈوب جاتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب پلیز۔ ایسے موقع پر ایسی بدشگونی کی باتیں تو نہ کریں"...... صفدر نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"واہ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس جس سے پوری دنیا کے مجرم اور ایجنٹ کانپتے ہیں۔ اس کا سپر ایجنٹ بدشگونی سے ڈرتا ہے۔ واہ"۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا تو صفدر کے چہرے پر ایک بار پھر شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ سرے سے انسان ہی نہیں ہے صفدر۔ اس لئے اس سے بات مت کیا کرو"...... تنویر نے کہا۔

"اس سرے کے انسان سے بات کر لیا کرو۔ وہ کیا شعر ہے۔ پھر وہی یادداشت۔ ایک تو اس یادداشت نے مجھے عذاب میں ڈال رکھا ہے۔ وہ کیا شعر ہے۔ چلو اس کا بھی مفہوم بتا دیتا ہوں کہ عاشق بلبل سے کہتا ہے کہ اے عندلیب آ مل کر آہ و زاریاں کریں۔ تم ہائے گل پکارو اور میں ہائے دل پکاروں۔ تو بہتر ہے کہ تم دونوں مل کر آہ و زاریاں کرو"...... عمران نے کہا تو صفدر بھی ہنس پڑا جبکہ تنویر نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"عمران صاحب۔ آپ نے دانستہ مس جولیا کو بھجوایا ہے تاکہ مس جولیا کو تین ایجنسی کا خاتمہ کر کے واپس آئے"۔ اچانک خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران سمیت صفدر اور تنویر بھی چونک پڑے۔

"کیا مطلب ہوا تمہاری اس بات کا۔ میں نے تو انہیں صرف معلومات حاصل کرنے کے لئے بھیجا ہے اور ان دونوں کو اس لئے بھیجا ہے کہ ان پر شک نہ ہو سکے گا"...... عمران نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ آپ نے بظاہر یہی کہا ہے۔ لیکن آپ بھی مس جولیا کی فطرت اور صلاحیتوں سے واقف ہیں اور ہم بھی۔ مس جولیا صرف معلومات حاصل کرنے تک کسی صورت بھی محدود نہیں رہ سکتی۔ گو وہ چھاؤنی میں داخل ہو کر مشن مکمل نہیں کر سکتی۔ لیکن کم از کم اس سوشیلا اور کوئین ایجنسی کے گروپ کے خاتمے کی کوشش ضرور کرے گی اور اس کا علم آپ کو بھی ہے اور یقیناً آپ نے یہی سوچ کر انہیں بھیجا ہے کیونکہ سوشیلا کو یہی بتایا گیا ہو گا کہ اصل آدمی عمران ہے اور وہ وہاں آپ کے انتظار میں ہو گی۔ اس کی نظروں میں ان دونوں کی کوئی اہمیت نہ ہو گی"...... کیپٹن شکیل جب بولنے پر آیا تو مسلسل بولتا چلا گیا۔

"تمہاری بات درست ہے کیپٹن شکیل۔ عمران صاحب نے سوشیلا کو ڈاج دینے کے لئے مس جولیا اور صالحہ کو بھیجا ہے اور خود یہاں رہ گئے ہیں"...... صفدر نے کیپٹن شکیل کی تائید کرتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا اچانک اس کی جیب میں موجود ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی تو اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ٹرانسمیٹر نکال لیا۔

"مس جولیا کی کال ہو گی"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ وہ اتنی احمق نہیں ہے کہ وہاں سے کال کرے۔ لازماً کوئین ایجنسی نے وہاں ٹرانسمیٹر کالنگ چیک کرنے کا سسٹم لگا رکھا ہو گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آن

کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ماسٹر راکسن کالنگ۔ اوور"...... دوسری طرف سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"یس۔ مائیکل بول رہا ہوں۔ اوور"...... عمران نے لہجہ بدل کر کہا۔

"مسٹر مائیکل۔ جس آدمی کی میں نے آپ کو ٹپ دی تھی اس نے مجھے فون کال کر کے بتا دیا ہے کہ آپ کی طرف سے دو عورتیں اس کے پاس پہنچی تھیں۔ کارلوس نے کام کے لئے ان سے دو گھنٹے مانگے۔ تو انہوں نے کہا کہ وہ دو گھنٹوں بعد خود اس سے رابطہ کریں گی لیکن دو گھنٹے تو کیا تین گھنٹے بعد بھی انہوں نے رابطہ نہیں کیا اور نہ وہ وہاں شہر میں کہیں نظر آئیں تو کارلوس نے مجھے فون کر کے بتایا کہ اس نے معلومات حاصل کر لی ہیں کہ اس عورت سوشیلا کے پاس ایسی مشین ہے جس کی مدد سے اس نے پورے شہر پر مخصوص لہریں پھیلا رکھی ہیں اور اس کے کمپیوٹر میں خاص الفاظ فیڈ کر دیئے گئے ہیں تاکہ جیسے ہی شہر میں وہ الفاظ بولے جائیں بولنے والوں کی نشاندہی نقشے پر مارک ہو جائے گی۔ اوور"...... ماسٹر راکسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تمہارا شکریہ کہ تم نے مجھے کال کیا ہے۔ اوور"...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس

کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے عمران صاحب کہ مس جولیا نے کارلوس سے دوبارہ رابطہ ہی نہ کیا ہو"...... صفدر نے کہا۔

"کارلوس نے جس طرح ماسٹر راکسن کو معلومات مہیا کی ہیں اس سے لگتا ہے کہ جولیا اور صالحہ دونوں کے بارے میں اس کے ارادے تبدیل ہو گئے ہیں لیکن میں جولیا اور صالحہ دونوں کی صلاحیتوں سے واقف ہوں۔ کارلوس نے ایسا کر کے اپنی قبر خود اپنے ہاتھوں سے کھود لی ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یہاں سے راج گڑھ کا رابطہ نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سٹار کلب کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سٹار کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی

دی۔

"کارلوس سے بات کراؤ۔ میں گریٹ لینڈ سے ماسٹر راکسن بول رہا ہوں"...... عمران نے ماسٹر راکسن کے مخصوص چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں سر"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ کارلوس بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد کارلوس کی آواز سنائی دی۔

"ماسٹر راکسن بول رہا ہوں کارلوس"...... عمران نے ماسٹر راکسن کے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ فرمائیے"...... کارلوس کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"جن لوگوں نے مجھ سے تمہاری ٹپ لی تھی۔ میں نے انہیں فون کر کے تمہاری دی ہوئی معلومات تو پہنچا دی ہیں لیکن ان کا کہنا ہے کہ ان کی بھیجی ہوئی دونوں عورتیں تمہارے قبضے میں ہیں۔ کیا واقعی ایسا ہے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے جناب کہ میں آپ کی ٹپ پر ایسی کوئی حرکت کروں۔ میں نے جو بتایا ہے وہ سچ ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا لیکن عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ کچھ چھپا رہا ہے۔

"ٹھیک ہے۔ اگر کوئی بات ہے تو بتا دو ورنہ بعد میں اگر کوئی

بات سامنے آئی تو پھر تم جانتے ہو کہ کیا ہو گا"...... عمران نے اس بار باقاعدہ دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے جناب۔ میں نے جو کچھ کہا ہے درست کہا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ شخص جھوٹ بول رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر مس جولیا اور صالحہ کہاں ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"جہاں بھی ہیں بخیریت ہوں گی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"پارتی بول رہی ہوں"...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی تو عمران سمیت سارے ساتھی چونک پڑے۔

"یس۔ کیا کیا ہے کارلوس نے تمہارے ساتھ"...... عمران نے پوچھا تو دوسری طرف سے جولیا نے کارلوس کی بدمعاشی کے بارے میں پوری تفصیل بتا دی۔

"اس کے باوجود ابھی تک کارلوس زندہ سلامت موجود ہے۔ یہ کیسے ممکن ہو گیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں پہلے کوئین ایجنسی سے نمٹ لوں پھر اس سے بھی نمٹ

لوں گی۔ میں نے تمہیں اس لئے کال کیا ہے کہ کہیں تم پریشان نہ ہو جاؤ"...... جولیا نے کہا۔

"میں نے تمہارے ذمے جو کام لگایا تھا وہ ہو چکا ہے اس لئے تم فوراً واپس آ جاؤ"...... عمران نے مصنوعی غصے سے کہا۔

"نہیں۔ میں دونوں کام نمٹا کر ہی واپس آؤں گی۔ گڈ بائی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"آپ کی بات درست ثابت ہوئی ہے عمران صاحب۔ لیکن میرا خیال ہے کہ مس جولیا کو اکیلے ان کے خلاف کام نہیں کرنا چاہئے"۔ صفدر نے کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ جولیا اور صالحہ آسانی سے مار کھانے والی نہیں ہیں اور اگر ان کی موت آ گئی ہو تو ہم انہیں روک نہیں سکتے۔ البتہ اب ہمیں بھی روانہ ہو جانا چاہئے۔ ہم نے اس کارلوس کی گردن دبا کر ان افراد کے بارے میں معلوم کرنا ہے جو شہر میں گھومتے پھر رہے ہیں"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

آورش کالونی نئی تعمیر ہونے والی کالونی تھی۔ اس میں خالی پلاٹ بھی موجود تھے اور تعمیر شدہ کوٹھیوں کے ساتھ ساتھ زیر تعمیر کوٹھیاں بھی موجود تھیں۔ جولیا نے کار اس کالونی میں داخل ہوتے ہی ایک زیر تعمیر کوٹھی کے اندر لے جا کر روک دی تھی تاکہ وہ باہر سے کسی کو نظر نہ آسکے اور پھر وہ دونوں کار سے نیچے اتر آئیں۔

"جولیا۔ تم نے عمران صاحب کو راستے میں کال کر کے جو کچھ بتایا ہے وہ اس پر یقیناً ناراض ہوں گے"...... صالحہ نے کہا۔

"مجھے اس کی ناراضگی کی کیا پرواہ ہے"...... جولیا نے جواب دیا تو صالحہ بے اختیار مسکرا دی۔ وہ دونوں سڑک پر پہنچ کر علیحدہ علیحدہ ہو کر آگے بڑھی چلی جا رہی تھیں اور پھر تھوڑی دیر بعد دونوں نے وہ کوٹھی چیک کر لی جسے گرین ہاؤس کہا جاتا تھا۔ کوٹھی عام سی تھی۔ اس کا پھاٹک بند تھا اور چار دیواری خاصی اونچی تھی۔

"تم یہاں ٹھہرو۔ میں پہلے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دوں"...... جولیا نے صالحہ سے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے سائیڈ گلی کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس کی جیکٹ کی جیب میں بے ہوش کر دینے والی گیس کا چھوٹا سا پسٹل موجود تھا۔ اس نے پسٹل نکالا اور کوٹھی کے اندر چار کیپسول فائر کر دیئے اور پھر اس نے پسٹل واپس جیب میں ڈالا اور صالحہ کو آنے کا اشارہ کر کے وہ آگے بڑھتی چلی گئی۔ پھر وہ دونوں کوٹھی کے عقب میں پہنچ گئیں۔ اس طرف گلی میں کوئی موجود نہ تھا اس لئے جولیا نے اسی طرف سے اندر جانے کا فیصلہ کیا تھا اور پھر صالحہ نے بیٹھ کر اسے اپنے کاندھوں پر چڑھا کر دیوار کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اٹھ کھڑی ہوئی تو جولیا نے اچھل کر دیوار کے اوپر والے ہیرے کو دونوں ہاتھوں سے پکڑا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم قلابازی کھا کر ایک لمحے کے لئے دیوار پر نظر آیا اور دوسرے ہی لمحے ہلکے سے دھماکے سے جولیا عمارت کے اندر پہنچ چکی تھی۔ صالحہ ایک کونے میں موجود عقبی دروازے کی طرف بڑھ گئی اور پھر جیسے ہی دروازہ اندر سے کھولا گیا صالحہ اندر داخل ہو گئی تو جولیا نے دروازہ بند کر دیا۔

"آؤ۔ گیس کے اثرات اب ختم ہو چکے ہوں گے"...... جولیا نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے سائیڈ گلی کی طرف بڑھ گئی۔ صالحہ بھی اس کے پیچھے تھی۔ چونکہ دونوں کو معلوم تھا کہ اندر موجود افراد بے ہوش ہوں گے اس لئے وہ اطمینان سے سائیڈ گلی سے آگے

بڑھی چلی جا رہی تھیں اور پھر جیسے ہی وہ گلی کے آخری حصے پر پہنچ کر
مڑنے لگیں چٹاخ کی آواز کے ساتھ ہی کوئی چیز ان کے پیروں میں
پھٹی اور اس کے ساتھ ہی جولیا کو صرف اتنا احساس ہوا کہ اس کا
جسم یکلخت فضا کی بلندیوں میں کٹی ہوئی پتنگ کی طرح اڑتا پھر رہا
ہے اور پھر یہ احساس بھی گہری تاریکی میں ڈوب گیا۔ پھر جس طرح
اس کے ذہن پر اچانک تاریکی کی چادر پھیلی تھی اسی طرح اچانک یہ
چادر بھی غائب ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی جولیا نے چونک کر اٹھنے
کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لیے
کیونکہ وہ ایک کمرے میں کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی اور اس کے جسم کو
رسیوں سے جکڑا گیا تھا۔ سامنے کرسی پر ایک خوبصورت لڑکی بیٹھی
ہوئی تھی جبکہ ایک نوجوان اس کے ساتھ دوسری کرسی پر موجود تھا۔
جولیا نے گردن گھمائی تو سائیڈ کرسی پر صالحہ بھی اسی طرح بندھی
ہوئی نظر آئی۔ صالحہ کی آنکھیں بھی اس انداز میں جھپک رہی تھیں
جیسے اسے ہوش آ رہا ہو لیکن اس کے ساتھ ساتھ جولیا یہ دیکھ کر بھی
چونک پڑی تھی کہ صالحہ اپنے اصل چہرے میں تھی۔ وہ سمجھ گئی کہ
اس کے چہرے سے بھی میک اپ صاف کر دیا گیا ہے۔ ویسے یہ عام
میک اپ تھا کیونکہ انہیں ابھی کوئی خدشہ نہ تھا اس لیے انہوں نے
عام میک اپ ہی کیا تھا۔

"تمہارا عمران سے کیا تعلق ہے۔ کیا تم اس کی عورت ہو"۔
اچانک کرسی پر بیٹھی ہوئی لڑکی نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا

بے اختیار چونک پڑی۔
"عمران۔ کون عمران اور یہ تم نے کیا بکواس شروع کر دی ہے
کون ہو تم"...... جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔
"کیپٹن سوریش۔ ان کے عقب میں جا کر کھڑے ہو جاؤ۔ یہ
سوئس نژاد عورت تو غیر متعلقہ ہے۔ یہ دوسری عورت یقیناً پاکیشیا
سیکرٹ سروس کی ممبر ہو گی"...... اس لڑکی نے کہا۔
"یس میڈم"...... کیپٹن سوریش نے کہا اور کرسی سے اٹھ کر وہ
ان کے عقب میں جا کر کھڑا ہو گیا۔
"ہاں۔ اب بتاؤ کیا نام ہے تمہارا اور سنو۔ اگر تم عقلمند ہو تو
تمہاری جان بچ سکتی ہے ورنہ تمہیں ہلاک کر کے اس دوسری عورت
پر کوڑے برسا کر ہم اس سے تمام معلومات حاصل کر لیں گے"۔ اس
لڑکی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"پہلے تم بتاؤ کہ تم کون ہو"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے
کہا۔
"میرا نام سوشیلا ہے اور میں کافرستان کی سرکاری کوئین ایجنسی
کی چیف ہوں اور یہ میرا نمبر ٹو ہے کیپٹن سوریش اور اب میں تمہیں
گھیرنے کی تھوڑی سی تفصیل بھی بتا دوں تاکہ تم مزید سوالات
کرنے سے بچ جاؤ۔ تم دونوں سٹار کلب کے کارلوس کے پاس گئیں
کارلوس نے تمہیں اغوا کر کے جنگل میں اپنے پوائنٹ پر بھجوا دیا۔
ہمارا ایک آدمی بھی تمہارے پیچھے وہاں پہنچ گیا اور پھر اس نے

کارلوس اور تمہارے درمیان ہونے والی تمام بات چیت سن لی ۔
لیکن اس نے کوئی مداخلت نہ کی ۔ البتہ اس نے وہاں رہ کر تمہاری
یہاں آنے کے بارے میں پلاننگ سن لی اور پھر تمہارے وہاں سے
جانے کے بعد اس نے ٹرانسمیٹر پر ہمیں رپورٹ دے دی ۔ کیپٹن
سوریش بے حد عقلمند ہے ۔ وہ تمہاری پلاننگ سے سمجھ گیا کہ تم
یہاں اندر داخل ہونے سے پہلے بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرو
گی اس لئے اس نے مجھے بھی دو گولیاں اس دوا کی کھلا دیں اور خود
بھی کھا لیں جن کی وجہ سے کئی گھنٹوں تک ہم پر بے ہوش کر دینے
والی کوئی گیس اثر نہ کر سکتی تھی اور پھر تم نے ویسے ہی کیا جیسے
کیپٹن سوریش نے سوچا تھا ۔ اس کے بعد تم عقبی طرف سے اندر
کود آئیں ۔ کیپٹن سوریش تمہارے استقبال کے لئے تیار تھا ۔
چنانچہ تم دونوں کو بے ہوش کر کے یہاں کرسیوں پر باندھ دیا گیا
اور پھر تمہارے میک اپ واش کئے گئے ۔ اس کے بعد تمہیں ہوش
میں لایا گیا ہے اور اب تم مجھے بتاؤ گی کہ عمران اور اس کے ساتھی
کہاں ہیں "...... سوشیلا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

" یہی تو میں پوچھ رہی ہوں کہ عمران کون ہے "...... جولیا نے
کہا تو سوشیلا بے اختیار ہنس پڑی ۔

" تمہیں عمران نے واقعی اچھی تربیت دے رکھی ہے ۔ لیکن چونکہ
تم ہمارے لئے بے کار ہو اس لئے کیوں نہ تمہیں ختم کر دیا
جائے "...... سوشیلا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیکٹ کی

جیب سے مشین پسٹل نکال لیا ۔

" ایک منٹ مس سوشیلا "...... اچانک صالحہ نے کہا تو سوشیلا
نے اس کی طرف گردن موڑ دی ۔

" مس سوشیلا ۔ ہم دونوں کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے
نہیں ہے ۔ مس جولیا کا تعلق عمران سے ہے ۔ میرا تعلق عمران کے
ایک ساتھی صفدر سے ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ ہم دونوں کو انہوں
نے اکیلے یہاں بھجوایا تھا تاکہ ہم کارلوس کو ایک خصوصی ٹپ دے
کر اس سے آپ کے بارے میں معلومات حاصل کریں لیکن کارلوس
ہمیں دیکھ کر بدمعاشی پر اتر آیا جس پر ہم نے ایکشن لیا ۔ وہ تو پہلے ہی
فرار ہو چکا تھا البتہ اس کا آدمی مارا گیا ۔ اس کے بعد ہم یہاں آ گئیں
اور یہی اصل ٹریپ تھا "...... صالحہ نے کہا تو سوشیلا اور کیپٹن
سوریش دونوں بے اختیار چونک پڑے ۔

" اصل ٹریپ ۔ کیا مطلب "...... سوشیلا نے حیرت بھرے لہجے
میں کہا ۔

" اگر تم وعدہ کرو کہ ہمیں ہلاک نہیں کرو گی تو میں تمہیں اصل
بات بتا سکتی ہوں ورنہ نہ تم رہو گی اور نہ ہی چھاؤنی کے حفاظتی
انتظامات "...... صالحہ نے کہا ۔

" ٹھیک ہے ۔ وعدہ کہ تمہیں ہلاک نہیں کیا جائے گا لیکن یہ سن
لو کہ مجھے طوطا مینا کی کہانی سنانے کی ضرورت نہیں ہے "۔ سوشیلا
نے کہا ۔

"جو اصل بات ہے وہ میں بتا دیتی ہوں۔ باقی تمہاری مرضی کہ تم یقین کرو یا نہ کرو۔ اصل بات یہ ہے کہ کارلوس کی اس جنگل والی عمارت میں جو کچھ کیا گیا وہ ایک ڈرامہ تھا۔ تمہیں یقین دلانے کے لئے کارلوس نے اپنے ایک آدمی کی بھی قربانی دے دی تاکہ تمہارے آدمی کو اس ڈرامے پر مکمل یقین آجائے۔ اسے مارک کر لیا گیا تھا۔ چونکہ ہمیں معلوم تھا کہ تم یہاں ہمارے انتظار میں ہو گی جبکہ کارلوس نے چھاؤنی کا وہ راستہ بھی معلوم کر لیا تھا جو کہ انتہائی خفیہ ہے اور اس کی اطلاع عمران کو دے دی گئی جبکہ کارلوس کے آدمیوں نے یہ رہائش گاہ گھیر رکھی ہے اور تمہارا فون بھی ٹیپ کیا جا رہا ہے۔ چونکہ تم ہمارے ساتھ مصروف رہو گی اس لئے عمران اور اس کے ساتھی اس دوران خاموشی سے اپنا مشن مکمل کر کے نکل جائیں گے۔ اگر تم ہمیں ہلاک کر دو گی تو ہماری قسمت اور اگر ہم نے تم سے آزادی حاصل کر لی تب بھی ہماری قسمت۔ چونکہ ہم براہ راست سیکرٹ سروس سے متعلق نہیں ہیں اس لئے ہمیں چارہ بنایا گیا ہے"...... صالحہ نے جواب دیا۔

"تم نے اپنی اس کہانی کو قابل قبول بنانے کی بے حد کوشش کی ہے لیکن اس میں بے شمار جھول ہیں اس لئے سوری۔ اب تمہیں واقعی مرنا پڑے گا"...... سوشیلا نے کہا۔

"کیپٹن سوریش سے کہہ کر باہر کی چیکنگ کرا لو۔ تم خود اسے عقلمند کہہ رہی ہو۔ ہم تو ویسے بھی بندھی ہوئی ہیں اور جس انداز

میں ہمیں باندھا گیا ہے۔ اس حالت میں ہمیں سانس لینا مشکل ہو رہا ہے۔ ہم رسیاں کیسے کھول سکتی ہیں"...... صالحہ نے کہا۔

"کیپٹن سوریش۔ عقبی طرف سے جا کر چیکنگ کرو۔ میں خود یہاں موجود رہوں گی۔ اگر انہوں نے معمولی سی حرکت بھی کی تو میں ایک لمحے میں انہیں گولیوں سے اڑا دوں گی"...... سوشیلا نے کہا۔

"یس میڈم"...... کیپٹن سوریش نے کہا اور جولیا اور صالحہ کے عقب سے نکل کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ سوشیلا بے حد چوکنے انداز میں انہیں دیکھ رہی تھی۔ اس کی نظریں جیسے ان کے جسموں سے چپکی ہوئی تھیں اس لئے جولیا اور صالحہ دونوں بے حس و حرکت بیٹھی ہوئی تھیں کیونکہ سوشیلا کے چہرے پر جو تاثرات تھے وہ بتا رہے تھے کہ اگر انہوں نے معمولی سی بھی حرکت کی تو وہ ایک لمحے کا توقف کئے بغیر ان پر فائر کھول دے گی۔

"میڈم۔ میڈم۔ باہر واقعی نگرانی کی جا رہی ہے۔ کئی افراد ہیں"...... تھوڑی دیر بعد کیپٹن سوریش نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا تو سوشیلا بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ تو ہمیں واقعی باقاعدہ ٹریپ کیا گیا ہے"۔ سوشیلا نے تیز لہجے میں کہا۔

"میڈم۔ ہمیں فوراً یہاں سے نکلنا ہے۔ میں نے چیک کر لیا ہے ساتھ والی کوٹھی خالی ہے۔ انہیں گولی مار دیں اور نکل چلیں"۔

کیپٹن سوریش نے کہا۔

"نہیں۔ اگر یہ ہلاک ہو گئیں تو ان کے ساتھیوں کو چیک نہ کیا جا سکے گا۔ ابھی تو ہمارے ہاتھ میں اصل کارڈز ہیں۔ یہ ان کی عورتیں ہیں اس لئے وہ اس وقت تک ہمارے خلاف کوئی بڑی حرکت نہیں کریں گے جب تک کہ یہ زندہ ہیں۔ تم ایسا کرو کہ ان کے پیروں کی رسیاں کھول کر ساتھ لے چلو۔ البتہ ان کے ہاتھ عقب میں بندھے رہیں اور کراسوما گانٹھ بھی لگا دو تاکہ یہ کسی صورت بھی اسے کھول نہ سکیں اور ہم انہیں عقبی طرف سے لے جائیں گے۔ چلو جلدی کرو"...... سوشیلا نے کہا تو کیپٹن سوریش تیزی سے جولیا اور صالحہ کی طرف بڑھا۔ وہ ان کے عقب میں آیا اور پھر اس نے ان کے عقبی طرف موجود رسی کی مدد سے علیحدہ علیحدہ ان دونوں کے ہاتھ باندھ کر رسی کو ان کی گردن کے گرد بل دے کر واپس ہاتھوں کو مخصوص انداز میں باندھ دیا۔ یہ کراسوما گانٹھ کہی جاتی تھی اور اس میں آدمی واقعی بے بس ہو جاتا تھا کیونکہ اگر وہ بازوؤں کو معمولی سی حرکت بھی دیتا تو اس کا سانس رکنے لگ جاتا تھا۔ جولیا اور صالحہ دونوں اس بارے میں چونکہ اچھی طرح جانتی تھیں اس لئے وہ بے حس و حرکت بیٹھی ہوئی تھیں۔ کراسوما گانٹھ لگانے کے بعد کیپٹن سوریش نے ان کے جسموں کے گرد اور پیروں میں بندھی ہوئی رسی کھول دی۔

"اب اٹھو اور چلو"...... کیپٹن سوریش نے کہا تو جولیا اور صالحہ

اٹھ کر کھڑی ہو گئیں۔

"اچھی طرح چیک کر و گانٹھ"...... سوشیلا نے کہا۔

"میں نے چیک کر لی ہے میڈم"...... کیپٹن سوریش نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لے آؤ انہیں"...... سوشیلا نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلی گئی۔

"چلو آگے"...... کیپٹن سوریش نے کہا تو جولیا اور صالحہ دونوں آگے بڑھنے لگیں۔ کیپٹن سوریش ان کے عقب میں چل رہا تھا۔ پھر جولیا جیسے ہی دروازے کے قریب پہنچی وہ یکلخت مڑی اور دوسرے لمحے کیپٹن سوریش چیختا ہوا اچھل کر سائیڈ پر جا گرا۔ اس کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل بھی دور جا گرا تھا۔ جولیا نے اچھل کر دونوں ٹانگیں بھرپور قوت سے اس کی پسلیوں میں مار دی تھیں اور خود وہ قلابازی کھا کر سیدھی ہوئی ہی تھی کہ کیپٹن سوریش بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر جولیا سے ٹکرایا اور جولیا چیختی ہوئی سائیڈ پر جا گری۔ اس کا چہرہ پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا تھا لیکن اس سے پہلے کہ کیپٹن سوریش سیدھا ہوتا صالحہ نے جمپ لگایا اور اس کے جڑے ہوئے دونوں پیر پوری قوت سے کیپٹن سوریش کے سینے پر پڑے۔ اس کے ساتھ ہی صالحہ نے حیرت انگیز انداز میں فضا میں قلابازی کھائی اور ایک بار پھر اس کے دونوں جڑے ہوئے پیر پوری قوت سے چیخ کر اٹھتے ہوئے سوریش کے سینے پر پڑے اور پھر صالحہ اچھل کر پہلو کے بل فرش پر جا گری۔ اس کا چہرہ بھی پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح

سرخ پڑ گیا تھا۔ آنکھیں ابل کر حلقوں سے قدرے باہر آ گئی تھیں جبکہ کیپٹن سوریش یکے بعد دیگرے جولیا اور صالحہ کی طرف سے بھرپور ضربات کھانے کے بعد بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ اس کے منہ کے کونوں سے خون کی لکیریں نظر آنے لگی تھیں۔ جیسے ہی صالحہ گری اسی لمحے جولیا جو پہلو کے بل تقریباً بے حس و حرکت پڑی ہوئی تھی یکلخت سمٹ کر اٹھی۔ وہ اس دوران گانٹھ کھول لینے میں کامیاب ہو چکی تھی۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے گردن میں موجود رسی کا بل کھولا اور پھر وہ ابھی بیٹھی ہی تھی کہ دروازے کے باہر سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی سوشیلا دوڑتی ہوئی اندر داخل ہوئی لیکن دوسرے ہی لمحے وہ چیختی ہوئی اچھل کر منہ کے بل کیپٹن سوریش کے جسم پر جا گری کیونکہ دروازے کے قریب ہی تقریباً نیم بے ہوش صالحہ نے اچانک لات سیدھی کر دی تھی جس کی وجہ سے دوڑ کر اندر آتی ہوئی سوشیلا بچ نہ سکی اور چیختی ہوئی اچھل کر منہ کے بل کیپٹن سوریش پر جا گری تھی۔ لیکن نیچے گرتے ہی اس نے الٹی قلابازی لگائی اور دوسرے ہی لمحے وہ اچھل کر کھڑے ہونے میں کامیاب ہو چکی تھی جبکہ عین اسی لمحے جولیا بھی اچھل کر کھڑی ہو گئی لیکن اچانک اٹھنے کی وجہ سے وہ ابھی پوری طرح سنبھلی بھی نہ تھی کہ سوشیلا کا جسم پارے کی طرح تڑپا اور جولیا اس کے پیروں کی اپنی پسلیوں پر ضرب کھا کر چیختی ہوئی کمرے کے فرش پر پہلو کے بل ایک دھماکے سے جا گری اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سیدھی ہوتی سوشیلا ایک بار پھر قلابازی کھا کر سیدھی اس کی طرف آئی لیکن اسی لمحے جولیا کا جسم فرش پر تیزی سے گھوم گیا اور سوشیلا کے دونوں جڑے ہوئے پیر جھٹکا کھا کر فرش سے اس انداز میں ٹکرائے کہ وہ ایک جھٹکے سے پشت کے بل فرش پر جا گری لیکن سوشیلا واقعی بے حد پھرتیلی تھی۔ نیچے گرتے ہی وہ یکلخت اچھل کر آگے کی طرف ہوئی اور پھر یکلخت سائیڈ پر ہو جانے کی وجہ سے وہ جولیا کے داؤ سے نہ صرف بچ نکلی تھی بلکہ جولیا کو اپنے چہرے کو دیوار سے ٹکرانے سے بچانے کے لئے بے اختیار دونوں ہاتھ دیوار پر رکھ کر اپنے آپ کو روکنا پڑا اور سوشیلا نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا۔ اس کا جسم ہوا میں اچھلا اور اس کے دونوں جڑے ہوئے پیر جولیا کی پشت پر اس قدر قوت سے پڑے کہ جولیا چیختی ہوئی دیوار سے ٹکرائی اور پھر اس طرح نیچے گر گئی جیسے خالی ہوتی ہوئی ریت کی بوری نیچے گرتی ہے جبکہ سوشیلا ایک بار پھر قلابازی کھا کر سیدھی کھڑی ہو گئی۔

"تم۔ تم۔ میں تمہاری بوٹیاں اڑا دوں گی".......... سوشیلا نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دیوار کے ساتھ کھڑی ہی پڑی جولیا پر حملہ کر دیا لیکن جیسے ہی وہ حملے کے لئے اچھلی جولیا کا جسم یکلخت اس طرح فضا میں بلند ہوا جیسے بند سپرنگ اچانک کھلتا ہے اور سوشیلا چیختی ہوئی اڑ کر پشت کے بل ایک دھماکے سے فرش پر جا گری جبکہ جولیا اس سے ٹکرا کر دوسری

سائیڈ پر جا گری تھی اور پھر وہ دونوں ہی بیک وقت اٹھ کر کھڑی ہو گئیں۔ اس بار جولیا نے پہل کی اور اس نے بجائے سوشیلا پر حملہ کرنے کے دروازے کی طرف چھلانگ لگائی تو سوشیلا نے یکلخت اچھل کر اسے سائیڈ سے ضرب لگانے کے لئے اندر کی طرف چھلانگ لگائی لیکن وہ جولیا کے اس خوبصورت ٹریپ میں آ گئی۔ جولیا کا جسم یکلخت پھرکی کی طرح گھوما اور اس کے ساتھ ہی سوشیلا چیختی ہوئی کسی گیند کی طرح پوری قوت سے سائیڈ دیوار سے جا ٹکرائی جبکہ جولیا نے گھوم کر اپنے پیر ساکت پڑی ہوئی سوشیلا کے قریب فرش پر رکھے اور ایک لمحے کے لئے اس کا جسم بری طرح سے لرزا لیکن پھر وہ ایڈجسٹ ہو گئی جبکہ سوشیلا کا سر چونکہ دیوار سے ٹکرایا تھا اس لئے سوشیلا دیوار سے بری طرح ٹکرانے کے بعد نیچے گر گئی تھی اور پھر اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ایک جھٹکے سے اس کا جسم سیدھا ہوتا چلا گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔ جولیا ہونٹ بھینچے چند لمحوں تک اسے دیکھتی رہی جیسے وہ اس کی حالت کو چیک کر رہی ہو۔ پھر وہ تیزی سے صالحہ کی طرف مڑی اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑی کیونکہ صالحہ کا چہرہ انتہائی حد تک مسخ ہو چکا تھا۔ اس کی آنکھیں حلقوں سے ابل کر باہر آ گئی تھیں اور وہ شاید دم گھٹنے کی وجہ سے آخری سانس لے رہی تھی۔ وہ اس انداز میں پڑی ہوئی تھی کہ اس کے گلے میں موجود رسی کا بل اس کی گردن پر کھب سا گیا تھا۔ جولیا بجلی کی تیزی سے جھکی اور اس نے اپنی دو انگلیاں رسی کے بل میں ڈال کر دوسرے

ہاتھ سے صالحہ کا ایک بازو جھٹکے سے اس کے سر کی طرف کر دیا تو بل ڈھیلا ہو گیا اور صالحہ کا مسخ چہرہ نارمل ہونے لگ گیا۔ جولیا نے بل میں سے انگلیاں نکال کر اس کا دوسرا بازو بھی جھٹکے سے اس کے سر کی طرف کیا اور پھر بجلی کی سی تیزی سے گر اسوما گانٹھ کھولنا شروع کر دی چند لمحوں بعد وہ گانٹھ کھول کر صالحہ کی گردن میں موجود رسی کا بل کھول دینے میں کامیاب ہو گئی۔ اب صالحہ کی حالت کافی حد تک ٹھیک ہو چکی تھی۔ وہ موت کے خطرے سے باہر آ گئی تھی اور جولیا نے بے اختیار اللہ کا شکر ادا کیا کیونکہ صالحہ کی جیسی حالت تھی اگر جولیا کو مزید ایک دو منٹ دیر ہو جاتی تو صالحہ کا دم گھٹ کر ہلاک ہو جانا یقینی تھا۔ جولیا نے رسی اٹھائی اور تیزی سے سوشیلا کی طرف بڑھی سوشیلا سر دیوار سے ٹکرانے کی وجہ سے ابھی تک بے ہوش پڑی تھی جولیا اب کیپٹن سوریش کی طرف بڑھی لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑی کیونکہ کیپٹن سوریش ہلاک ہو چکا تھا۔ اس کی ناک اور منہ سے خون نکل کر اس کی گردن سے ہوتا ہوا اس کے جسم تک پہنچ گیا تھا۔ صالحہ نے یقیناً اس کے دل پر ضرب لگا کر اس کو پہلے بے ہوش کیا تھا اور پھر دوسری ضرب نے اس کا خاتمہ کر دیا تھا۔ جولیا تیزی سے دوڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اسے پانی چاہئے تھا تاکہ وہ صالحہ کو ہوش میں لا سکے اور پھر اس نے ساتھ والے کمرے کی الماری سے پانی کی بوتل نکالی اور واپس آ کر اس نے صالحہ کے جبڑے بھینچ کر پانی اس کے حلق میں انڈیلنا شروع کر دیا۔ چند

گھونٹ پانی جب صالحہ کے حلق میں اتر گیا تو صالحہ ہوش میں آنے لگ گئی اور جولیا نے بوتل بند کر دی۔ چند لمحوں بعد صالحہ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"اٹھو صالحہ۔ اٹھو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں یقینی موت سے بچا لیا ہے"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر اس کا بازو پکڑ کر اسے دیوار کے ساتھ فرش پر بٹھا دیا اور پھر اس نے پانی کی بوتل کھول کر ایک بار پھر اس کے منہ سے لگا دی اور اس بار صالحہ نے اس طرح پانی پینا شروع کر دیا جیسے پیاسا اونٹ پانی پیتا ہے۔ جب آدھے سے زیادہ بوتل اس کے حلق سے نیچے اتر گئی تو جولیا نے بوتل کو اس کے منہ سے ہٹا لیا اور پھر وہ سیدھی ہو گئی۔

"یہ۔ یہ سب کیا ہوا ہے"...... صالحہ نے اٹھتے ہوئے کہا تو جولیا نے اسے تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ تم نے واقعی جان توڑ جدوجہد کی ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"تم نے بھی کم نہیں کی۔ پہلے کیپٹن سورش کو اس قدر بھرپور ضربیں لگائیں کہ وہ بے ہوشی کے عالم میں ہی ہلاک ہو گیا حالانکہ تم رسی میں جکڑی ہوئی تھیں اور اس جدوجہد کی وجہ سے تمہاری گردن کے گرد رسی ٹائٹ ہو گئی اور پھر تم نے نیم بے ہوشی کے عالم میں لات اٹھا کر اندر آتی ہوئی سوشیلا کو منہ کے بل گرنے پر مجبور کر دیا۔ اس طرح مجھے اس سے لڑنے کا موقع مل گیا ورنہ وہ شاید لمحوں میں ہمارا مشین پسٹل سے خاتمہ کر دیتی"...... جولیا نے کہا تو صالحہ کا چہرہ

یکلخت چمک اٹھا۔ اب وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی۔

"اب اس کا کیا کرنا ہے"...... صالحہ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے سوشیلا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"آؤ۔ اسے اٹھا کر کرسی پر ڈال دیں۔ پھر تم اسے رسی سے باندھ دینا۔ میں باہر جا کر چیکنگ کر لوں کہ یہاں چکر کیا چل رہا ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"چکر۔ کون سا چکر"...... صالحہ نے چونک کر پوچھا۔

"تم نے تو کہانی بنائی تھی وقت لینے کے لئے لیکن سورش کو باہر واقعی نگرانی کرنے والے نظر آ گئے تھے اور پھر سوشیلا جس طرح دوڑتی ہوئی آئی تھی لگتا ہے وہ بھی کوئی خاص بات دیکھ کر آئی تھی"۔ جولیا نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی۔ تم جاؤ میں اسے کرسی پر ڈال کر باندھ لوں گی"...... صالحہ نے کہا تو جولیا نے ایک طرف پڑے ہوئے کیپٹن سورش کے ہاتھ سے نکلا ہوا مشین پسٹل اٹھایا اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ عمارت خالی تھی۔ وہ پھاٹک کی طرف بڑھ گئی جو اندر سے بند تھا لیکن پھر تیزی سے مڑی اور برآمدے کی سائیڈ پر موجود سیڑھیاں چڑھتی ہوئی دوسری منزل پر پہنچ گئی اور اوپر سے باہر کے ماحول کو چیک کرنا چاہتی تھی اور پھر اوپر پہنچ کر اس نے ارد گرد کے ماحول کو غور سے دیکھا اور دوسرے لمحے اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ وہاں کئی افراد ادھر ادھر آ

جا رہے تھے لیکن ان لوگوں کو دیکھ کر ہی جولیا سمجھ گئی کہ یہ یہاں
کسی کوٹھی میں کام کرنے والے مستری ٹائپ افراد ہیں ۔ چونکہ
کیپٹن سوریش کے ذہن پر صالحہ کی سنائی ہوئی کہانی کا تاثر موجود تھا
اس لئے یقیناً وہ انہیں دیکھ کر یہی سمجھا ہوگا کہ نگرانی ہو رہی ہے اور
شاید سوشیلا نے اس کی غلطی کو چیک کر لیا تھا اس لئے وہ سمجھ گئی
تھی کہ صالحہ غلط بیانی کر رہی ہے اور شاید اس لئے غصے میں وہ دوڑتی
ہوئی کمرے میں آئی تھی ۔ جولیا آگے بڑھ کر دوسری سائیڈ پر لگے
ہوئے شیشے کی طرف بڑھ گئی تاکہ اس سائیڈ سے بھی وہ چیکنگ کر
سکے کہ اچانک اسے نیچے سے کسی کی ہلکی سی چیخ سنائی دی تو وہ بجلی کی
سی تیزی سے مڑی اور دوڑتی ہوئی سیڑھیاں اتر کر نیچے آئی اور پھر اسی
طرح دوڑتی ہوئی وہ اس کمرے میں پہنچی جہاں سوشیلا اور صالحہ کو
چھوڑ کر گئی تھی لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئی
کیونکہ صالحہ فرش پر بے ہوش پڑی ہوئی تھی جبکہ سوشیلا غائب تھی ۔
وہ تیزی سے صالحہ کی طرف مڑی تو اس کی حالت دیکھ کر وہ سمجھ گئی
کہ اسے اچانک جھٹکا دے کر نیچے گرایا گیا ہے اور سر پر لگنے والی چوٹ
کی وجہ سے صالحہ بے حس و حرکت پڑی تھی ۔ وہ تیزی سے مڑی اور
دوڑتی ہوئی واپس باہر آئی لیکن بڑا پھاٹک اندر سے بند تھا ۔ پھر وہ
سائیڈ گلی سے دوڑتی ہوئی عقبی طرف آئی تو بے اختیار ایک طویل
سانس لے کر رہ گئی کیونکہ عقبی دروازہ کھلا تھا ۔ وہ آگے بڑھی اور
اس نے دروازے سے باہر جھانکا لیکن گلی خالی تھی ۔ وہ سمجھ گئی کہ

سوشیلا فرار ہونے میں کامیاب ہو گئی ہے اور اب یقیناً وہ اپنے
ساتھیوں سمیت یہاں ریڈ کرے گی اس لئے وہ تیزی سے مڑی اور
دوڑتی ہوئی واپس اس کمرے میں آ گئی ۔ اس نے صالحہ کے قریب جا
کر اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا ۔ چند لمحوں بعد
جب صالحہ کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونا شروع ہو گئے
تو اس نے ہاتھ ہٹا لئے ۔ چند لمحوں بعد صالحہ نے کراہتے ہوئے آنکھیں
کھولیں اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گئی ۔

" اٹھو صالحہ ۔ ہم نے یہاں سے نکلنا ہے ۔ چلو اٹھو ۔ جلدی
کرو "...... جولیا نے جھک کر اسے بازو سے پکڑ کر اٹھاتے ہوئے کہا ۔

" وہ ۔ وہ ۔ اس نے اچانک مجھ پر حملہ کر دیا تھا ۔ میں اسے کرسی
پر ڈال رہی تھی اور پھر میرے سر میں دھماکہ سا ہوا اور پھر مجھے ہوش
نہیں رہا "...... صالحہ نے اٹھتے ہوئے قدرے شرمندہ سے لہجے میں
کہا ۔

" کوئی بات نہیں ۔ ایسا ہوتا رہتا ہے ۔ مجھے اسے باندھنے میں
تمہاری مدد کرنی چاہئے تھی اور چونکہ وہ صرف سر پر چوٹ لگنے کی وجہ
سے بے ہوش تھی اس لئے اچانک اسے ہوش آ گیا ہوگا "...... جولیا
نے کہا تو صالحہ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے اور پھر وہ دونوں عقبی
دروازہ کھول کر باہر گلی میں آ گئیں ۔

" اب کیا کرنا ہے "...... صالحہ نے کہا ۔

" ہم دونوں اصل چہروں میں ہیں لیکن اب ہم نے اس کارلوس کا

خاتمہ کرنا ہے۔ پھر آگے جو ہو گا دیکھا جائے گا"..... جولیا نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ براہ راست سڑک پر جانے کی بجائے ادھر ادھر گلیوں میں سے ہوتی ہوئیں کالونی سے باہر جانے کے لئے آگے بڑھتی چلی گئیں۔ انہیں معلوم تھا کہ کالونی کے بیرونی علاقے سے انہیں ٹیکسی مل جائے گی۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت بس میں سوار راج گڑھ کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اس کے ساتھ والی سیٹ پر صفدر بیٹھا ہوا تھا جبکہ تنویر اور کیپٹن شکیل عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ انہیں راسی سے چلے ہوئے کافی وقت ہو گیا تھا اور عمران کے اندازے کے مطابق راج گڑھ پہنچنے کے لئے انہیں زیادہ سے زیادہ نصف گھنٹہ اور لگنا تھا۔

"عمران صاحب۔ ہم خواہ مخواہ اس کارلوس کے چکر میں الجھ گئے ہیں۔ ادھر وقت تیزی سے گزرتا جا رہا ہے اور اگر اس ڈاکٹر ایم نے کوڈ بک کے کوڈ حل کر لئے تو پھر"..... صفدر نے آہستہ سے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ لیکن اس کوئین ایجنسی کو کور کرنا بھی ضروری تھا ورنہ وہ ہمیں ایک قدم بھی آگے نہ بڑھنے دیں گے"..... عمران نے جواب دیا۔

"جولیا اور صالحہ دونوں نے حماقت کی ہے کہ وہ ان سے الجھ گئی ہیں اور اب وہ نجانے کس حال میں ہوں گی"...... صفدر نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم فکر مت کرو۔ وہ آسانی سے شکست کھانے والی نہیں ہیں۔ بہرحال اب کارلوس سے ہم نے اس چھاؤنی کے کسی خفیہ راستے کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں تاکہ فوری طور پر کوئی اقدام اٹھایا جاسکے"...... عمران نے کہا۔

"آپ پوری توجہ اس چھاؤنی پر لگائیں عمران صاحب"۔ صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر واقعی نصف گھنٹے بعد بس راج گڑھ کے بس ٹرمینل پر پہنچ گئی تو وہ چاروں نیچے اتر آئے۔ چونکہ یہ بات ان کے درمیان پہلے سے طے ہو چکی تھی کہ عمران اور صفدر علیحدہ ستار کلب پہنچیں گے، تنویر اور کیپٹن شکیل علیحدہ۔ عمران اور صفدر کارلوس سے ملیں گے جبکہ تنویر اور کیپٹن شکیل اس وقت تک کلب کے ہال میں رہیں گے جب تک عمران اور صفدر واپس نہیں آ جاتے اس لئے بس سے اترتے ہی عمران، صفدر کے ساتھ ٹیکسی اسٹینڈ کی طرف بڑھ گیا اور چند لمحوں بعد ایک ٹیکسی انہیں لئے سڑک پر دوڑی چلی جا رہی تھی۔ ستار کلب دو منزلہ عمارت تھی۔ ٹیکسی گیٹ کے قریب جا کر رک گئی تو عمران اور صفدر نیچے اترے۔ عمران نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ دیا اور پھر وہ دونوں ہال کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ ہال میں غنڈے اور جرائم پیشہ افراد کی

اکثریت تھی جبکہ عام لوگ اور چند ایکریمین سیاح بھی وہاں نظر آ رہے تھے۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا جس پر دو آدمی موجود تھے۔ ان میں سے ایک ویٹرز کو سروس دینے میں مصروف تھا جبکہ دوسرا اپنے سامنے فون رکھے سٹول پر بیٹھا ہوا تھا۔

"کارلوس اپنے آفس میں ہے"...... عمران نے کاؤنٹر کے قریب جا کر پوچھا۔

"ہاں۔ مگر آپ کون ہیں"...... فون والے آدمی نے چونک کر کہا۔

"ہم کارلوس کے دوست ہیں اور دارالحکومت سے آئے ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس آدمی نے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"آپ کے نام"...... اس آدمی نے رسیور کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

"ہیکل اور جیکل"...... عمران نے جواب دیا تو وہ آدمی بے اختیار چونک پڑا۔

"ہیکل اور جیکل۔ یہ کیسے نام ہیں"...... اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر تمہیں پسند نہیں تو بدل دیتے ہیں"...... عمران نے کہا تو وہ آدمی بے اختیار ہنس پڑا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"باس۔ کاؤنٹر سے بول رہا ہوں۔ آپ کے دو دوست

دارالحکومت سے آئے ہیں۔ ان کے نام ہیکل اور جیکل ہیں"۔ اس آدمی نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے بات سن کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"سائیڈ راہداری سے اندر چلے جائیں۔ راہداری کے آخر میں باس کا آفس ہے"...... کاؤنٹر مین نے کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا مڑا اور راہداری کی طرف بڑھ گیا جبکہ صفدر خاموشی سے اس کی پیروی کر رہا تھا۔

"یہ کیسے نام ہیں عمران صاحب اور کارلوس نے بھی فوری ملاقات کی اجازت دے دی"...... راہداری میں داخل ہوتے ہی صفدر نے کہا۔

"ماسٹر راکسن کے باڈی گارڈ ہیں۔ دونوں بھائی ہیں۔ ان کے نام تو کچھ اور ہیں لیکن دونوں ایکریمیوں جیسی رنگت کے ہیں اور مشہور کارٹون فلم جس میں دو کوے کام کرتے ہیں ان کے ناموں پر ان کے نام ہیکل اور جیکل رکھ دیئے گئے ہیں اور اب وہ انہی نام سے مشہور ہیں"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"یہ ماسٹر راکسن کون ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"ہیکل اور جیکل کا چیف"...... عمران نے جواب دیا تو صفدر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ راہداری کے آخر میں ایک بند دروازہ موجود تھا۔ ویسے دروازے کے باہر تو کیا پوری راہداری میں بھی کوئی مسلح محافظ موجود نہ تھا۔ عمران نے بند دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور عمران اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے صفدر بھی اندر داخل ہو گیا۔ میز کی دوسری طرف ایک بندر کے چہرے اور گینڈے جیسی جسامت کا مالک آدمی بیٹھا ہوا تھا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ تم تو ہیکل اور جیکل نہیں ہو"...... اس آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں چاہئے تھا کہ کاؤنٹر مین سے ہماری رنگت کی بھی تصدیق کرا لیتے۔ تم نے صرف نام سن کر ملنے پر آمادگی ظاہر کر دی۔ ویسے بے فکر رہو۔ ہمارا تعلق بھی ماسٹر راکسن سے ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کارلوس کے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا پینا پسند کرو گے"...... کارلوس نے ان کے میز کی دوسری طرف کرسیوں پر بیٹھتے ہی کہا۔

"پینا پلانا بعد میں۔ پہلے یہ بتاؤ کہ تم نے ماسٹر راکسن کی طرف سے بھیجی گئی دونوں عورتوں سے کیا کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ دو گھنٹے بعد آنے کا کہہ کر چلی گئی تھیں اور ابھی تک ان کی واپسی نہیں ہوئی۔ میں نے ماسٹر راکسن کو رپورٹ دے دی تھی۔ تم کیا ان عورتوں کے ساتھی ہو"...... کارلوس نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دوسرے لمحے عمران اور صفدر بھی کارلوس کے ساتھ ہی اچھل پڑے

کیونکہ کمرے میں جولیا اور صالحہ اپنے اصل چہروں میں داخل ہو رہی تھیں۔

"تم اور ان حلیوں میں"...... عمران نے کہا تو دونوں نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور اس کے ساتھ ہی وہ ٹھٹھک کر رک گئیں۔

"یہ۔ یہ کون ہیں اور یہاں اس انداز میں کیوں آئی ہیں"۔ کارلوس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بیٹھ جاؤ تم دونوں"...... عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"اس نے ہم پر بری نظر ڈالی ہے اس لئے اس کا خاتمہ ضروری ہے"...... جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"یہ ماسٹر راکسن کا آدمی ہے اور ماسٹر راکسن کو رپورٹ مل جائے گی۔ تم بیٹھو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"سنو کارلوس۔ یہ وہی دونوں خواتین ہیں جن کے بارے میں تم ابھی بتا رہے تھے کہ وہ واپس نہیں آئیں۔ ہم ان کے ساتھی ہیں۔ ہمیں اطلاع مل چکی ہے کہ تم ان دونوں کو بے ہوش کر کے جنگل میں اپنے کسی اڈے پر لے گئے تھے اور ان دونوں نے تمہیں چکر دے کر کہ وہ تمہارے ساتھ تعاون کریں گی تمہیں واپس بھجوا دیا اور تمہارے آدمی کو ہلاک کر کے وہاں سے نکل گئیں اور اب بھی اگر ہم پہلے سے یہاں موجود نہ ہوتے تو تم اب تک لاش میں تبدیل ہو چکے ہوتے"...... عمران نے سرد لہجے میں کارلوس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم۔ تم مجھے دھمکیاں دے رہے ہو۔ میرے ہی آفس میں"۔

کارلوس نے یکلخت بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ماسٹر راکسن کو فون کر کے بتاؤ کہ ہم تمہیں دھمکیاں دے رہے ہیں۔ پھر دیکھو وہ تمہیں کیا جواب دیتا ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ ماسٹر راکسن جیسا آدمی ہمیں آسانی سے ڈپ دے سکتا ہے وہ ہمارا احسان مند ہے"...... عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا اور یہ شاید اس کے لہجے کا اثر تھا یا ماسٹر راکسن کے نام کا کہ کارلوس کے چہرے پر یکلخت مرعوبیت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"آئی ایم سوری۔ میں ماسٹر سے معافی مانگ لوں گا"۔ کارلوس نے کہا۔

"ہم پہلے ہی تمہیں معاف کر چکے ہیں کیونکہ تم نے واقعی یہاں کام کیا ہے کہ کوئین ایجنسی کے بارے میں معلومات مہیا کر دی ہیں لیکن ہمارا اصل کام اور ہے۔ اس کا تمہیں باقاعدہ معاوضہ بھی ملے گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے بڑے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر اسے بڑے لاپرواہ انداز میں کارلوس کی طرف اچھال دیا اور کارلوس نے اسے اس انداز میں جھپٹ لیا جیسے وہ ایسے کاموں میں بے حد ماہر ہو۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم بتاؤ کیا کام ہے۔ بتاؤ"...... کارلوس نے جلدی سے گڈی کو جھپٹ کر بجلی کی سی تیزی سے جیب میں ڈال لیا۔

"کام بے حد آسان ہے لیکن کرنا بھی فوری ہے"...... عمران نے کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ میں جتنی جلد ممکن ہو سکا کام کر دوں گا"۔ کارلوس نے کہا۔

"راج گڑھ چھاؤنی کے انچارج کرنل مہتا سے ملاقات کرنی ہے" عمران نے کہا تو کارلوس بے اختیار چونک پڑا اور کارلوس کے ساتھ ساتھ صفدر بھی عمران کی بات سن کر چونک پڑا۔

"وہ تو یہاں کلب آتا رہتا ہے۔ لیکن اب نہیں آ رہا۔ اس کا فون آیا تھا کہ کسی حکومتی سلسلے میں چھاؤنی کو بلاک کر دیا گیا ہے اور اب وہ دو ہفتوں تک نہیں آ سکتا"۔ کارلوس نے کہا۔

"میں نے پہلے ہی کہا ہے کہ کام بھی ہونا چاہئے اور فوراً بھی"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک اور نوٹوں کی گڈی نکال کر سامنے رکھ دی تو کارلوس کے چہرے پر ایک چمک سی ابھر آئی۔

"تم۔ تم اس سے کہاں ملاقات کرنا چاہتے ہو"۔ کارلوس نے کہا۔

"کہیں بھی لیکن جتنی جلد ممکن ہو سکے۔ میرا مطلب گھنٹوں سے ہے۔ دنوں سے نہیں"۔ عمران نے کہا۔

"تو پھر یہ گڈی مجھے دو۔ میں اسے یہیں آفس میں بلوا لیتا ہوں"۔ کارلوس نے کہا۔

"کیسے بلواؤ گے جبکہ چھاؤنی بلاک ہو چکی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"چھاؤنی کا ایک خفیہ راستہ بھی ہے جہاں سے آیا اور واپس بھی جایا جا سکتا ہے"۔ کارلوس نے کہا۔

"کیا تم کبھی اس راستے سے گئے ہو"۔ عمران نے پوچھا۔

"میں خود تو نہیں گیا البتہ جب اس کے لئے خصوصی مال بھجوانا ہوتا ہے تو میرا آدمی اسی راستے سے مال لے جاتا ہے"۔ کارلوس نے جواب دیا۔

"کیا وہ تمہارے کہنے پر آ جائے گا"۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ وہ آئے گا ضرور چاہے ایک گھنٹے کے لئے کیوں نہ آئے"۔ کارلوس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا حلیہ اور قدوقامت کیا ہے"۔ عمران نے کہا تو کارلوس نے حلیہ اور قدوقامت کی تفصیل بتا دی۔

"ٹھیک ہے۔ بلاؤ اسے لیکن اسے کہنا کہ وہ اپنی فل یونیفارم میں آئے"۔ عمران نے کہا تو کارلوس بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیوں۔ اس کی وجہ"۔ کارلوس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے تاکہ ہمیں یقین آ جائے کہ تم نے واقعی درست آدمی کو بلوایا ہے۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ تم نے ہمیں اپنے کسی آدمی کا حلیہ اور قدوقامت کی تفصیل بتا دی ہو اور پھر اسے بلا کر کہہ دو کہ یہ کرنل مہتا ہے تو ہم کیسے چیک کریں گے"۔ عمران نے کہا تو

کارلوس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تمہاری ذہانت نے مجھے حیران کر دیا ہے۔ مجھے تو لگتا ہے کہ تم کسی سرکاری ایجنسی سے متعلق ہو"...... کارلوس نے کہا۔

"جتنا تم ہمارے بارے میں کم جانو گے اتنے ہی فائدے میں رہو گے۔ تم صرف اتنا دیکھو کہ ماسٹر راکسن کسی غلط آدمی کی ٹپ نہیں دے سکتا"...... عمران نے کہا تو کارلوس نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دو"...... عمران نے کہا تو کارلوس نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ عمران کی نظریں نمبروں پر جمی ہوئی تھیں۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کرنل سہتا بول رہا ہوں"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد تحکمانہ تھا۔

"کارلوس بول رہا ہوں۔ سٹار کلب سے"...... کارلوس نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے نمبر چیک کر لیا ہے۔ کوئی خاص بات"...... کرنل سہتا نے قدرے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"تم نے تو کہا تھا کہ تم دو ہفتوں تک نہیں آ سکتے لیکن پری آج آ گئی ہے اور اس نے شام تک واپس چلی جانا ہے۔ اب بتاؤ واپس بھیج دوں اسے یا"...... کارلوس نے کہا۔

"اوہ۔ مگر یہاں تو ریڈ الرٹ ہے۔ میں تو نہیں آ سکتا"۔ دوسری

طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"ٹھیک ہے پھر بعد میں مجھے گلہ نہ دینا کہ میں نے تمہیں شعلہ پری کی اطلاع نہیں دی۔ میں اسے واپس بھجوا دیتا ہوں"...... کارلوس نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا واقعی وہ شعلہ پری ہے"...... کرنل سہتا نے رک رک کر کہا۔

"ڈبل شعلہ سمجھو۔ عین تمہارے مزاج کے مطابق۔ اسی لیے تو مجھے فون کرنا پڑا ہے۔ اب تمہاری مرضی"...... کارلوس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ لیکن میں زیادہ دیر نہیں رک سکتا۔ صرف ایک گھنٹہ رکوں گا"...... کرنل سہتا نے کہا۔

"مجھے کیا اعتراض ہے اور تم ایک بات سن لو کہ تمہیں اپنی فل یونیفارم میں آنا ہو گا"...... کارلوس نے کہا۔

"وہ کیوں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔ بولنے والے کے لہجے سے ہی محسوس ہوتا تھا کہ وہ اس بات پر مشکوک ہو گیا ہے۔

"میں نے بتایا تو ہے کہ وہ شعلہ پری ہے۔ عام پری نہیں ہے اور جب میں نے اس سے تمہاری تعریفیں کیں تو اس نے بھی شرط لگا دی کہ تم فل یونیفارم میں آؤ تاکہ اسے معلوم ہو سکے کہ واقعی اس کے سٹینڈرڈ کے آدمی سے ملاقات ہو رہی ہے ورنہ اس نے عام آدمی

سے تو بات کرنے سے ہی انکار کر دیا ہے"...... کارلوس نے کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے۔ یہ شعلہ پریاں ایسی ہی ہوتی ہیں۔ نخرے والی لیکن میں تمہارے کلب نہیں آسکتا"...... کرنل سہتا نے کہا۔

"میں نے کب کہا ہے کہ تم کلب آؤ۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ یہاں شعلہ پری آجائے تو کیا ہوگا اس لئے تم سیوا کالونی والی کوٹھی پر پہنچ جاؤ۔ وہ تمہارے لئے مناسب بھی ہوگی کیونکہ اس طرح تمہیں شہر میں داخل ہی نہ ہونا پڑے گا"...... کارلوس نے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ وری گڈ۔ تم اس کا خفیہ راستہ کھول دینا تاکہ میں جیپ سمیت اندر پہنچ سکوں"...... کرنل سہتا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ پھر کب آرہے ہو تاکہ میں انتظامات مکمل کر لوں"...... کارلوس نے کہا۔

"اس وقت دو بجے ہیں۔ میں تین بجے پہنچ جاؤں گا اور چار بجے واپس چلا جاؤں گا"...... کرنل سہتا نے جواب دیا۔

"اوکے۔ میں خود وہاں تمہارا استقبال کروں گا"...... کارلوس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"اور کوئی حکم"...... کارلوس نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم نے اتنی ہی رقم مزید حاصل کرنے کا خود کو حق دار بنا لیا ہے جو تمہیں کرنل سے ملاقات کے بعد ملے گی"...... عمران نے کہا تو کارلوس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی۔

"لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ اب میں اسے کیا جواب دوں گا"...... کارلوس نے کہا۔

"تم اسے کہہ دینا کہ وہ ایمرجنسی میں واپس چلی گئی ہے اور کل آئے گی"...... عمران نے کہا تو کارلوس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"پھر میں تمہیں اس کوٹھی میں پہنچانے کا بندوبست کرتا ہوں"...... کارلوس نے کہا ایک بار پھر رسیور کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ۔ اس بات کا خیال رکھنا کہ ہماری سب کی یہاں موجودگی اور یہاں سے کوٹھی میں شفٹنگ کے بارے میں کوئی ایجنسی کو علم نہ ہو سکے اور ہاں۔ ہال میں ہمارے دو ساتھی بھی موجود ہیں۔ ان کو ساتھ شامل کر کے کوٹھی میں جانے کا بندوبست کرانا"...... عمران نے کہا تو کارلوس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

1۔ سوشیلا کا چہرہ غصے کی شدت سے تمتما رہا تھا۔ وہ ہونٹ بھینچے ایک کمرے میں کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ سامنے موجود میز پر فون رکھا ہوا تھا اور اس کی نظریں فون پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ وہ اس وقت ایک رہائشی کالونی کی کوٹھی میں موجود تھی۔ یہ کوٹھی اس نے کوئین ایجنسی کے لئے اپنے ان آدمیوں کے لئے حاصل کی تھی جو اس کے ساتھ راج گڑھ آئے تھے جبکہ وہ خود کیپٹن سوریش کے ساتھ آورش کالونی کی کوٹھی میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی چیکنگ کے لئے رہ رہی تھی لیکن جولیا سے شکست کے بعد وہ فرار ہو کر یہاں پہنچی تھی اور یہاں موجود اس کے آدمی نے جب اس کی اس طرح اچانک آمد پر حیرت کا اظہار کیا تو اس نے اسے بتایا کہ آورش کالونی کی کوٹھی پر اچانک پاکیشیا سیکرٹ سروس نے ریڈ کر دیا تھا اور اس ریڈ میں کیپٹن سوریش ہلاک ہو گیا۔ لیکن وہ بچ کر نکل آنے میں کامیاب ہو گئی۔

اس نے بہرحال اس آدمی کو یہ نہیں بتایا تھا کہ وہاں کیا واقعات پیش آئے ہیں۔ اس کا آدمی جس کا نام مادھو تھا اس کے حکم پر مارکیٹ گیا ہوا تھا تاکہ وہاں سے اس کے لئے نیا لباس لے آئے کیونکہ اس کا لباس خاصا خراب تھا۔ مادھو کے جانے کے بعد اس نے ٹرانسمیٹر پر اپنے آدمی لالو رام کو کال کر کے اسے بھی یہی تفصیل بتائی اور اسے حکم دیا کہ وہ آورش کالونی کی اس کوٹھی پر ریڈ کرے۔ اگر وہاں مشین موجود ہو تو اسے اپنے قبضہ میں لے لے اور ان دونوں عورتوں کو پورے راج گڑھ میں تلاش کیا جائے اور خاص طور پر کارلوس کے سٹار کلب کو بھی چیک کیا جائے اور اب وہ بیٹھی لالو رام کی طرف سے کسی اطلاع کا انتظار کر رہی تھی۔ اس کا خون کھول رہا تھا اور اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ان دونوں عورتوں کی گردنیں اپنے ہاتھوں سے دبا دے۔ ویسے اسے اپنے آپ پر بھی غصہ آ رہا تھا کہ اس نے انہیں زندہ ہی کیوں رکھا تھا۔ بے ہوشی کے دوران ہی اس کا خاتمہ اس نے کیوں نہ کر دیا۔ ابھی وہ بیٹھی یہی سوچ رہی تھی کہ دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں شاپرز تھے۔

"یہ لیجئے میڈم۔ آپ کا لباس"...... آنے والے نے جو مادھو تھا شاپرز سوشیلا کے سامنے میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم جا کر میرے لئے کافی بنا لاؤ۔ میں لباس تبدیل کر لوں"...... سوشیلا نے کہا اور شاپرز اٹھا کر ملحقہ باتھ روم کی طرف

بڑھ گئی جبکہ مادھو کمرے سے باہر چلا گیا۔ لباس تبدیل کر کے جب سوشیلا واپس آ کر کرسی پر بیٹھی تو اسی وقت فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سوشیلا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ سوشیلا بول رہی ہوں"۔۔۔۔ سوشیلا نے تیز لہجے میں کہا۔

"لالو بول رہا ہوں میڈم۔ وہ مشین ہم نے اپنے قبضے میں لے لی ہے اور نارائن کے ذریعے آپ کے پاس بھجوا دی ہے۔ البتہ کیپٹن سوریش کی لاش وہیں موجود ہے۔ اب آپ حکم دیں تو پولیس کو اطلاع دے دی جائے"۔۔۔۔ لالو نے کہا۔

"گمنام اطلاع دے دو۔ البتہ اس سے پہلے کیپٹن سوریش کا چہرہ بگاڑ دینا تاکہ وہ بطور کیپٹن سوریش شناخت نہ ہو سکے ورنہ ایجنسی بدنام ہو گی"۔۔۔۔ سوشیلا نے کہا۔

"یس میڈم"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ان عورتوں کے بارے میں کیا اطلاع ہے"۔۔۔۔ سوشیلا نے پوچھا۔

"ابھی تک وہ ٹریس نہیں ہو سکیں۔ جیسے ہی ان کے بارے میں کوئی اطلاع ملے گی میں آپ کو اطلاع دے دوں گا"۔۔۔۔ لالو نے کہا۔

"سٹار کلب کی کون نگرانی کر رہا ہے"۔۔۔۔ سوشیلا نے کہا۔

"رام چند اور اس کے ساتھ راجہ رام ہے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ان سے خود بات کرتی ہوں۔ تم دوسرے ساتھیوں سمیت انہیں شہر میں تلاش کرو اور ہاں۔ بس ٹرمینل کی خصوصی نگرانی کی جائے"۔۔۔۔ سوشیلا نے کہا۔

"یس میڈم۔ میں نے پہلے ہی احکامات دے دیئے ہیں"۔۔۔۔ لالو نے جواب دیا تو سوشیلا نے اوکے کہہ کر رسیور رکھا ہی تھا کہ دروازہ کھلا اور مادھو ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے کافی کی پیالی ٹرے سے اٹھا کر سوشیلا کے سامنے میز پر رکھ دی۔

"لالو نارائن کے ذریعے ایک مشین بھجوا رہا ہے۔ نارائن سے مشین لے کر اسے رکھ دینا اور نارائن کو واپس بھجوا دینا"۔۔۔۔ سوشیلا نے کہا۔

"یس میڈم"۔۔۔۔ مادھو نے جواب دیا اور واپس چلا گیا تو سوشیلا نے اطمینان سے کافی پینا شروع کر دی۔ ساتھ ساتھ وہ سوچ رہی تھی کہ ابھی تک یہ دونوں عورتیں ٹریس نہیں ہوئیں تو اب اسے کیا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہئے۔ اب اس مشین کو استعمال کرنا تو حماقت تھا کیونکہ اس کے بارے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اطلاع مل چکی تھی۔ یہ سوچتے سوچتے اچانک اسے ایک خیال آیا تو وہ بے اختیار اچھل پڑی۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ دونوں عورتیں تو بغیر میک اپ کے ہوں گی اور ان کے نئے حلیئے تو میں نے اپنے آدمیوں کو بتائے ہی نہیں"۔۔۔۔ سوشیلا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور جلدی سے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس پر فریکوئنسی

ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ سوشیلا کالنگ۔ اوور"...... سوشیلا نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس میڈم۔ رام چندر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"تم سٹار کلب کی نگرانی کر رہے ہو۔ اوور"...... سوشیلا نے پوچھا۔

"یس میڈم۔ میرے ساتھ راجہ رام بھی ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہ دونوں عورتیں ٹریس ہوئی یا نہیں"...... سوشیلا نے کہا۔

"نہیں میڈم۔ ابھی تک تو ٹریس نہیں ہو سکیں۔ اوور"۔ رام چندر نے جواب دیا۔

"ان کے نئے حلیئے سن لو اور یقیناً وہ ان حلیوں میں ہوں گی۔ اوور"...... سوشیلا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ان دونوں کے حلیئے بتا دیئے۔

"حلیئے کے مطابق ایک تو سوئس نژاد عورت ہے۔ اوور"۔ رام چندر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کیوں۔ اوور"...... سوشیلا نے کہا۔

"ویسے ہی میں نے معلوم کرنے کے لئے پوچھا ہے میڈم۔ ویسے ایسی کوئی غیر ملکی عورت کلب میں داخل نہیں ہوئی"...... رام چندر

نے جواب دیا۔

"اوکے۔ انتہائی احتیاط سے کام کرنا اور مجھے فوری رپورٹ دینا۔ اوور"...... سوشیلا نے کہا۔

"یس میڈم۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو سوشیلا نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ پھر اچانک اسے خیال آیا کہ یہ حلیئے اسے لالو کو بھی بتانے چاہئیں تو وہ ٹرانسمیٹر پر لالو کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنے لگی اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ سوشیلا کالنگ۔ اوور"...... سوشیلا نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس میڈم۔ لالو اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد لالو کی آواز سنائی دی۔

"لالو۔ ان دونوں عورتوں کے نئے حلیئے نوٹ کر لو اور سب ساتھیوں کو بھی بتا دو۔ اوور"...... سوشیلا نے کہا اور حلیئے بتا دیئے۔

"یس میڈم۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو سوشیلا نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سوشیلا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ سوشیلا بول رہی ہوں"...... سوشیلا نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"لالو بول رہا ہوں میڈم۔ ابھی ابھی بس ٹرمینل سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں موجود ہمارے آدمی نے ایک کار کو راہی کی طرف

جاتے ہوئے مارک کیا ہے۔ اس میں ایک سوئس نژاد عورت اور ایک مقامی عورت موجود تھی"...... لالو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ان دونوں کے راسی جانے کا مطلب ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ راسی میں ہیں۔ ٹھیک ہے۔ میں وہاں بات کرتی ہوں۔ اب انہیں وہاں آسانی سے ٹریس کر لیا جائے گا"...... سوشیلا نے کہا۔

"اب نگرانی کا کیا کرنا ہے میڈم"...... لالو نے کہا۔

"وہاں ٹرمینل پر نگرانی جاری رکھو کیونکہ راسی سے جو بھی آئے گا وہ وہیں سے ہی شہر میں داخل ہو گا"...... سوشیلا نے کہا۔

"یس میڈم"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو سوشیلا نے اوکے کہہ کر کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر انکوائری کے نمبر پریس کر کے اس نے راج گڑھ سے راسی کا رابطہ نمبر معلوم کر کے وہاں کی انکوائری کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"راسی میں ریڈ سرکل کلب ہے اس کا نمبر دیں"...... سوشیلا نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو سوشیلا نے کریڈل دبایا اور ایک بار پھر ٹون آنے پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ریڈ سرکل کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"چیف آف کوئین ایجنسی بول رہی ہوں۔ رادھنا سے بات

کراؤ"...... سوشیلا نے کہا۔

"یس میڈم"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ رادھنا بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور نسوانی آواز سنائی دی۔

"سوشیلا بول رہی ہوں رادھنا"...... سوشیلا نے کہا۔

"اوہ۔ آپ کیا دارالحکومت سے بول رہی ہیں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"نہیں۔ میں سپیشل ٹیم کے ساتھ راج گڑھ میں ہوں۔ تم نے بتایا تھا کہ راسی میں تمہارا گروپ خاصا بااثر ہے"...... سوشیلا نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں"...... رادھنا نے چونک کر پوچھا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک گروپ راسی میں موجود ہے۔ وہ ایک واردات کرنے راج گڑھ آنا چاہتا ہے لیکن پہلے انہوں نے اپنی دو عورتوں کو یہاں بھیجا۔ ان میں سے ایک سوئس نژاد ہے جبکہ دوسری مقامی ہے۔ ان کے حلیئے میں بتا دیتی ہوں۔ ان عورتوں کو جب یہاں چیک کیا گیا تو وہ راسی فرار ہو رہی تھیں اور ایک ڈیڑھ گھنٹے میں وہ راسی پہنچ جائیں گی۔ دونوں کار میں سوار ہیں۔ تم وہاں راسی کے بس ٹرمینل پر ان کی نگرانی کراؤ۔ پھر یہ جس گروپ سے جا کر ملیں تم نے ان کی بھی نگرانی کرانی ہے اور جب یہ راج گڑھ روانہ ہوں تو ان کے بارے میں تفصیلات مجھے بتانی ہیں۔ تمہیں

اس کا باقاعدہ معاوضہ ملے گا کیونکہ یہ میرا ذاتی کام نہیں ہے بلکہ سرکاری کام ہے"...... سوشیلا نے کہا۔

"بے حد مہربانی سوشیلا۔ تم واقعی دوستوں کا خیال رکھتی ہو۔ تم فکر مت کرو۔ یہاں راسی میں کوئی آدمی میری نظروں میں چھپ کر نہیں رہ سکتا"...... رادھنا نے جواب دیا۔

"اوکے۔ لیکن خیال رکھنا یہ عام مجرم نہیں ہیں۔ انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہیں"...... سوشیلا نے کہا۔

"میں نے تو صرف ان کی نگرانی کرانی ہے۔ ان سے مقابلہ تو نہیں کرنا اس لئے بے فکر رہو۔ البتہ ان کے حلیئے بتا دو"۔ رادھنا نے کہا تو سوشیلا نے دونوں عورتوں کے حلیوں کے ساتھ ساتھ ان کے قدوقامت کے بارے میں بھی تفصیل بتا دی۔

"تمہیں کس نمبر پر اطلاع دی جائے"...... رادھنا نے کہا تو سوشیلا نے فون نمبر بتا دیا۔

"اوکے۔ بے فکر رہو۔ اطلاع مل جائے گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو سوشیلا نے فون رکھ دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی کمر کرسی کی پشت سے لگا دی کیونکہ اب فوری طور پر کوئی کام اس کے لئے نہ تھا۔

فوجی جیپ خاصی تیز رفتاری سے پہاڑی تنگ راستوں پر چلتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ دور سے چار بلند و بالا پہاڑیاں نظر آ رہی تھیں جو سپاٹ اور سیدھی تھیں۔ چاروں پہاڑیوں پر ایئر فورس کے اڈے اور واچنگ ٹاور بنے ہوئے تھے۔ ان کے اندر وادی میں راج گڑھ چھاؤنی تھی جس کا راستہ ایک درے سے تھا لیکن اس درے کو بھی بلاک کر دیا گیا تھا اس لئے اب اس راستے سے نہ کوئی اندر جا سکتا تھا اور نہ ہی باہر آ سکتا تھا لیکن فوجی جیپ ان پہاڑیوں سے کافی فاصلے سے ہوتی ہوئے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ایک فوج کا آدمی تھا جو اپنے چہرے کے خدوخال، رنگ اور جسمانی بناوٹ سے ہی نیپالی دکھائی دے رہا تھا۔ اس کا نام بوکاس تھا۔ اس کے سینے پر ڈرائیور کا مخصوص بیج موجود تھا جبکہ جیپ کی سائیڈ سیٹ پر تیور اکڑا ہوا بیٹھا تھا۔ اس کے جسم پر کرنل کی

یونیفارم تھی۔ اس کے چہرے پر کرنل سہتا کا میک اپ کیا گیا تھا۔
عمران نے کارلوس کے ذریعے راج گڑھ چھاؤنی کے انچارج کرنل
سہتا کو راج گڑھ کی ایک مخصوص کوٹھی میں خفیہ طور پر بلوا لیا تھا
اور اس کے قدوقامت کے بارے میں عمران کو کارلوس نے جو کچھ
بتایا تھا اس کے مطابق تو عمران کا خیال تھا کہ وہ خود کرنل سہتا بن
کر چھاؤنی پہنچ کر وہاں سے بلیو کوڈ بک حاصل کر لے گا لیکن جب
کرنل سہتا کو اس نے خود دیکھا تو اس کا قدوقامت تنویر سے ملتا تھا
اس لئے اسے مجبوراً تنویر کو کرنل سہتا کا روپ دینا پڑا تھا۔ پھر عمران
نے اسے کرنل سہتا کی آواز اور لہجے کی باقاعدہ پریکٹس کرائی اور
کرنل سہتا پر مخصوص انداز میں تشدد کر کے اس سے چھاؤنی میں
جانے کے خفیہ راستے، پہاڑوں پر موجود واچ ٹاورز کی رینج، اس کے
ڈرائیور کا نام، اس کے ساتھ ساتھ اس کے کام کرنے کے انداز سے
لے کر چھاؤنی میں ڈاکٹر ایم کی موجودگی تک سب تفصیلات حاصل
کر لی تھیں اور تنویر کو ہر بات اچھی طرح ذہن نشین کرا دی تھی اور
اسے خصوصاً کہا گیا تھا کہ وہ صرف کوڈ بک حاصل کرے اور پھر
فوری طور پر وہاں سے نکل آئے اور کسی قسم کی قتل و غارت نہ
کرے اور تنویر نے وعدہ بھی کر لیا تھا۔ لیکن اب چھاؤنی جاتے ہوئے
تنویر خاموش بیٹھا سوچ رہا تھا کہ کم از کم اس ڈاکٹر ایم کا تو وہ خاتمہ
کر کے ہی آئے گا۔ ڈرائیور سے اس نے عمران کے دیئے ہوئے حکم
کے مطابق یہ کہا تھا کہ وہ اپنے آفس سے ایک ضروری کاغذ ساتھ لانا

بھول گیا ہے جو بے حد ضروری ہے اور چونکہ عمران نے معلوم کر لیا
تھا کہ کرنل سہتا عیاش فطرت آدمی ہونے کے ساتھ ساتھ بھولنے کے
ذہنی مرض کا بھی شکار ہے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جو لوگ عیاش
فطرت ہوتے ہیں وہ بہت جلد نفسیاتی بیماریوں کا بھی شکار ہو جاتے
ہیں اور ڈرائیور کو بھی اس کا علم تھا اس لئے ڈرائیور نے اس بات پر
کوئی رد عمل ظاہر نہیں کیا تھا۔ ویسے بھی وہ حکم کا پابند تھا اس لئے
جیپ خاموشی سے واپس چھاؤنی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی اور پھر
اچانک جیپ نے رخ موڑا اور انتہائی تیز رفتاری سے گہرائی میں اترتی
چلی گئی تو تنویر بے اختیار چونک پڑا لیکن وہ خاموش بیٹھا رہا۔ کافی
گہرائی میں جا کر جیپ ایک چٹان کے قریب رک گئی۔ ڈرائیور نیچے
اترا اور اس چٹان کے نچلے حصے میں ہاتھ ڈال کر اس نے کسی ہک نما
آلے کو کھینچا تو ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ ہی چٹان صندوق کے
ڈھکن کی طرح اوپر اٹھتی چلی گئی۔ اب وہاں پختہ سڑک نظر آ رہی تھی
ڈرائیور واپس آ کر دوبارہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور اس نے جیپ
کو اندر لے جا کر ایک بار پھر روکا اور نیچے اتر کر وہ دوبارہ اس اٹھی
ہوئی چٹان کی طرف بڑھ گیا۔ تنویر کی نظریں سائیڈ مرر پر جمی ہوئی
تھیں اور پھر ڈرائیور نے خفیہ جگہ بنے ہوئے ہک پر پیر رکھ کر اسے
جھٹکے سے دبایا تو چٹان واپس اپنی جگہ پر آ گئی۔ اس کے ساتھ ہی
وہاں اندھیرا سا چھا گیا۔ ڈرائیور واپس آ کر سیٹ پر بیٹھا۔ اس نے
جیپ کی ہیڈ لائٹس جلائیں اور جیپ کو آگے بڑھا دیا۔ کافی فاصلے پر

پہنچ جانے کے بعد سڑک اوپر کو اٹھتی چلی گئی ۔ پھر اچانک اس سڑک کا راستہ دیوار نے روک دیا ۔ ڈرائیور نے جیپ روکی اور ایک بار پھر نیچے اتر گیا ۔ اس نے دیوار کی جڑ میں ایک مخصوص جگہ پر پیر مارا تو سرر کی آواز کے ساتھ دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں ہو گئی سامنے ایک بڑا سا احاطہ تھا جو خالی تھا ۔ تنویر کو چونکہ پہلے ہی ساری کارروائی اور راستے کے بارے میں بتایا جا چکا تھا اس لئے وہ سمجھ گیا کہ جیپ یہاں رک جائے گی اور تنویر نیچے اتر کر سیڑھیاں چڑھ کر اوپر ایک چھوٹے سے کمرے میں جائے گا جو اس کے آفس سے ملحقہ ہے ۔ پھر اپنے آفس سے نکل کر وہ سامنے موجود راہداری سے گزر کر ایک اور کمرے میں پہنچے گا جہاں ڈاکٹر ایم موجود ہو گا ۔ یہ سارا سیٹ اپ چھاؤنی کے نیچے بنا ہوا تھا اور ڈاکٹر ایم کو سیکورٹی کے نقطہ نظر سے یہاں نیچے خفیہ کمرے میں رکھا گیا تھا اور کرنل سہاتا نے بھی اپنا آفس نیچے بنا لیا تھا ۔ اس کا رابطہ چھاؤنی سے صرف فون پر ہوتا تھا اور کرنل سہاتا نے عمران کو بتایا تھا کہ کارلوس کی کال کی وجہ سے اسے اوپر اپنے نائب میجر راہول کو یہ کہنا پڑا کہ وہ رات گئے تک آرام کرنا چاہتا ہے اس لئے اسے ڈسٹرب نہ کیا جائے ۔ اس کے بعد وہ خاموشی سے وہاں سے جیپ کے ذریعے نکل کر راج گڑھ پہنچا تھا ۔ ایمرجنسی کے لئے ایک جیپ مستقل نیچے رہتی تھی اور ڈرائیور بھی اسی ایمرجنسی کی وجہ سے مستقل طور پر نیچے ہی رہتا تھا اس لئے کرنل سہاتا کا جانا راز ہی رہا تھا ۔ تنویر اپنے ایکشن کے لئے تیار ہو گیا تھا اس

لئے احاطہ میں جیپ کے رکتے ہی جیسے ہی ڈرائیور نیچے اترا وہ بھی نیچے اتر آیا ۔

" تم یہیں رکو میں آرہا ہوں " ...... تنویر نے کرنل سہاتا کے لہجے میں کہا ۔

" یس سر " ...... ڈرائیور نے مؤدبانہ انداز میں جواب دیا تو تنویر فوجی انداز میں چلتا ہوا سائیڈ پر بنی ہوئی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا ۔ تھوڑی دیر بعد وہ سیڑھیاں چڑھ کر اوپر ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچا اور پھر اس کمرے سے ہو کر وہ انتہائی شاندار انداز میں سجے ہوئے آفس میں پہنچا لیکن وہاں رکنے کی بجائے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا دروازہ کھول کر باہر راہداری میں آگیا ۔ چونکہ اسے معلوم تھا کہ نیچے والے حصے میں کوئی آدمی موجود نہیں ہوتا اس لئے وہ اطمینان سے چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا جس کمرے میں ڈاکٹر ایم کی رہائش گاہ تھی ۔ وہ اس کمرے کے دروازے پر پہنچ کر رک گیا ۔ دروازہ بند تھا ۔ اس نے دروازے کو دبایا تو دروازہ اندر سے لاک تھا ۔ اس نے دروازے پر دستک دی ۔

" کون ہے " ...... ایک کانپتی ہوئی مقامی آواز سنائی دی ۔ لہجے سے ہی معلوم ہوتا تھا کہ وہ خاصا بوڑھا آدمی ہے ۔

" دروازہ کھولیں ڈاکٹر ۔ انتہائی اہم پیغام دینا ہے آپ کو ۔ پرائم منسٹر صاحب کا پیغام " ...... تنویر نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو کنٹرول کرتے ہوئے نرم لہجے میں کہا کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ اندر

موجود فون سے ڈاکٹر اوپر چھاؤنی والوں کو کوئی اطلاع نہ کر دے ورنہ ایک بار تو اس کا دل چاہا تھا کہ وہ مشین پسٹل نکال کر فائرنگ سے لاک کے پرخچے اڑائے اور پھر اندر داخل ہو کر اس بوڑھے کی گردن توڑ ڈالے لیکن اپنی پوزیشن کو سمجھتے ہوئے اس نے اپنے آپ پر کنٹرول کر لیا تھا۔

"اوہ ۔ اچھا".... اندر سے آواز سنائی دی اور چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو سامنے تقریباً اسی سالہ بوڑھا جس کی آنکھوں پر موٹے شیشوں کی عینک لگی ہوئی تھی اور سر بالوں سے بے نیاز تھا البتہ سائیڈوں پر سفید بالوں کی جھالر سی بنی ہوئی تھی اور اس کی شیو بڑھی ہوئی تھی موجود تھا۔

"کیا پیغام ہے".... بوڑھے نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا تو تنویر اندر داخل ہوا اور بوڑھا ایک طرف ہٹ گیا۔

"دروازہ بند کر دو".... تنویر نے کہا تو ڈاکٹر ایم نے دروازہ بند کر دیا۔

"کوڈ حل ہو گیا ہے یا نہیں".... تنویر نے کہا۔

"ابھی کہاں ۔ بہرحال ہو جائے گا ۔ تم پیغام بتاؤ اور جاؤ ۔ میں انتہائی ذہنی کام میں مصروف ہوں ۔ ڈسٹربنس سے تمام کام خراب ہو جاتا ہے".... بوڑھے نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا اچھل کر کرسی پر گرا اور پھر کرسی سمیت نیچے جا گرا۔ اس کے غصے میں بولتے ہی تنویر کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما تھا

اور بوڑھا زوردار تھپڑ کھا کر نیچے جا گرا تھا۔

"میں تمہیں بوڑھا سمجھ کر تمہارا لحاظ کر رہا ہوں لیکن ۔ بتاؤ کہاں ہے کوڈ بک ۔ بتاؤ".... تنویر نے جھک کر اسے گردن سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے سامنے صوفے پر پھینکتے ہوئے کہا۔

"تم ۔ تم ۔ یہ ۔ یہ".... بوڑھے نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔ اس کا گال جس پر تنویر کا زوردار تھپڑ پڑا تھا پھٹ گیا تھا اور اس کی ناک اور منہ سے خون نکلنے لگا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید خوف امڈ آیا تھا۔

"بولو ۔ کہاں ہے کوڈ بک".... تنویر نے کہا کیونکہ عمران نے اسے کوڈ بک کے بارے میں تفصیل بتا دی تھی ۔ اگرچہ میز پر دو چار کاغذ بکھرے ہوئے تھے اور دو کتابیں بھی پڑی تھیں اور ٹیبل لیمپ بھی جل رہا تھا لیکن کوڈ بک اسے کہیں نظر نہ آئی تھی۔

"م ۔ میز کی دراز میں ہے ۔ م ۔ م ۔ میز کی دراز میں".... بوڑھے نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا تو تنویر بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے ایک جھٹکے سے میز کی دراز کھولی اور پھر سب سے نچلی دراز میں اسے بلیو کوڈ بک نظر آ گئی ۔ اس نے اسے باہر نکالا ہی تھا کہ یکلخت وہ اچھل کر ایک طرف ہٹا اور اس کے ساتھ ہی بوڑھا ڈاکٹر جو ہاتھ میں ایک چاقو نما آلہ پکڑے ہوئے تھا اس آلے سمیت منہ کے بل نیچے جا گرا ۔ یہ آلہ پیپر کٹر لگتا تھا لیکن اس کی دھار بے حد تیز تھی اور وہ آلہ اس بوڑھے کے ہاتھ سے نکل کر ایک طرف جا گرا تھا۔

"تم ۔ تم مجھے ہلاک کرنا چاہتے تھے ۔ تم"...... تنویر نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر باہر نکالا اور دوسرے لمحے گر کر اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا ڈاکٹر ایم چیختا ہوا دوبارہ منہ کے بل نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ تنویر کے مشین پسٹل سے نکلنے والی گولیوں نے اس کی پشت کو چھلنی کر دیا تھا۔ اس کے ہلاک ہوتے ہی تنویر نے مشین پسٹل کو دوبارہ جیب میں ڈالا اور پھر دوسرے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کوڈ بک کو کھول کر چیک کرنے لگا۔ چند لمحوں کی چیکنگ کے بعد جب اس کی تسلی ہو گئی کہ یہی کوڈ بک ہے جس میں پاکیشیائی دفاع کی جان بند ہے۔ تو اس نے اسے جیب میں ڈالا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ نیچے پہنچا تو ڈرائیور وہیں موجود تھا۔

"چلو واپس"...... تنویر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھل کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"یس سر"...... ڈرائیور نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جیپ سٹارٹ کر کے آگے بڑھا دی اور پھر دیوار کے قریب روک کر وہ نیچے اترا اور دیوار کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد جیپ ایک بار پھر تیزی سے سرنگ نما پختہ راستے پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی لیکن تنویر کے ذہن میں ڈرائیور کے بارے میں خلش سی پیدا ہو گئی تھی کیونکہ آتے ہوئے وہ اطمینان سے جیپ ڈرائیور کرتے ہوئے آیا تھا لیکن اب وہ بار بار کن انکھیوں

سے تنویر کی طرف اس طرح دیکھتا تھا جیسے اس کی طرف سے چوکنا ہو اور پھر چٹان کے قریب پہنچ کر اس نے جیپ روکی اور نیچے اتر کر آگے بڑھا ہی تھا کہ تنویر بھی اچھل کر نیچے اتر آیا۔

"ٹھہرو"...... تنویر نے کہا تو آگے بڑھتا ہوا ڈرائیور تیزی سے ٹھٹھک کر رک گیا۔

"ادھر آؤ"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... ڈرائیور نے واپس آتے ہوئے کہا۔

"کس کو اطلاع دی ہے تم نے"...... اچانک تنویر نے کہا تو ڈرائیور یکلخت اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ ہلکے سے خوف کے تاثرات بھی ابھر آئے تھے۔

"اطلاع ۔ مم ۔ مم ۔ مگر"...... ڈرائیور نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"بتاؤ ورنہ"...... تنویر کا شک اس کا انداز دیکھتے ہی یقین میں بدل گیا تھا۔ اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا تھا۔ "سب کچھ سچ بتا دو۔ بولو"...... تنویر نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ ۔ وہ جناب ۔ مجھے تو صرف شک تھا جناب"...... ڈرائیور نے بری طرح گھبراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ پیچھے ہٹنے ہی لگا تھا کہ یکلخت تنویر کا ایک ہاتھ گھوما اور پیچھے ہٹتا ہوا ڈرائیور چیختا ہوا اچھل کر پہلو کے بل نیچے گرا ہی تھا کہ تنویر کی گھومتی ہوئی لات پوری قوت سے اس کی پسلیوں پر پڑی اور وہ چیختا ہوا بری طرح تڑپنے لگا۔

"بولو۔ کیا اطلاع دی ہے اور کسے"۔ تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔
"بب۔ بب۔ بتاتا ہوں۔ میجر راہول کو میں نے ٹرانسمیٹر کال کی تھی"...... ڈرائیور نے کراہتے ہوئے انداز میں کہا اور تنویر اس پر جھپٹ پڑا۔ چند لمحوں بعد وہ اس کی جیب سے ایک چھوٹا سا جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر برآمد کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

"کیا اطلاع دی ہے تم نے۔ بولو"...... تنویر نے اس کی پسلیوں پر دوسری لات مارتے ہوئے انتہائی بے رحمانہ لہجے میں پوچھا۔

"میں نے خدشہ ظاہر کیا تھا کہ کوئی خاص مسئلہ ہے ورنہ آپ اس طرح خاموش جیپ میں نہیں بیٹھ سکتے۔ آپ سفر کے دوران مجھ سے لطیفے سنتے رہتے ہیں۔ جاتے ہوئے بھی ایسا ہی ہوا تھا مگر پھر آتے ہوئے آپ مسلسل خاموش رہے اس لئے میں نے میجر راہول سے کہا کہ آپ کو کوئی خاص مسئلہ درپیش ہے جس پر میجر راہول نے کہا کہ وہ بیرونی گیٹ پر آپ سے معلوم کر لے گا۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید بات ہوتی آپ آ گئے اور میں نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا"۔ ڈرائیور نے کہا تو تنویر نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی ڈرائیور کا جسم چند لمحے جھٹکے لے کر ساکت ہو گیا۔ تنویر سمجھ گیا تھا کہ کال اس وقت کی گئی ہے جب وہ واپس آ رہا تھا اور میجر راہول کو بہرحال بلاکڈ گیٹ کھول کر یہاں تک پہنچنے میں وقت لگ سکتا ہے اس لئے اس نے فوری یہاں سے نکلنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ چنانچہ وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس

نے اس ہک پر پیر رکھ کر اسے دبایا تو گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی چٹان اوپر کو اٹھتی چلی گئی۔ اس کے ساتھ ہی تنویر بجلی کی سی تیزی سے واپس مڑا اور جیپ میں اچھل کر بیٹھ گیا اور چند لمحوں بعد جیپ اس چٹان کے نیچے سے گزر کر باہر آ گئی۔ چونکہ آتے ہوئے تنویر راستے کو دیکھتا آیا تھا اس لئے اسے راستہ معلوم تھا۔ اس نے باہر نکل کر جیپ روکی اور پھر اچھل کر نیچے اترا اور دوڑتا ہوا اس طرف مڑ گیا جہاں ہک موجود تھا۔ اس نے اس بار بھی ہک کو پریس کیا لیکن چٹان نے حرکت نہ کی تو اس نے ہک کو پکڑ کر کھینچا تو گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ چٹان نیچے آ گئی تو تنویر مڑا اور اچھل کر جیپ میں بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی جیپ انتہائی تیز رفتاری سے ڈھلوان پر چلتی ہوئی اوپر چڑھی چلی جا رہی تھی اور اوپر پہنچ کر وہ آگے بڑھ گیا۔ اس کی تیز نظریں ادھر ادھر کا جائزہ لے رہی تھیں لیکن دور دور تک کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا اس لئے وہ جیپ کو پوری رفتار سے اڑائے آگے بڑھا چلا جا رہا تھا اور تقریباً ایک گھنٹے کی مسلسل اور تیز رفتار ڈرائیونگ کے بعد تنویر اس جگہ پہنچ گیا جہاں اس کی رہائش گاہ کو جانے کا راستہ تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس راستے کو باہر سے کھول کر جیپ سمیت اندر داخل ہوا تو اس نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا کیونکہ ایک لحاظ سے وہ موت کے منہ سے بچ کر آیا تھا ورنہ اگر اسے چیک کر لیا جاتا تو کہیں سے بھی ایک میزائل فائر کر کے اس کی جیپ کے پرخچے اڑائے جا سکتے تھے۔

سوشیلا بڑے اطمینان بھرے انداز میں کرسی پر بیٹھی شراب کی چسکیاں لینے میں مصروف تھی۔ وہ اس لئے مطمئن تھی کہ اسے معلوم تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ راکی میں ہیں اور جیسے ہی وہ راج گڑھ کے لئے روانہ ہوئے راودھا اسے تفصیلی اطلاع دے دے گی اور وہ اپنے آدمیوں کے ذریعے انہیں گھیر کر آسانی سے ان کا خاتمہ کر دے گی کہ اچانک میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دی تو سوشیلا بے اختیار اچھل پڑی۔ اس نے جلدی سے شراب کا جام میز پر رکھا اور ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ سپیشل سیکرٹری ٹو پرائم منسٹر فرام ون اینڈ۔ اوور"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی تو سوشیلا ایک بار پھر اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یس۔ چیف آف کوئین ایجنسی سوشیلا اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔

سوشیلا نے کہا۔

"پرائم منسٹر سے بات کریں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس سر۔ میں سوشیلا بول رہی ہوں۔ اوور"...... سوشیلا نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم کہاں موجود ہو سوشیلا۔ اوور"...... پرائم منسٹر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ ان کی آواز اور لہجہ سن کر ہی سوشیلا سمجھ گئی کہ کوئی خاص بات ہو گئی ہے ورنہ پرائم منسٹر اپنے عہدے اور مرتبے کا لحاظ کئے بغیر اس طرح چیخ کر نہ بول سکتے تھے۔

"میں راج گڑھ میں ہوں جناب۔ اوور"...... سوشیلا نے جواب دیا۔

"تم وہاں کیا کر رہی جبکہ پاکیشیائی ایجنٹ چھاؤنی میں داخل ہو کر ڈاکٹر ایم کو ہلاک کر کے بلیو کوڈ بک بھی لے گئے ہیں اور تم وہاں بیٹھی اونگھ رہی ہو۔ یہ ہے تمہاری کارکردگی۔ اس کارکردگی کی بنا پر تمہیں اہم ترین ٹاسک دیا گیا تھا۔ اوور"...... پرائم منسٹر نے پہلے سے زیادہ غصیلے لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے جناب۔ پاکیشیائی ایجنٹ تو ابھی تک راج گڑھ میں داخل ہی نہیں ہوئے۔ وہ راکی میں موجود ہیں اور یہاں راج گڑھ میں میرے آدمی ہر جگہ ان کی چیکنگ کر رہے ہیں۔ راکی میں ایک گروپ ان کی نگرانی کر رہا ہے۔ جیسے ہی وہ راج گڑھ کے

لئے روانہ ہوں گے مجھے اطلاع مل جائے گی ۔ اوور ۔ سوشیلا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

مجھے راج گڑھ چھاؤنی کے میجر راہول نے براہ راست کال کر کے بتایا ہے کہ ایسا ہو چکا ہے ۔ تم اس سے رابطہ کرو اور اس سے تفصیلات معلوم کر کے ان ایجنٹوں کو ہر صورت میں ٹریس کرو ۔ وہ راج گڑھ سے پاکیشیا فوری نہیں جا سکتے اس لئے اگر تم تیزی دکھاؤ تو ان کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے ۔ اوور ..... دوسری طرف سے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا گیا۔

یس سر ۔ میں معلوم کرتی ہوں ۔ کرنل سہتا کا فون نمبر مجھے معلوم ہے ۔ اوور ..... سوشیلا نے جواب دیا۔

اوکے ۔ اس سے تفصیل معلوم کرو اور پھر انہیں ٹریس کرو ۔ فوراً ۔ اوور اینڈ آل ..... پرائم منسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا ۔ سوشیلا کے ذہن میں دھماکے سے ہو رہے تھے ۔ اس کے حلق سے یہ بات اتر ہی نہ رہی تھی کہ پاکیشیائی ایجنٹ یہاں آ کر اور چھاؤنی میں داخل ہو کر بلیو کوڈ بک لے گئے ہیں ۔ ایسا کسی صورت ممکن ہی نہ تھا ۔ اس نے جلدی سے ٹرانسمیٹر آف کیا اور رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

ہیلو ۔ راج گڑھ چھاؤنی ایکس چینج ..... ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔

سوشیلا بول رہی ہوں ۔ چیف آف کوئین ایجنسی ۔ کرنل سہتا

سے بات کراؤ ..... سوشیلا نے سرد لہجے میں کہا۔

کرنل صاحب کو ہلاک کر دیا گیا ہے ۔ اب انچارج میجر راہول ہیں ۔ ان سے بات کریں ..... دوسری طرف سے کہا گیا تو سوشیلا ایک بار پھر اچھل پڑی کیونکہ کرنل سہتا کی ہلاکت کا تو پرائم منسٹر نے بھی کوئی ذکر نہ کیا تھا ۔

ہیلو ۔ میجر راہول بول رہا ہوں ..... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔

میں سوشیلا بول رہی ہوں ۔ چیف آف کوئین ایجنسی ۔ آپ نے پرائم منسٹر صاحب کو رپورٹ دی ہے کہ بلیو کوڈ بک چھاؤنی سے حاصل کر لی گئی ہے اور ابھی یہ معلوم ہوا ہے کہ کرنل سہتا بھی ہلاک ہو چکا ہے ۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے ..... سوشیلا نے کہا۔

میڈم ۔ پرائم منسٹر صاحب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کو تفصیل بتا دوں تاکہ آپ ان ایجنٹوں کو ٹریس کر کے ہلاک کر سکیں جنہوں نے یہ سب کچھ کیا ہے ۔ تفصیل کے مطابق ڈاکٹر ایم کو سیکورٹی کے تحت چھاؤنی کے نیچے بنے ہوئے تہہ خانوں میں رکھا گیا تھا اور کرنل سہتا نے بھی اپنا آفس وہاں بنا لیا تھا ۔ اوپر چھاؤنی کا انچارج میں تھا ۔ پھر کرنل سہتا کا فون مجھے ملا کہ وہ چونکہ ذہنی طور پر تھک گئے ہیں اس لئے آرام کرنا چاہتے ہیں ۔ انہیں ڈسٹرب نہ کیا جائے ۔ وہ خود ہی جاگنے پر فون کر دیں گے ۔ اس کے بعد اچانک ان کے ڈرائیور کی ٹرانسمیٹر کال آ گئی اور اس نے بتایا کہ وہ کرنل سہتا

کے ساتھ سپیشل وے سے راج گڑھ گیا۔ وہاں ایک کالونی کی کوٹھی کے عقبی راستے سے وہ جیپ سمیت اندر گئے۔ اس نے بتایا کہ پہلے بھی کرنل سہنا خفیہ طریقے سے اس کے ساتھ وہاں جاتے رہتے تھے لیکن وہاں پہنچنے کے ایک گھنٹے بعد ہی کرنل سہنا نے اسے واپس چھاؤنی چلنے کا کہا کیونکہ ان کے کہنے کے مطابق کوئی ضروری کاغذ آفس میں رہ گیا تھا اور وہ اسے لانا بھول گئے ہیں۔ پھر وہ انہیں لے کر واپس سپیشل وے سے چھاؤنی لے آیا لیکن اس کا کہنا تھا کہ اسے شک ہے کہ کرنل سہنا نقلی ہیں۔ اس کے مطابق وہ لازماً اس سے سفر کے دوران لطیفے سنتے رہتے تھے لیکن اس بار چھاؤنی آتے ہوئے وہ مسلسل خاموش رہے تھے۔ میں نے اسے رکھا کہ وہ ابھی رک جائے میں دوسرے راستے سے وہاں پہنچ کر کرنل صاحب سے خود بات کرتا ہوں اور پھر جب میں وہاں پہنچا تو سپیشل وے بند تھا اور کوئی جیپ بھی موجود نہیں تھی۔ میں نے ٹرانسمیٹر پر کرنل سہنا سے بات کرنے کی کوشش کی لیکن کسی نے کال اٹنڈ نہ کی تو میں نے وہاں چیکنگ کی۔ وہاں ڈاکٹر ایم اور ڈرائیور دونوں کی لاشیں موجود تھیں۔ پھر میں نے پرائم منسٹر صاحب کو ڈاکٹر ایم کی ہلاکت کی اطلاع دے دی۔ اس کے بعد میں نے شہر میں موجود ایک آدمی کے ذریعے اس کوٹھی کو ٹریس کرایا جس کے بارے میں ڈرائیور نے بتایا تھا۔ ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ کرنل سہنا کی لاش وہاں موجود ہے اور اس کے ساتھ اسٹارز کلب کے مالک کارلوس کی لاش بھی پڑی

ہوئی ہے اور کوٹھی مکمل طور پر خالی ہے"۔ میجر راہول نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ کرنل سہنا اور کارلوس نے مل کر یہ واردات کی ہے"۔ سوشیلا نے کہا۔

"نہیں مادام۔ جہاں آنے والا واقعی نقلی آدمی تھا ورنہ ڈرائیور کبھی مجھے اطلاع دینے کی جرأت نہ کرتا"۔ میجر راہول نے کہا۔

"کوٹھی کون سی ہے۔ اس کی کیا تفصیل ہے"۔ سوشیلا نے پوچھا تو میجر راہول نے تفصیل بتا دی۔

"اوکے۔ میں معلوم کراتی ہوں"۔ سوشیلا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ریڈ سرکل کلب"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سوشیلا بول رہی ہوں۔ رادھنا سے بات کراؤ"۔ سوشیلا نے کہا۔

"ہولڈ کریں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ رادھنا بول رہی ہوں"۔ چند لمحوں بعد رادھنا کی آواز سنائی دی۔

"سوشیلا بول رہی ہوں۔ تم نے ابھی تک کوئی اطلاع نہیں دی"۔ سوشیلا نے کہا۔

"سوری سوشیلا۔ یہاں راہی میں ابھی تک ان کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں ملی۔ البتہ جس کار اور عورتوں کا تم نے حوالہ دیا تھا وہ یہاں پہنچی ضرور ہیں لیکن وہ عورتیں راہی کے میئر نرائن پرشاد صاحب کی مہمان تھیں۔ کار بھی میئر صاحب کی تھی اور ان کا ڈرائیور ہی اسے چلا رہا تھا اور وہ انہیں راج گڑھ سیر کرانے لے گیا تھا اور پھر وہی انہیں واپس لایا ہے"...... رادھنا نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو وہ دوسری عورتیں تھیں۔ لیکن پھر وہ عورتیں کہاں گئیں جو یہاں آئی تھیں"...... سوشیلا نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ راہی کی بجائے راج گڑھ سے آگے ماسورا چلی گئی ہوں"...... رادھنا نے جواب دیا۔

"ماسورا۔ اوہ۔ اوہ اچھا"...... سوشیلا نے چونک کر کہا اور کریڈل دبا کر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس۔ انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں سوشیلا بول رہی ہوں۔ چیف آف کوبین ایجنسی۔ یہ بتاؤ کہ کیا ماسورا میں ایئر پورٹ ہے جہاں سے ملک سے باہر پروازیں جاتی ہوں"...... سوشیلا نے کہا۔

"میڈم۔ ماسورا سے پروازیں راجکوٹ جاتی ہیں۔ راجکوٹ میں بین الاقوامی ایئر پورٹ ہے۔ وہاں سے بیرون ملک بھی سروسز جاتی ہیں اور چارٹرڈ طیارے بھی جاتے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ماسورا سے راجکوٹ کتنے فاصلے پر ہے"...... سوشیلا نے پوچھا۔

"آٹھ سو کلو میٹر ہے تقریباً"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ اچھا"...... سوشیلا نے قدرے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ سوشیلا کالنگ۔ اوور"...... سوشیلا نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس میڈم۔ لالو اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... دوسری طرف سے اس کے نمبر ٹو لالو کی آواز سنائی دی۔ کیپٹن سوریش کی ہلاکت کے بعد لالو ہی اس گروپ کا انچارج تھا جسے وہ یہاں راج گڑھ میں ساتھ لائی تھی۔

"لالو۔ تم کہاں ہو اور باقی ساتھی کہاں ہیں۔ اوور"...... سوشیلا نے تیز لہجے میں کہا۔

"میڈم۔ ہم سب مختلف مقامات پر چیکنگ کر رہے ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم چیکنگ ہی کرتے رہے ہو اور پاکیشیائی ایجنٹ واردات بھی کر گئے ہیں۔ اوور"...... سوشیلا نے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی ساری تفصیل بتا دی۔

"اوہ میڈم۔ یہ تو ہمارے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ کرنل

سہتا بھی ان کے ساتھ شامل ہو جائے گا ۔ اوور"...... لالو نے کہا۔

"ہاں ۔ لیکن اب ہم نے انہیں کافرستان سے باہر نکلنے سے پہلے پکڑنا ہے ۔ پرائم منسٹر صاحب نے سخت ناراضگی ظاہر کی ہے اور ہو سکتا ہے کہ وہ ہماری ایجنسی کو بھی ختم کر دیں ۔ اوور"...... شوشیلا نے کہا۔

"میڈم ۔ جب تک وہ ٹریس نہ ہوں اس وقت تک کیسے انہیں پکڑا جا سکتا ہے ۔ اوور"...... لالو نے کہا۔

"وہ ہو سکتا ہے کہ ماسورا چلے گئے ہوں اور وہاں سے وہ راج کوٹ جا کر فلائٹ کے ذریعے کہیں بھی جا سکتے ہیں ۔ تم ایسا کرو کہ اپنے ساتھیوں کو لے کر یہاں آجاؤ ۔ ہم نے فوراً ماسورا پہنچنا ہے ۔ اوور"...... شوشیلا نے کہا۔

"لیکن میڈم ۔ وہ راسی بھی تو جا سکتے ہیں ۔ اوور"...... لالو نے کہا۔

"وہاں رادھنا موجود ہے ۔ وہ انہیں چیک کر لے گی اور ہمیں اطلاع دے دے گی ۔ اوور"...... شوشیلا نے کہا۔

"یس میڈم ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو شوشیلا نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا ۔ ویسے اس کے چہرے پر شکست کے واضح تاثرات موجود تھے کیونکہ اسے بھی معلوم تھا کہ سانپ نکل چکا ہے اور اب وہ صرف لکیر پیٹ رہی ہے لیکن وہ ایسا کرنے کے لئے مجبور تھی تاکہ پرائم منسٹر صاحب کو مطمئن کیا جا سکے ۔ ویسے اس نے یہ بات سوچ

لی تھی کہ پرائم منسٹر کو وہ رپورٹ یہی دے گی کہ کرنل سہتا نے غداری کی ہے ۔ اس نے خود ڈاکٹر ایم کو ہلاک کر کے بلیو کو ڈیک پاکیشیائی ایجنٹوں کے حوالے کر دی ہے اس طرح اس کی کارکردگی پر کوئی حرف نہیں آ سکتا تھا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس وقت کافرستان کے ساحلی شہر بہار نگر کی ایک کوٹھی کے کمرے میں موجود تھا۔ تنویر کی واپسی پر عمران نے کرنل سہتا اور کارلوس دونوں کو ہلاک کر دیا تھا اور پھر اس کوٹھی سے ملنے والے میک اپ باکس اور نئے لباسوں کی وجہ سے ان سب نے نہ صرف لباس تبدیل کر لئے تھے بلکہ نئے سرے سے مختلف میک اپ بھی کر لئے تھے۔ اس کے بعد وہ اس کوٹھی میں موجود ایک بڑی کار کے ذریعے راج گڑھ سے واپس راسی جانے کی بجائے ماسورا پہنچ گئے اور پھر ماسورا سے وہ آگے بڑھنے کی بجائے ساحلی شہر بہار نگر پہنچ گئے۔ بہار نگر بڑا شہر نہ تھا لیکن ساحل پر ہونے کی وجہ سے وہاں لانچوں کے ذریعے آمد و رفت جاری رہتی تھی۔ عمران نے یہاں پہنچتے ہی ایک آدمی کے ذریعے بہار نگر سے لانچ کے ذریعے بحیرہ عرب کے جزیرے اندروتھ پہنچنے کا پلان بنا لیا تھا اور اس وقت وہ

سب اسی سلسلے میں کئے جانے والے انتظامات کی اطلاع کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔

"عمران صاحب۔ اس بار آپ نے واپسی کے لئے بحری راستے کو منتخب کیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"بلو کوڈ بک کے ہاتھ سے نکلنے کے بعد لامحالہ حکومت کافرستان میں زلزلہ سا آگیا ہوگا اور لازماً تمام بڑے بڑے ایئر پورٹس اور بڑے بڑے ساحلی شہروں میں ریڈ الرٹ کر دیا گیا ہوگا۔ وہ اب ہمیں ہر صورت میں کافرستان سے نکلنے سے روکنا چاہیں گے اس لئے میں نے راسی واپس جانے کی بجائے ماسورا آنے کو ترجیح دی ہے اور گو ماسورا سے آگے راجکوٹ بڑا شہر ہے جہاں سے ہمیں چارٹرڈ فلائٹ بھی مل سکتی تھی لیکن مجھے یقین ہے کہ وہاں انتہائی سخت چیکنگ کی جا رہی ہوگی جبکہ ہم یہاں سے لانچ کے ذریعے آسانی سے اندروتھ پہنچ جائیں گے اور پھر اندروتھ سے بحری سفر کے ذریعے آسانی سے بحر ہند میں داخل ہو کر سری لنکا پہنچ سکتے ہیں جہاں سے اطمینان سے واپس پاکیشیا پہنچا جا سکتا ہے"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ یہ کوڈ بک واقعی انتہائی اہمیت کی حامل ہے اس کے لئے وہ پورے ملک میں بھی ریڈ الرٹ کرا سکتے ہیں"...... صفدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم صدر کافرستان کو فون کر کے انہیں چکر دے دو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ان جزیروں پر بھی ریڈ الرٹ کر چکے ہوں"...... جولیا نے کہا تو

عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ ہاں۔ سوشیلا زندہ بچ گئی ہے۔ وہ واقعی ایسا کرا دے گی اور چیف صاحب تو ہمارے پرانے خوردہ ہیں۔ انہوں نے واقعی اندروتھ پر بھی چیکنگ کرائی ہے اور دوسرے جزیروں پر بھی"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ مائیکل بول رہا ہوں"..... عمران نے ایکریمین لہجے میں کہا کیونکہ وہ سب اس وقت ایکریمین میک اپ میں تھے۔

"پروپ بول رہا ہوں مسٹر مائیکل۔ لانچ کا انتظام ہو گیا ہے"۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"گڈ۔ ہمیں کہاں پہنچنا ہو گا اور کیا سلسلہ ہو گا"..... عمران نے کہا۔

"آپ روشنی گھاٹ پہنچ جائیں۔ وہاں کرشنا لانچ کے بارے میں آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ اس کا مالک بھی کرشنا ہے۔ آپ اسے میرا حوالہ اور کرایہ دیں گے تو وہ آپ کو اندروتھ پہنچا دے گا"۔ پروپ نے کہا۔

"کوئی چیکنگ وغیرہ تو نہیں ہو گی"..... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ کرشنا کی لانچ کو کوئی چیک نہیں کرتا۔ اس کے ہاتھ بے حد لمبے ہیں۔ وہ انتہائی قیمتی سامان بھی لوڈ کرتا ہے"۔

دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ شکریہ"..... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"زیمبان سے دارالحکومت کا رابطہ نمبر دیں"..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"..... اس بار رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس کا نمبر دیں"..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سپیشل سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ سے بات کرائیں۔ میں چیف آف سیکرٹ سروس شاگل بول رہا ہوں"..... عمران نے شاگل کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"یس سر"..... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ سپیشل سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ بول رہی ہوں"..... چند

لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"شاگل بول رہا ہوں۔ چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس۔ صدر صاحب سے بات کرائیں۔ اٹ از موسٹ ایمرجنسی"۔۔۔ عمران نے شاگل کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"۔۔۔ چند لمحوں بعد کافرستان کے صدر کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"میں علی عمران بول رہا ہوں صدر صاحب۔ میں نے شاگل کی آواز کا سہارا اس لئے لیا ہے تاکہ آپ سے بات ہو سکے۔ آپ کو اطلاع مل چکی ہوگی کہ ہم نے راج گڑھ چھاؤنی سے ڈاکٹر ایم کی تحویل میں پاکیشیائی بلیو کوڈ بک حاصل کر لی ہے اور اب میں پاکیشیا پہنچ کر آپ کو اس لئے کال کر رہا ہوں کہ آپ کو بتا سکوں کہ آپ نے پاکیشیا کے دفاع پر جو ہاتھ ڈالا ہے اس کے جواب میں کافرستان کی بلیو کوڈ بک بھی حاصل کی جا سکتی ہے اور ہمیں کافرستانی بلیو کوڈ بک کا کوڈ حل کرنے کے لئے کسی ماہر کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ یہ کوڈ میں خود ہی حل کر سکتا ہوں۔ اس کے بعد آپ سمجھ سکتے ہیں کہ آپ کے ملک کا کیا حشر ہوگا"۔۔۔ عمران کا لہجہ آخر میں بے حد سخت ہو گیا تھا۔

"آئی ایم سوری۔ یہ کام پرائم منسٹر صاحب کا ہے۔ وہ نئے منتخب ہو کر آئے ہیں۔ بہرحال بے فکر رہو۔ آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔ یہ میرا

وعدہ ہے"۔۔۔ دوسری طرف سے قدرے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"مجھے آپ کی بات پر یقین ہے کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ ہم جو کچھ کہتے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے عمل بھی کر سکتے ہیں۔ اس بات کا خیال رکھیں۔ گڈ بائی"۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ صدر تو دھمکی سنتے ہی کانپنے لگ گیا تھا"۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایک جولیا اور تنویر پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ باقی تو میں جسے چاہوں کانپنے پر مجبور کر دوں تمہارے چیف سمیت"۔۔۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

ختم شد